بملاحظۂ گرامی
حضرت مولانا ابوالکلام آزاد
از
سید عبداللطیف
۵-۱-۱۹۵۳

اساسِ تہذیب

(جس میں قرآن و حدیث سے اخذ کیا ہوا ایک ایسا مواد پیش کیا گیا ہے جو عہد حاضر میں ایک عالمگیر تہذیب کی تعمیر کیلئے بنیادی عنصر قرار پانے کی صلاحیت رکھتا ہے۔)

مرتبہٗ
ڈاکٹر سید عبداللطیف

شائع کردہ
دی انسٹیٹیوٹ آف انڈو مڈل ایسٹ کلچرل اسٹڈیز
حیدرآباد دکن

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پیش لفظ

زیرِ نظر تالیف میں قرآن و حدیث سے اخذ کیا ہوا ایک ایسا مواد پیش کیا گیا ہے جو اُن بنیادوں کی طرف رہبری کرتا ہے جن پر بالعموم دنیا کے مسلمانوں اور بالخصوص مشرقِ وسطیٰ میں اکثریت رکھنے والے مسلم باشندوں کی ثقافت کی تعمیر ہوئی ہے۔

اس "مواد" کو تدریجی طور پر چند حصّوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ ہر حصّہ کے آغاز پر ایک افتتاحیہ ہے جو ان تنقیحات کے متعین کرنے میں مفید ثابت ہوگا جو عہدِ حاضر کی ضروریات کے مدِنظر قابلِ غور ہو سکتے ہیں۔

اس مجموعہ کی ابتداء ایسے مواد سے ہوتی ہے جو ایک ایسا مرکزی تصور پیش کرتا ہے جو درحقیقت اسلامی نظریۂ حیات اور اس سے پیدا ہونے والی تہذیب کا محور ہے۔ بالفاظِ دیگر یہ مواد توحیدِ باری کا وہ قرآنی تصور پیش کرتا ہے جو میدانِ عمل میں وحدتِ انسانی کی صورت میں جلوہ گر ہو سکے۔ کتاب کا حصّہ اول اس موضوع سے متعلق ہے اور مندرجۂ ذیل عنوانات پر مشتمل ہے۔

(۱) ایمان باللہ (۲) عملِ صالح (۳) وحدتِ انسانی (۴) مذہبی رواداری۔

کتاب کا مابقی حصّہ ایک ایسے نظامِ حیات سے متعلق ہے جو اس اجتماعیاتی مقصد یعنی وحدتِ انسانی کی تکمیل کے لئے ضروری ہے متعلقہ مواد یہاں مختلف عنوانات میں تقسیم کر دیا گیا ہے۔

کسی نظامِ حیات پر غور کرتے وقت وہ پہلا اور اہم سبب جو قابلِ توجہ ہو سکتا ہے وہ نسلِ انسانی کے لئے اسبابِ معیشت کی فراہمی ہے! اس مسئلہ کا متعلقہ مواد "رزقاً للعباد" کے عنوان کے تحت پیش کیا گیا ہے۔

پروردگارِ عالم نے قدرت کو یہ خوبی اور صلاحیت بخشی ہے کہ وہ انسان اور اُس کے اِردگرد

طبع اول
نومبر ۱۹۵۰ء

مطبوعہ
مطبع ابراہیمیہ۔ حیدرآباد دکن

مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ یہاں بھی وہی تنبیہ برقرار ہے یعنی معاملات میں حق شناسی انصاف پسندی اور اجتماعی فلاح کو ہر حالت میں پیشِ نظر رکھا جائے۔ کتاب کے اس حصہ میں جو مواد پیش کیا گیا ہے وہ عہدِ حاضر کے علمِ معیشت کی اصطلاح کے اعتبار سے مسائل پیداوار سے متعلق ہوگا۔ اور اس سے فطری طور پر "تقسیمِ دولت" کا موضوع پیدا ہو جاتا ہے اس موضوع کی حصہ سوم میں صراحت کی گئی ہے صفحات (۱۱۴ - ۱۱۲) پر جو نوٹ دیا گیا ہے وہ اس حصہ کے مسائل کا خلاصہ پیش کرتا ہے۔

آخری حصہ یعنی حصہ چہارم معاشرے کی تنظیم سے متعلق ہے یعنی ایسی تنظیم یا نظامِ حکومت جس سے انفرادی اور اجتماعی زندگی امن و چین سے بسر ہو سکے۔ اس کے مطالعہ سے یہ محسوس کیا جا سکے گا کہ آج اقوامِ متحدہ کی مجلسِ عام نے جس عرق ریزی و کاوش کے بعد انسانی فلاح و بہبود کے لئے جن تیس عالمگیر بنیادی حقوقِ انسانی کو بجز دو ایک مستثنیات کے جو اسلامی معیارِ تہذیب پر پورے نہیں اترتے، مرتب کیا ہے وہ حقیقتاً ساڑھے تیرہ سو سال پہلے ہی قرآن و حدیث کے ذریعہ ایک صالح معاشرے کی لازمی بنیادیں قرار دی جا چکی ہیں۔

اس کتاب کی تیاری میں مجھے کسی نہ کسی صورت میں اپنے مختلف احباب سے جو کچھ مدد ملی اس کے لئے میں اُن تمام کا اور بالخصوص شیخ عبداللہ بن عمر با معروف صاحب، ڈاکٹر میر ولی الدین صاحب، ڈاکٹر محمد راحت اللہ خاں صاحب، مولانا حمید الدین صاحب قمر، ڈاکٹر محمد غوث صاحب، سید قطب الدین حسینی صاحب، ابوالمحامد احمد اللہ صاحب، محمد قدیری، مولانا محمد طٰہٰ صاحب، اور مرزا مظفر بیگ صاحب کا شکر گزار ہوں آخری دو احباب مولانا محمد طٰہٰ صاحب اور مرزا مظفر بیگ صاحب بطورِ خاص میرے دلی شکریے کے مستحق ہیں کہ انہوں نے کتابت کی صحت اور پروف ریڈنگ کا کام انجام دیا لیکن جہاں تک مواد کے جمع کرنے اس کے ترتیب دینے اور اس کے تمہیدی اشارات (افتتاحیہ) کی تیاری کا سوال ہے تو اس کے لئے صرف میں ہی تنہا ذمہ دار ہوں۔ ایسے نازک اور ذمہ دارانہ کام کی انجام دہی میں مجھے اپنی کوتاہیوں کا کافی احساس رہا ہے لیکن میں نہایت ہی انکسار کے ساتھ یہ عرض کرونگا کہ اس خصوص میں جو کچھ بھی کیا گیا ہے وہ نہایت ہی خلوص کے ساتھ کیا گیا ہے تاکہ اسلام کے ورثہ سے صرف مسلمانوں ہی کے لئے نہیں بلکہ دیگر تمام کے لئے بھی ایسا مواد فراہم کر دیا جائے جو عہدِ حاضر میں ایک عالمگیر تہذیب کی تعمیر کے لئے بنیادی عنصر قرار پانے کی صلاحیت رکھتا ہے۔

اگر اس مواد کی پیش کشی میں کہیں کوئی خامی نظر آئے تو اس کے لئے میں معذرت خواہ ہوں اور امید کرتا ہوں کہ مجھے ان خامیوں سے ضرور مطلع فرما دیا جائیگا تاکہ آئندہ اشاعت میں ان کی اصلاح کی جا سکے۔

رہنے والی ساری جاندار مخلوق کے لئے زندہ رہنے کے کثیر وسائلِ حیات فراہم کرے۔ اِس خصوص میں اسلامی نظریۂ حیات کی پہلی عائد کردہ شرط جو عقلِ سلیم کے متقاضی ہے وہ یہ ہے کہ انسان خود اُن مختلف وسائلِ حیات تک پہنچنے کی کوشش کرے جن کو قدرت نے اس کے استعمال کے لئے فراہم کئے ہیں۔ بنا بریں کوشش یعنی "کسب" کے مسئلہ کو اس کے بعد واضح کیا گیا ہے اور اس عنوان کے تحت جو مواد جمع کیا گیا ہے وہ قرآن اور نبیٔ کریم صلعم کے اُن تمام احکام و ہدایات پر مشتمل ہے جن کی رُو سے محنت کی زندگی کو انسان کا ایک مقدس فرض اور راہبانہ یا کاہلانہ زندگی و نیز محض کسی کے طفیلی بن کر جینے کو غیر پسندیدہ قرار دیا گیا ہے۔ و نیز بطورِ خاص تنبیہ کیا گیا ہے کہ زندگی کے مادّی وسائل جائز طریقوں سے یا ایسے اصولِ حق شناسی و اخلاقی مراعات کے تحت حاصل کئے جائیں جو معاشرہ کی فلاح و بہبود کا باعث ہوں۔ اِسی کے ساتھ ساتھ یہ بھی تاکید کی گئی ہے کہ دولت یا وسائلِ حیات کے حصول کی کوشش قطعاً ایک اندھی کوشش نہیں ہونی چاہئے۔ اس کا واقفیت پر مبنی ہونا ضروری ہے۔ اِس نقطۂ نظر سے جو علم حاصل کیا جائے گا وہ نہ صرف روحانی علم پر مشتمل ہوگا جس سے وہ سکونِ قلب حاصل ہوتا ہے جو زندگی کی مادّی ضروریات کے لئے نہایت ضروری ہے' بلکہ قدرت کی اُن اشیاء کے علم پر بھی مشتمل ہوگا جن کے درمیان وہ اپنی زندگی بسر کرتا ہے اور جنہیں وہ اپنے قائمے کے لئے استعمال کرتا ہے یعنی قدرت کی وہ جملہ اشیاء جو زمین' پانی اور ہوا میں موجود ہیں و نیز وہ ارضی قوتیں جو کرۂ ارض پر سرگرمِ عمل ہیں اور صرف یہی نہیں بلکہ اس علم میں اُن تجربات کا علم بھی شامل ہے جن سے انسان کی زندگی کو بدورانِ تاریخ سابقہ رہا ہے تاکہ اُن کے پیشِ نظر زندگی کے خطرات سے محفوظ رہا جا سکے۔ علم سے درحقیقت ایسا ہی علم مراد ہے۔ جو ان تمام وسعتوں پر حاوی ہو اور ایسے ہی علم کے حصول کے متعلق قرآن و حدیث میں بار بار تاکید آئی ہے۔ اِس خصوص میں نبیٔ کریم صلعم کا صریح ارشاد ہے کہ آدمی علم و حکمت کو جہاں کہیں بھی پائے اُس کو اپنی گم شدہ دولت سمجھ کر حاصل کرے۔ قبل ازیں "کسب" کے سلسلہ میں جو تنبیہ کی گئی تھی وہ یہاں بھی قائم ہے۔ یہ ضروری ہے کہ محصلہ علم صرف اپنی ذات ہی کی مادّی و روحانی ترقی کے لئے نہیں بلکہ بحیثیتِ مجموعی سارے معاشرے کی مادّی و روحانی ترقی کے لئے استعمال کیا جائے اور اس کو قطعاً خود غرضانہ انداز میں صرف ذاتی اغراض کے حصول یا دوسروں کی مسرت میں خلل اندازی یا حیاتِ انسانی کی تباہی و بربادی کے لئے استعمال نہ کیا جائے۔

اس حصّہ کا آخری باب "لین دین" یعنی معاملات کے موضوع سے متعلق ہے جہاں اِس کے

فہرستِ مضامین

آخر میں مَیں یہاں اس امر کا اظہار ضروری خیال کرتا ہوں کہ کام کی نزاکت واہمیت اور اس کے عالمگیر پہلو کے پیشِ نظر ملک و بیرونِ ملک کے انگریزی داں طبقہ کے فائدہ کے لئے میں نے اس مجموعہ کے سارے مواد کو خود انگریزی میں ترجمہ کرنے اور اس موضوع پر ایک مبسوط مقالہ سپردِ قلم کرنے کا ارادہ کرلیا ہے۔ اس ارادے کی تکمیل میں اللہ میری مدد فرمائے۔ میں نے ہر عنوان کے تحت احادیث کا صرف اتنا ہی مواد پیش کیا ہے جو اس کی وضاحت کے لئے ازبس ضروری ہے! اس میں مزید اضافہ کیا جاسکتا ہے۔ بنابریں مَیں ان احباب سے جو حدیث سے شغف رکھتے ہیں گزارش کروں گا کہ اگر وہ ان عنوانات کے تحت مزید اضافہ ضروری خیال فرماتے ہوں تو براہِ کرم وہ ایسا مواد میرے پاس روانہ فرمادیں تاکہ مَیں ان کے حوالے سے اس مواد کو شکریہ کے ساتھ اس مجموعہ کے انگریزی ترجمہ میں شریک کرسکوں۔ نیز میں ممنونِ کرم ہونگا اگر وہ اسلامی ثقافت کے کسی ایسے پہلو کی طرف بھی جو اُن کی رائے میں اس مجموعہ میں شریک نہیں رہنے، میری رہبری فرمائیں تو مَیں اس کو بھی متعلقہ مواد کے ساتھ اس مجموعہ میں ضرور شریک کرلوں گا تاکہ یہ مجموعہ اپنی حد تک جامع اور مکمل ہوجائے۔ ظاہر ہے کہ اس قسم کے علمی کام میں جو محض بنی نوع انسان کی بھلائی کے لئے انجام دیا گیا ہے ہر جانب سے تعاون کا پیش کش یقیناً نہ صرف اس علمی کام کی اہمیت وعظمت کا ثبوت فراہم کرے گا بلکہ میرے لئے بھی اس میدان میں جس سے مَیں نے اپنے آپ کو وابستہ کرلیا ہے، مزید اہم اور وسیع تر علمی خدمات انجام دینے کے لئے تشویق اور ہمت افزائی کا باعث ہوگا۔ میں آپ تمام کی مخلصانہ دعاؤں کا متمنی ہوں فقط

یکم نومبر ۱۹۵۸ عیسوی
آغاپورہ۔ حیدرآباد دکن

عبداللطیف

حصّہ اول

اِیمان باللہ

توحید باری

توحیدِ باری

آیات

(۱) اَللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ ج اَلْحَیُّ
الْقَیُّوْمُ ج لَا تَاْخُذُہٗ سِنَۃٌ وَّلَا نَوْمٌ ط
لَہٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ ط
مَنْ ذَا الَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَہٗٓ اِلَّا بِاِذْنِہٖ ط
یَعْلَمُ مَا بَیْنَ اَیْدِیْھِمْ وَمَا خَلْفَھُمْ ج
وَلَا یُحِیْطُوْنَ بِشَیْءٍ مِّنْ عِلْمِہٖٓ اِلَّا
بِمَا شَآءَ ج وَسِعَ کُرْسِیُّہُ السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضَ ج وَلَا یَئُوْدُہٗ حِفْظُھُمَا ج وَ
ھُوَ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ ۝

البقرہ۔ آیت (۲۵۵)

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ وہ "الحی" ہے۔ (یعنی زندہ ہے) اور اسکی زندگی کیلئے فنا اور زوال نہیں "القیوم" ہے یعنی ہر چیز اس کے حکم سے قائم ہے (وہ اپنے قیام کیلئے کسی کا محتاج نہیں) اسکی آنکھ کے لئے نہ تو اونگھ ہے نہ دماغ کیلئے نیند آسمان اور زمین میں جو کچھ ہے سب اُسی کا ہے اور اُسی کے حکم سے ہے کون ہے جو اسکے سامنے اسکی اجازت کے بغیر کسی کی شفاعت کیلئے زبان کھولے؟ جو کچھ انسان کے سامنے ہے وہ اُسے بھی جانتا ہے اور جو کچھ پیچھے ہے وہ بھی اُس کے علم سے باہر نہیں انسان اسکے علم سے کسی بات کا بھی احاطہ نہیں کر سکتا۔ مگر یہ کہ جتنی بات کا علم وہ انسان کو دینا چاہے اور دیدے اس کا تخت (حکومت) آسمان اور زمین کے تمام پھیلاؤ پر چھایا ہوا ہے۔ اور انکی نگرانی وحفاظت میں اسکے لئے کوئی تھکاوٹ نہیں۔ اسکی ذات بڑی ہی بلند مرتبہ ہے۔

(۲) ھُوَ اللّٰہُ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ ج
اَلْمَلِکُ الْقُدُّوْسُ السَّلٰمُ الْمُؤْمِنُ
الْمُھَیْمِنُ الْعَزِیْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَکَبِّرُ ط
سُبْحٰنَ اللّٰہِ عَمَّا یُشْرِکُوْنَ ۝ ھُوَ اللّٰہُ

وہ اللہ ہے اسکے سوا کوئی معبود نہیں۔ وہ بادشاہ ہے پاک ہے، سلامتی والا ہے، امن دینے والا ہے نگہبانی کرنے والا ہے، زبردست ہے، خرابی کا دور کرنے والا ہے، بڑی عظمت والا ہے، اور شرکت سے پاک ہے جو لوگوں نے

ایمان باللہ اور اُس کے بنیادی مضمرات

یہ حصّہ چار ابواب میں تقسیم کیا گیا ہے۔ پہلے باب کا عنوان ہے "توحید باری" دوسرے کا "عمل صالح" تیسرے کا "وحدت انسانی" اور چوتھے کا "مذہبی رواداری"۔

قرآن کا اسکیم وحدت انسانی کی ضرورت پر زور دیتا ہے اور یہی اس کا مقصد ہے بنا بریں وہ چند بنیادی عقاید پیش کرتا ہے کہ ان کو زندگی کے مسلمہ اعتقادات کی طرح تسلیم کر لیا جائے پہلا بنیادی عقیدہ یہ ہے کہ ساری کائنات خواہ مرئی ہو کہ غیر مرئی ایک بلند و برتر ہستی کی تخلیق ہے اور یہ کہ انسان کا یہ فرض ہے کہ وہ ہر لمحہ اپنے خیال و عمل میں احساس رب کو ملحوظ رکھے۔ قرآن کا اس حکم "ایمان لاؤ اور نیک عمل کرو" کا یہی مفہوم ہے اور اسی اساسی تصور پر اسلام کی ساری ثقافتی عمارت کا ڈھانچہ قائم ہے۔ ایسی صورت میں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ توحید کا عقیدہ کس قسم کے عمل کا متقاضی ہے؟ قرآن اس امر کی وضاحت کرتا ہے کہ عقیدۂ توحید کے لئے ضروری ہے کہ وہ میدان عمل میں اپنے آپکو باہمی خیر سگالی، بھائی چارگی اور بالآخر وحدت انسانی کی صورت میں نمایاں کرے۔ بلاشبہہ کوئی ایسا عمل جو کسی صورت میں بھی اس مقصد یا وحدت انسانی کی اس تکمیل کے خلاف ہو تو وہ عملاً خود توحید کی تردید و تنکیر کے مرادف ہوگا۔ اس حصہ کے مطالعہ کے وقت اس نقطۂ نظر کا ملحوظ رکھا جانا ضروری ہے۔

توحید باری

اس حصّہ کا پہلا باب توحید باری اور صفات الہٰی سے متعلق ہے چونکہ اللہ کے صفات بے شمار ہیں اسی لئے قرآن نے از انجملہ ذات باری کے صرف چند ایسے صفات پیش کئے ہیں جو انسان کے لئے قابل ادراک ہیں۔ ان سے مقصود یہی ہے کہ وہ انسان میں مماثل صفات کا تاثر پیدا کریں اور اسکے اپنے مقصد کی تکمیل میں اس کے ممد و معاون ہوں۔ نبی کریم صلعم کے ارشاد "تخلقوا باخلاق اللہ" یعنی تم اللہ کے اخلاق اختیار کرو" کا یہی مفہوم ہے۔ اسکے مطابق عمل کرنا درحقیقت توحید باری کے ایک ایسے عقیدہ پر ایمان لانا ہے جسکے لئے ضروری ہے کہ وہ میدان عمل میں اپنے آپکو وحدت انسانی کی صورت میں نمایاں کرتے

تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ۝
البقرہ۔ آیت (۱۱۵)

(اسکی عبادت کسی ایک رُخ اور مقام ہی پر موقوف نہیں) جہاں کہیں بھی تم اللہ کی طرف رُخ کرلو، اللہ تمہارے سامنے ہے۔ بلاشبہ اُسکی قدرت کی سمائی بڑی ہی سمائی ہے اور وہ سب کچھ جاننے والا ہے

(۸) قَالَ رَبُّنَا الَّذِيْٓ اَعْطٰي كُلَّ شَيْءٍ خَلْقَهٗ ثُمَّ هَدٰى ۝
طٰہٰ۔ آیت (۵۰)

(موسیٰ علیہ السلام نے) فرمایا ہمارا پروردگار وہ ہے جس نے ہر چیز کو اسکی خلقت بخشی، پھر رہنمائی فرمائی (وہ ہے پروردگار جس نے ہر مخلوق کو اس کا وجود بخشا اور پھر اسکی زندگی اور بقا کیلئے جن جن باتوں کی ضرورت تھی سب کی انہیں راہیں دکھا دیں یعنی ایسا وجدان، ایسے حواس، ایسی معنوی قوتیں پیدا کیں جو اُن کی رہنمائی کرتی ہیں)۔

(۹) وَمَا مِنْ دَاۗبَّةٍ فِي الْاَرْضِ اِلَّا عَلَي اللّٰهِ رِزْقُهَا ۝ ہود آیت (۶)

اور کوئی جاندار روئے زمین پر چلنے والا ایسا نہیں کہ اسکی روزی اللہ کے ذمّہ نہ ہو۔

(۱۰) قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۝ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۝ لَمْ يَلِدْ ڏ وَلَمْ يُوْلَدْ ۝ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ۝
الاخلاص۔ آیت (۱ تا ۴)

آپ کہدیجئے کہ اللہ کی ذات یگانہ ہے اور بے نیاز ہے (اُسے کسی کی احتیاج نہیں) اُسکی اولاد نہیں، نہ وہ کسی کی اولاد ہے، اور نہ کوئی ہستی اُسکے درجہ اور برابر کی ہے۔

(۱۱) فَلَا تَضْرِبُوْا لِلّٰهِ الْاَمْثَالَ ۭ
النحل۔ آیت (۷۴)

پس (دُنیا کے بادشاہوں پر قیاس کر کے) اللہ کے لئے مثالیں نہ گڑھو۔

(۱۲) لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ ۚ
الشوریٰ۔ آیت (۱۱)

اُس کے مثل کوئی شئے نہیں (کسی چیز سے بھی تم اُسے مشابہ نہیں ٹھیرا سکتے)

(۱۳) بَدِيْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ اَنّٰى يَكُوْنُ لَهٗ وَلَدٌ وَّلَمْ تَكُنْ لَّهٗ صَاحِبَةٌ ۭ وَخَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ ۚ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۝ الانعام آیت (۱۰۲)

وہ آسمانوں اور زمین کا مُوجد ہے۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ کوئی اس کا بیٹا ہو جب کہ کوئی اسکی بیوی نہیں، اُسی نے ہر چیز کو پیدا کیا اور وہ ہر چیز کا علم رکھنے والا ہے۔

الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْأَسْمَاءُ
الْحُسْنَىٰ يُسَبِّحُ لَهُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ
وَالْأَرْضِ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ○
الحشر آیت (۲۳-۲۴)

اُنکی معبودیت میں شریک کر رکھے ہیں، وہ پیدا کرنے والا
ٹھیک ٹھیک بنانے والا ہے صورت بنانے والا
اُسکے اچھے اچھے نام ہیں آسمان و زمین میں جتنی
مخلوقات ہیں سب اُسکی پاکی اور عظمت کی شہادت دیتی
ہیں اور بلاشبہ وہی ہے جو حکمت کے ساتھ غلبہ و اقتدار
رکھنے والا ہے۔

(۳) الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ○
الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ ○ مَالِكِ
يَوْمِ الدِّينِ ○
الفاتحہ آیت (۱ تا ۳)

ہر قسم کی ستائشیں اللہ ہی کیلئے ہیں جو تمام کائنات
خلقت کا پروردگار ہے جو رحمت والا ہے اور جس کی
رحمت تمام مخلوقات کو اپنی بخششوں سے مالا مال کر رہی
جو اس دن کا مالک ہے جس دن کاموں کا بدلہ لوگوں کے
حصے میں آئے گا۔

(۴) لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ○
آل عمران آیت (۱۸)

(ہاں) کوئی معبود نہیں ہے مگر وہی ایک قدرت
غلبہ والا (کہ اُسی کی تدبیر سے تمام کارخانۂ ہستی قائم ہے)
حکمت والا (کہ اُسی نے عدل کی بنیاد پر اس کارخانہ کا
گوشہ استوار کر دیا ہے)۔

(۵) لَوْ كَانَ فِيهِمَا آلِهَةٌ إِلَّا اللَّهُ
لَفَسَدَتَا فَسُبْحَانَ اللَّهِ رَبِّ
الْعَرْشِ عَمَّا يَصِفُونَ ○
انبیاء آیت (۲۲)

اگر آسمان اور زمین میں اللہ کے سوا کوئی اور
معبود بھی ہوتا، تو (ممکن نہ تھا کہ ان کا کارخانہ اس
نظم و ہم آہنگی کے ساتھ چلتا) وہ بگڑ کر یقیناً برباد ہو جاتے
پس اللہ کیلئے (کہ جہاں بانئ عالم کے) تخت کا مالک ہے
پاکی ہو اُن ساری باتوں سے پاکی ہو جو یہ اُسکی نسبت بیان
کرتے ہیں۔

(۶) قُلِ ادْعُوا اللَّهَ أَوِ ادْعُوا الرَّحْمَٰنَ
أَيًّا مَا تَدْعُوا فَلَهُ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنَىٰ
بنی اسرائیل آیت (۱۱۰)

(اے پیغمبر! اُن سے کہدو تم اللہ کہہ کر پکارو یا رحمٰن کہہ کر
پکارو، جس نام سے بھی پکارو۔ وہ خوبی کے نام ہیں اُس کیلئے
تمام نام حسن ہیں۔

(۷) وَلِلَّهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ فَأَيْنَمَا

پورب اور پچھم، ساری دنیا اللہ ہی کیلئے ہے

وَاللّٰهُ يُحِبُّ الصّٰبِرِيْنَ ○ (۲۰)
اور اللہ انہی لوگوں کو دوست رکھتا ہے جو مشکلوں مصیبتوں میں ثابت قدم رہتے ہیں۔

آل عمران آیت (۱۴۵)

بَلٰى مَنْ اَوْفٰى بِعَهْدِهٖ وَاتَّقٰى فَاِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَّقِيْنَ ○ (۲۱)
ہاں جو کوئی اپنا قول و قرار سچائی کے ساتھ پورا کرتا ہے اور پرہیزگار رہتا ہے تو خدا کی پسندیدگی انہی لوگوں کے لئے ہے جو پرہیزگار ہوتے ہیں۔

آل عمران آیت (۷۵)

اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَوَكِّلِيْنَ ○ (۲۲)
یقیناً اللہ انہی لوگوں کو دوست رکھتا ہے جو اس پر بھروسہ کرنے والے ہیں۔

آل عمران آیت (۱۵۸)

وَاسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوْبُوْٓا اِلَيْهِ ۭ اِنَّ رَبِّيْ رَحِيْمٌ وَّدُوْدٌ ○ (۲۳)
اور تم اپنے رب سے اپنے گناہ معاف کراؤ پھر اسکی طرف متوجہ ہو بلاشک میرا رب بڑا مہربان بڑی محبت والا ہے۔

ہود۔ آیت (۹۰)

اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا وَاَصْلَحُوْا وَبَيَّنُوْا فَاُولٰۗىِٕكَ اَتُوْبُ عَلَيْهِمْ ۚ وَاَنَا التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ○ (۲۴)
مگر ہاں جن لوگوں نے گناہ سے توبہ کر لی اور اپنی حالت از سر نو سنوار لی اور (ساتھ ہی احکام حق کو چھپانے کی جگہ) بیان کرنے کا شیوہ اختیار کر لیا تو ایسے لوگوں کی توبہ ہم قبول کر لیتے ہیں اور ہم بڑے ہی درگذر کرنیوالے اور رحمت سے بخشش دینے والے ہیں۔

البقرہ۔ آیت (۱۶۰)

وَهُوَ الَّذِيْ يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهٖ وَيَعْفُوْا عَنِ السَّيِّاٰتِ وَيَعْلَمُ مَا تَفْعَلُوْنَ ۙ وَيَسْتَجِيْبُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَيَزِيْدُهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ ۭ وَالْكٰفِرُوْنَ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌ ○ (۲۵)
اور وہ ایسا ہے کہ اپنے بندوں کی توبہ قبول کرتا ہے اور وہ تمام گناہ معاف کر دیتا ہے اور جو کچھ تم کرتے ہو وہ اسکو جانتا ہے اور ان لوگوں کی عبادت قبول کرتا ہے جو ایمان لائے اور انھوں نے نیک عمل کئے اور ان کو اپنے فضل سے اور زیادہ دیتا ہے اور جو لوگ اس سے منکر رہے ہیں ان کے لئے سخت تکلیف ہے۔

الشوریٰ۔ آیت (۲۵/۲۶)

قُلْ يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰٓي اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ (۲۶)
آپ کہہ دیجئے کہ اے میرے بندو جنھوں نے اپنے اوپر زیادتیاں کی ہیں کہ تم خدا تعالیٰ کی رحمت سے ناامید مت ہو۔ بالیقین اللہ تعالیٰ

(۱۴) ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ فَاعْبُدُوْهُ ۚ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ وَّكِيْلٌ ○

الانعام۔ آیت (۱۰۳)

یہی اللہ تمہارا پروردگار ہے۔ کوئی معبود نہیں مگر وہی تمام چیزوں کا پیدا کرنے والا ہے سو تم اس کی بندگی کرو۔ ہر چیز اُسی کے حوالے ہے

(۱۵) لَا تُدْرِكُهُ الْاَبْصَارُ ۡ وَهُوَ يُدْرِكُ الْاَبْصَارَ ۚ وَهُوَ اللَّطِيْفُ الْخَبِيْرُ ○ الانعام آیت (۱۰۳)

اُسے نگاہیں نہیں پا سکتیں، لیکن وہ تمام نگاہوں کو پا رہا ہے۔ وہ بڑا ہی باریک بین اور آگاہ ہے۔

(۱۶) اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۭ مَا يَكُوْنُ مِنْ نَّجْوٰى ثَلٰثَةٍ اِلَّا هُوَ رَابِعُهُمْ وَلَا خَمْسَةٍ اِلَّا هُوَ سَادِسُهُمْ وَلَآ اَدْنٰى مِنْ ذٰلِكَ وَلَآ اَكْثَرَ اِلَّا هُوَ مَعَهُمْ اَيْنَ مَا كَانُوْا ۚ ثُمَّ يُنَبِّئُهُمْ بِمَا عَمِلُوْا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ○

المجادلہ آیت (۷)

کیا آپ نے اس پر نظر نہیں فرمائی کہ اللہ تعالیٰ سب کچھ جانتا ہے جو آسمانوں میں ہے اور جو زمین میں ہے۔ کوئی سرگوشی تین آدمیوں کی ایسی نہیں ہوتی جس میں چوتھا وہ نہ ہو اور نہ پانچ کی ہوتی ہے جس میں چھٹا وہ نہ ہو اور نہ اُس سے کم اور نہ اُس سے زیادہ مگر وہ ان لوگوں کے ساتھ ہوتا ہے وہ لوگ کہیں بھی ہوں پھر ان کو قیامت کے روز اُن کے کئے ہوئے کام بتلائے گا۔ بیشک اللہ تعالیٰ کو ہر بات کی پوری خبر ہے۔

(۱۷) وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ وَنَعْلَمُ مَا تُوَسْوِسُ بِهٖ نَفْسُهٗ ښ وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيْدِ ○ ق۔ آیت (۱۶)

اور ہم نے انسان کو پیدا کیا اور اس کے جی میں جو خیالات آتے ہیں ہم اُن کو جانتے ہیں اور ہم انسان کے اس قدر قریب ہیں کہ اس کی رگِ گردن سے بھی زیادہ۔

(۱۸) وَاَحْسِنُوْا ڔ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ○ البقرہ آیت (۱۹۵)

اور نیکی کرو، یقیناً اللہ کی محبت انہی لوگوں کے لئے ہے جو نیکی کرنے والے ہیں۔

(۱۹) اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ التَّوَّابِيْنَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِيْنَ ○

البقرہ آیت (۲۲۲)

اللہ اُن لوگوں کو دوست رکھتا ہے جو (برائی سے) پناہ مانگنے والے ہیں اور ان لوگوں کو دوست رکھتا ہے جو پاک زندگی اختیار کرتے ہیں۔

اِیمان باللہ

عملِ صالح

عمومی اصول

جَمِیۡعًا ؕ اِنَّهٗ هُوَ الۡغَفُوۡرُ الرَّحِیۡمُ ۝ الزمر۔ آیت (۵۳)	تمام گناہوں کو معاف فرما دیگا۔ واقعی وہ بڑا بخشنے والا ہے بڑی رحمت کرنے والا ہے۔
رَّبُّكُمۡ ذُوۡ رَحۡمَةٍ وَّاسِعَةٍ ۚ (۲۷) الانعام۔ آیت (۱۴۸)	تمہارا پروردگار بڑی ہی وسیع رحمت رکھنے والا ہے۔
رَحۡمَتِیۡ وَسِعَتۡ كُلَّ شَیۡءٍ ؕ (۲۸) الاعراف۔ آیت (۱۵۶)	میری رحمت تمام اشیاء پر محیط ہے۔
رَبَّنَا وَسِعۡتَ كُلَّ شَیۡءٍ رَّحۡمَةً وَّعِلۡمًا ۔ (۲۹) المومن۔ آیت (۷)	اے ہمارے پروردگار تیری رحمت اور علم ہر چیز پر چھائے ہوئے ہیں۔
اِلَّا مَنۡ رَّحِمَ رَبُّكَ ؕ وَلِذٰلِكَ خَلَقَهُمۡ ؕ (۳۰) ہود۔ آیت (۱۱۹)	مگر جس پر تمہارے رب کی رحمت ہو۔ اور اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کو اسی (یعنی رحمت کی خاطر) واسطے پیدا کیا ہے۔
وَاِنَّ رَبَّكَ لَذُوۡ فَضۡلٍ عَلَى النَّاسِ وَلٰـكِنَّ اَكۡثَرَهُمۡ لَا يَشۡكُرُوۡنَ ۝ (۳۱) النمل۔ آیت (۷۳)	اور آپ کا رب لوگوں پر بڑا ہی فضل رکھتا ہے۔ ولیکن اکثر آدمی شکر نہیں کرتے۔
اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الۡمُقۡسِطِيۡنَ ۔ (۳۲) المائدہ۔ آیت (۴۲)	بلاشبہ اللہ انصاف کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔

ایمان باللہ و عمل صالح

عمومی اصول

آیات

(۱) قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ۭ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝
آل عمران آیت (۳۰)

(اے پیغمبر! ان لوگوں سے) کہہ دو، اگر واقعی تم اللہ سے محبت رکھنے والے ہو تو چاہئے کہ میری پیروی کرو (میں تمہیں محبت الٰہی کی حقیقی راہ دکھا رہا ہوں) اگر تم نے ایسا کیا تو (صرف یہی نہیں ہوگا کہ تم اللہ سے محبت کرنیوالے ہو جاؤ گے بلکہ خود) اللہ تم سے محبت کرنے لگے گا اور تمہارے گناہ بخش دے گا اور اللہ بخشنے والا رحمت والا ہے۔

(۲) وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۝
النور آیت (۵۵)

تم میں جو لوگ ایمان لائیں اور نیک عمل کریں ان سے اللہ تعالیٰ وعدہ فرماتا ہے کہ ان کو زمین میں حکومت عطا فرمائے گا۔ جیسا اُن سے پہلے لوگوں کو حکومت دی تھی۔

(۳) يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَنْ يَّرْتَدَّ مِنْكُمْ عَنْ دِيْنِهٖ فَسَوْفَ يَاْتِي اللّٰهُ بِقَوْمٍ يُّحِبُّهُمْ وَيُحِبُّوْنَهٗٓ ۙ
المائدہ آیت (۵۴)

اے پیروانِ دعوتِ ایمانی! اگر تم میں سے کوئی شخص اپنے دین کی راہ سے پھر جائے گا تو (وہ یہ نہ سمجھے کہ دعوت حق کو اس سے کچھ نقصان پہنچے گا) عنقریب اللہ ایک گروہ ایسے لوگوں کا پیدا کر دیگا

ایمان باللہ عملِ صالح

سابقہ باب میں یہ واضح کر دیا گیا ہے کہ ایمان باللہ کے لئے یہ ضروری ہے کہ اپنے آپ کو عمل صالح کی صورت میں نمایاں کرے یا انفرادی زندگی میں صفات الٰہی کے ایسے مظاہر کی صورت میں ظاہر ہو جو وحدت انسانی کی تشکیل میں ممد و معاون ہو سکے۔ گو صفات الٰہی کو الگ الگ بیان کیا گیا ہے لیکن یہاں یہ بات ذہن نشین رکھنی چاہئے کہ ان صفات کی تہ میں خود ایک ایسی وحدت موجود ہے کہ ایک صفت ہر دوسری صفت میں منعکس ہوتی یا باہم ایک دوسرے میں ضم ہو جاتی ہے۔ مثلاً صفت عدل کہ کسی دوسری صفت سے متاثر ہوئے بغیر تنہا ظاہر نہیں ہوتی۔ اس کو ظہور میں لانے کیلئے درحقیقت اس کی تہ میں صفت رحمت کارفرما رہتی ہے۔ یہی وہ وحدت صفات ہے کہ زندگی میں مظاہرہ صفات کے وقت اس کا قائم و برقرار رکھا جانا ضروری ہے۔ اس نقطۂ نظر سے یہ انسان کا فرض ہے کہ وہ اپنے اندر اور اپنے اطراف ایک ایسا ماحول پیدا کرے جو اس کے اپنے اندر اور اس کے اپنے بیرونی تعلقات میں امن و سکون پیدا کرنے میں ممد ہو سکے۔ یہی وہ رہنمائی کرنے والا اصول ہے جس کا ہر عمل میں جلوہ گر ہونا ضروری ہے۔ اس باب کے مندرجات قرآن و احادیث نبوی ہر دو سے ماخوذ ہیں اور یہ تصویر پیش کرتے ہیں کہ عمل صالح کیا ہے۔

(۱۰) وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتٰنِ ۚ
الرحمٰن - آیت (۴۶)

اور جو شخص اپنے رب کے سامنے کھڑے ہونے سے ڈرتا ہو۔ اس کے لئے دو جنّت ہیں۔

(۱۱) وَالْعَصْرِ ۙ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِيْ خُسْرٍ ۙ اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ ۙ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ ۧ
العصر - آیت (۱ تا ۳)

قسم ہے زمانہ کی! انسان (عمومی حیثیت سے) خسارہ میں ہے سوائے ان لوگوں کے جو ایمان لائے اور عمل صالح کی روش اختیار کی اور ایک دوسرے کو حق پر جمے رہنے اور (راہِ حق میں پیش آنیوالی دشواریوں پر) صبر و برداشت سے کام لینے کی تاکید کرتے رہے۔

(۱۲) تَرَى الظّٰلِمِيْنَ مُشْفِقِيْنَ مِمَّا كَسَبُوْا وَهُوَ وَاقِعٌ بِهِمْ ۭ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فِيْ رَوْضٰتِ الْجَنّٰتِ ۚ لَهُمْ مَّا يَشَاۗءُوْنَ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۭ ذٰلِكَ هُوَ الْفَضْلُ الْكَبِيْرُ ۝ ذٰلِكَ الَّذِيْ يُبَشِّرُ اللّٰهُ عِبَادَهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ۭ
الشوریٰ - آیت (۲۲-۲۳)

تو ظالموں کو دیکھتا ہے کہ اس سے ڈر رہے ہیں جو انھوں نے کمایا ہے اور وہ ان پر واقع ہونیوالا ہے اور جو ایمان لاتے اور اچھے عمل کرتے ہیں وہ بہشت کے باغوں میں ہونگے۔ ان کیلئے ان کے رب کے پاس ہے جو وہ چاہیں یہی بڑا فضل ہے۔ یہ وہ ہے جس کی خوشخبری اللہ اپنے ان بندوں کو دیتا ہے جو ایمان لائے اور اچھے عمل کرتے ہیں۔

(۱۳) اَمْ حَسِبَ الَّذِيْنَ اجْتَرَحُوا السَّيِّاٰتِ اَنْ نَّجْعَلَهُمْ كَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ۙ سَوَاۗءً مَّحْيَاهُمْ وَمَمَاتُهُمْ ۭ سَاۗءَ مَا يَحْكُمُوْنَ ۧ وَخَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ وَلِتُجْزٰى كُلُّ نَفْسٍۢ بِمَا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ۝
الجاثیہ - آیت (۲۱-۲۲)

جو لوگ بُرائیاں کرتے ہیں، کیا وہ سمجھتے ہیں ہم انھیں ان لوگوں جیسا کر دیں گے جو ایمان رکھتے ہوں اور جن کے اعمال اچھے ہیں؟ دونوں برابر ہو جائیں زندگی میں بھی اور موت میں بھی (اگر ان لوگوں کی فہم و دانش کا یہی فیصلہ ہے تو) افسوس ان کے فیصلے پر! اور اللہ نے آسمان اور زمین کو (بیکار و عبث نہیں بنایا ہے بلکہ) حکمت و مصلحت کے ساتھ بنایا ہے اور اس لئے بنایا ہے کہ ہر جان کو اُس کی کمائی کے مطابق بدلہ ملے (اور یہ بدلہ ٹھیک ٹھیک ملے گا) اور کسی پر ظلم نہیں کیا جائے گا۔

جنھیں اللہ کی محبت حاصل ہوگی اور وہ اللہ کو محبوب رکھنے والے ہونگے۔

(۴) مَا يُرِيدُ اللّٰهُ لِيَجْعَلَ عَلَيْكُمْ مِّنْ حَرَجٍ وَّلٰكِنْ يُّرِيدُ لِيُطَهِّرَكُمْ وَلِيُتِمَّ نِعْمَتَهُ عَلَيْكُمْ۔
المائدہ۔آیت (۶)

اللہ نہیں چاہتا کہ تمھیں کسی طرح تنگی میں ڈالے بلکہ وہ چاہتا ہے کہ تمھیں پاک صاف رکھے اور تم پر اپنی نعمت (ہدایت) پوری کر دے۔

(۵) اَلَمْ نَجْعَلْ لَّهُ عَيْنَيْنِ ۙ وَلِسَانًا وَّشَفَتَيْنِ ۙ وَهَدَيْنٰهُ النَّجْدَيْنِ ۚ
البلد۔آیت (۸تا۱۰)

ہم نے انسان کو دو آنکھیں ایک زبان اور دو ہونٹ دیئے ہیں اور اس کو دونوں راستے (خیر و شر کے) بتلا دیئے (اب وہ مختار ہے)۔

(۶) اِنَّا خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ نُّطْفَةٍ اَمْشَاجٍ ۖ نَّبْتَلِيْهِ فَجَعَلْنٰهُ سَمِيْعًا بَصِيْرًا ۝ اِنَّا هَدَيْنٰهُ السَّبِيْلَ اِمَّا شَاكِرًا وَّاِمَّا كَفُوْرًا ۝
الدھر آیت (۲-۳)

ہم نے انسان کو ملے ہوئے نطفہ سے پیدا کیا ہے اسے ہم آزماتے ہیں کہ اسے ہم نے سننے والا دیکھنے والا بنایا۔ ہم نے اسے رستہ دکھایا ہے چاہے وہ شکرگزار رہے اور چاہے ناشکرا۔

(۷) اِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ اُولٰٓئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْئُوْلًا ۝
بنی اسرائیل۔آیت (۳۶)

(یاد رکھو) کان، آنکھ، دل (عقل) ان سب کے بارے میں بازپرس ہونے والی ہے۔

(۸) مَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِنَفْسِهٖ ج وَمَنْ اَسَآءَ فَعَلَيْهَا ط وَمَا رَبُّكَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ ۝
حٰمٓ السجدۃ۔آیت (۴۶)

جس کسی نے نیک کام کیا تو اپنے لئے کیا اور جس کسی نے برائی کی تو خود اُس کے آگے آئے گی، اور ایسا نہیں ہے کہ تمھارا پروردگار بندوں کے لئے ظلم کرنے والا ہے۔

(۹) وَاَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰى ۝ فَاِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ الْمَاْوٰى ۝
النازعات آیت (۴۰،۴۱)

اور جو کوئی اپنے رب کے سامنے کھڑے ہونے سے ڈرتا ہے اور نفس کو خواہش سے روکتا ہے تو جنت اُس کا ٹھکانا ہوگا۔

تَنْسَوْنَ اَنْفُسَكُمْ وَاَنْتُمْ تَتْلُوْنَ الْكِتٰبَ ط اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ○	نہیں لیتے (کہ تمھارے کاموں کا کیا حال ہے؟) حالانکہ خدا کی کتاب (جو تمھارے پاس ہے) ہمیشہ تلاوت کرتے ہو۔ (افسوس تمھاری عقلوں پر!) کیا اتنی موٹی بات بھی تمھاری سمجھ میں نہیں آتی؟
البقرہ۔ آیت (۴۴)	
(۱۷) اَرَءَيْتَ الَّذِيْ يُكَذِّبُ بِالدِّيْنِ ط فَذٰلِكَ الَّذِيْ يَدُعُّ الْيَتِيْمَ لا وَلَا يَحُضُّ عَلٰى طَعَامِ الْمِسْكِيْنِ ط فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّيْنَ لا الَّذِيْنَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُوْنَ لا الَّذِيْنَ هُمْ يُرَآءُوْنَ لا وَيَمْنَعُوْنَ الْمَاعُوْنَ ع	کیا آپ نے اُس شخص کو دیکھا جو روزِ جزا کی تکذیب کرتا ہے پس وہ وہ شخص ہے جو یتیم کو دھکے دیتا ہے اور غریبوں کو کھانا دینے کی ترغیب نہیں دیتا۔ پس ایسے نماز پڑھنے والوں کیلئے بڑی خرابی ہے کیونکہ وہ نماز کی طرف دھیان نہیں دیتے وہ صرف دکھاوا کرتے ہیں اور تھوڑی سی خیرات بھی نہیں کرتے۔
الماعون۔ آیت۔ (۱تا۷)	
(۱۸) اَقِمِ الصَّلٰوةَ وَاْمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ وَانْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَاصْبِرْ عَلٰى مَآ اَصَابَكَ ط اِنَّ ذٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ ج	نماز کو درستی سے ادا کرتا رہ اور اچھی بات کا حکم کرتا رہ اور بُری بات سے منع کرتا رہ اور جو آفت تجھ پر آن پڑے اس پر صبر کر۔ یہ بڑے ضروری کام ہیں۔
لقمان۔ آیت (۱۷)	
(۱۹) وَالَّذِيْنَ صَبَرُوا ابْتِغَآءَ وَجْهِ رَبِّهِمْ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْفَقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ سِرًّا وَّعَلَانِيَةً وَّيَدْرَءُوْنَ بِالْحَسَنَةِ السَّيِّئَةَ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عُقْبَى الدَّارِ لا	اور جن لوگوں نے اللہ کی محبت میں (تلخی و ناگواری) برداشت کرلی۔ نماز قائم کی خدا کی دی ہوئی روزی پوشیدہ و علانیہ (اس کے بندوں کیلئے) خرچ کی اور بُرائی کا جواب (بُرائی سے نہیں) نیکی سے دیا تو (یقین کرو) یہی لوگ ہیں جن کے لئے آخرت کا بہتر ٹھکانا ہے۔
الرّعد۔ آیت (۲۲)	
(۲۰) وَالْكٰظِمِيْنَ الْغَيْظَ وَالْعَافِيْنَ عَنِ النَّاسِ ط وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ج	اور غصّہ ضبط کرنے والے اور انسانوں کے قصور بخش دینے والے اور اللہ کی محبّت انہی کیلئے ہے جو احسان کرنے والے ہیں۔
آلِ عمران۔ آیت (۱۳۳)	
(۲۱) قَوْلٌ مَّعْرُوْفٌ وَّمَغْفِرَةٌ	سیدھے مُنہ سے ایک اچھا بول اور عفو و

لَيْسَ الْبِرَّ اَنْ تُوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ (۱۴)
قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَلٰكِنَّ
الْبِرَّ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ
وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالْكِتٰبِ وَالنَّبِيّٖنَ ۚ
وَاٰتَى الْمَالَ عَلٰى حُبِّهٖ ذَوِي الْقُرْبٰى
وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنَ وَابْنَ السَّبِيْلِ
وَالسَّآئِلِيْنَ وَفِي الرِّقَابِ ۚ وَاَقَامَ
الصَّلٰوةَ وَاٰتَى الزَّكٰوةَ ۚ وَالْمُوْفُوْنَ
بِعَهْدِهِمْ اِذَا عٰهَدُوْا ۚ
وَالصّٰبِرِيْنَ فِي الْبَاْسَآءِ وَالضَّرَّآءِ
وَحِيْنَ الْبَاْسِ ؕ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ
صَدَقُوْا ؕ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ ○

البقرہ۔ آیت (۱۷۷)

(دین یا) نیکی اس میں نہیں ہے کہ تم نے اپنا منہ
(نماز کے وقت) مغرب کی طرف کر لیا یا مشرق
کی طرف (دین) نیکی تو یہ ہے کہ انسان اللہ کو
مانے آخرت (یعنی اپنے اعمال) کو مانے
فرشتوں (یعنی انسان کے دل کے اندر نیک جذبات) کو
مانے کتابوں اور نبیوں کو مانے اللہ کی راہ میں اپنا مال
و دولت میں سے اپنے رشتہ داروں کو، یتیموں کو، محتاج
مسکینوں کو راہ گیروں کو اور سوال کرنے والوں کو خیرات دے
اور غلاموں کو آزاد کرانے میں خرچ کرے اور اللہ سے دعا
مانگتا رہے اور زکوٰۃ دے (یعنی نیک کاموں میں دولت کا کچھ حصہ
ضرور خرچ کرے) وعدہ کا پابند رہے جس وقت وعدہ
کرے اور مصیبت، تکلیف اور سختی کے دنوں میں صبر
کرے یہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے سچ کر دکھایا اور وہی متقی
(پرہیزگار) ہیں۔

قَالَتِ الْاَعْرَابُ اٰمَنَّا ؕ قُلْ لَّمْ (۱۵)
تُؤْمِنُوْا وَلٰكِنْ قُوْلُوْٓا اَسْلَمْنَا
وَلَمَّا يَدْخُلِ الْاِيْمَانُ فِيْ قُلُوْبِكُمْ ؕ
وَاِنْ تُطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ لَا يَلِتْكُمْ
مِّنْ اَعْمَالِكُمْ شَيْئًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ
رَّحِيْمٌ ○ اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ
اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ثُمَّ لَمْ يَرْتَابُوْا
وَجٰهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ فِيْ
سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ اُولٰٓئِكَ هُمُ الصّٰدِقُوْنَ ○

الحجرات۔ آیت (۱۴،۱۵)

عرب کے دیہاتی کہتے ہیں کہ ہم ایمان لائے
(اے پیغمبر ان سے) کہہ دیجئے کہ تم ایمان نہیں لائے لیکن
کہو کہ ہم مطیع ہو گئے اور ایمان کا ہنوز تمہارے دلوں
میں گزر تک نہیں ہوا اور اگر تم لوگ اللہ اور اس کے
رسول کے حکم پر چلو تو اللہ تمہارے عملوں کے اجر میں سے
کسی طرح کی کانٹ چھانٹ نہیں کرے گا بے شک اللہ
بخشنے والا مہربان ہے۔ پورے مومن تو وہ ہیں جو اللہ اور
اس کے رسول پر ایمان لائے پھر شک و شبہ نہیں کیا
اور اللہ کے راستے میں اپنے جان و مال سے کوشش کی
(حقیقت میں) یہی سچے اطاعت گزار ہیں۔

اَتَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبِرِّ (۱۶)

کیا تم لوگوں کو نیکی کا حکم دیتے ہو مگر خود اپنی خبر

(۲۶) قُلْ مَآ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ اِلَّا مَنْ شَآءَ اَنْ يَّتَّخِذَ اِلٰى رَبِّهٖ سَبِيْلًا ۝

الفرقان۔ آیت (۵۷)

ان لوگوں سے کہو کہ میں تم سے اس (تبلیغ رسالت) پر کچھ معاوضہ نہیں مانگتا۔ ہاں اگر میرا معاوضہ کچھ ہے تو بس یہ ہے کہ اپنے پروردگار تک پہنچنے کا راستہ اختیار کرو۔

(۲۷) وَيُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ عَلٰى حُبِّهٖ مِسْكِيْنًا وَّيَتِيْمًا وَّاَسِيْرًا ۝ اِنَّمَا نُطْعِمُكُمْ لِوَجْهِ اللّٰهِ لَا نُرِيْدُ مِنْكُمْ جَزَآءً وَّلَا شُكُوْرًا ۝ اِنَّا نَخَافُ مِنْ رَّبِّنَا يَوْمًا عَبُوْسًا قَمْطَرِيْرًا ۝ فَوَقٰىهُمُ اللّٰهُ شَرَّ ذٰلِكَ الْيَوْمِ وَلَقّٰىهُمْ نَضْرَةً وَّسُرُوْرًا ۝

الدھر۔ آیت (۹ تا ۱۲)

اور اس کی محبت کی وجہ سے مسکین اور یتیم اور قیدی کو کھانا کھلاتے ہیں۔ ہم تمہیں صرف اللہ کی رضا کے لئے کھانا کھلاتے ہیں۔ ہم نہ تم سے بدلہ چاہتے ہیں اور نہ شکریہ ہم اپنے رب سے تنگی اور سختی کے دن کا خوف رکھتے ہیں سو اللہ نے انہیں اس دن کی مصیبت سے بچا لیا اور انہیں تازگی اور خوشی سے ملا دیا۔

(۲۸) وَتَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى

المائدہ۔ آیت (۲)

اور نیکی اور پرہیز گاری کے کاموں میں ایک دوسرے کی مدد کرو۔

(۲۹) يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْا قَوّٰمِيْنَ بِالْقِسْطِ شُهَدَآءَ لِلّٰهِ وَلَوْ عَلٰٓى اَنْفُسِكُمْ اَوِ الْوَالِدَيْنِ وَالْاَقْرَبِيْنَ اِنْ يَّكُنْ غَنِيًّا اَوْ فَقِيْرًا فَاللّٰهُ اَوْلٰى بِهِمَا فَلَا تَتَّبِعُوا الْهَوٰٓى اَنْ تَعْدِلُوْا وَاِنْ تَلْوٗٓا اَوْ تُعْرِضُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا ۝

النساء۔ آیت (۱۳۵)

مسلمانو! ایسے ہو جاؤ کہ انصاف پر پوری مضبوطی کے ساتھ قائم رہنے والے اور اللہ کیلئے (سچی) گواہی دینے والے ہو اگرچہ تمہیں خود اپنے خلاف یا اپنے ماں باپ اور قرابت داروں کے خلاف بھی گواہی دینی پڑے

اگر کوئی مالدار ہے، یا محتاج ہے، تو اللہ (تم سے) زیادہ اُن پر مہربانی رکھنے والا ہے (تمہیں ایسا نہیں کرنا چاہئے کہ مالدار کی دولت کے لالچ میں یا محتاج کی محتاجی پر ترس کھا کر سچی بات کہنے سے جھجکو) پس (دیکھو) ایسا نہ ہو کہ ہواءِ نفس کی پیروی تمہیں انصاف سے باز رکھے اور اگر تم (گواہی دیتے ہوئے) بات کو گھما پھرا کر کہو گے۔ (یعنی صاف صاف کہنا نہ چاہو گے) یا گواہی دینے سے

خَيْرٌ مِّنْ صَدَقَةٍ يَّتْبَعُهَآ اَذًى ؕ وَاللّٰهُ غَنِيٌّ حَلِيْمٌ ۝

البقرہ۔ آیت (۲۶۳)

درگزر کی کوئی بات اُس خیرات سے کہیں بہتر ہے جس کے ساتھ خدا کے بندوں کے لئے اذیت ہو اور اللہ بے نیاز و حلیم ہے۔

(۲۲) اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِيْتَآئِ ذِى الْقُرْبٰى وَيَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْىِ ۚ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ۝ وَاَوْفُوْا بِعَهْدِ اللّٰهِ اِذَا عٰهَدْتُّمْ وَلَا تَنْقُضُوا الْاَيْمَانَ بَعْدَ تَوْكِيْدِهَا وَقَدْ جَعَلْتُمُ اللّٰهَ عَلَيْكُمْ كَفِيْلًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا تَفْعَلُوْنَ ۝

النحل۔ آیت (۹۰۔۹۱)

(مسلمانو!) اللہ حکم دیتا ہے کہ (ہر معاملہ میں) انصاف کرو (سب کے ساتھ) بھلائی کرو اور قرابت داروں کے ساتھ سلوک کرو اور تمہیں روکتا ہے بے حیائی کی باتوں سے ہر طرح کی برائیوں سے اور ظلم و زیادتی کے کاموں سے، وہ تمہیں نصیحت کرتا ہے تاکہ (سمجھو اور) نصیحت پکڑو اور جب تم آپس میں قول و قرار کرو تو (سمجھ لو کہ یہ اللہ کے نزدیک ایک عہد ہو گیا تو) چاہئے کہ ان کا عہد پورا کرو اور ایسا نہ کرو کہ قسمیں پکی کر کے انہیں توڑ دو۔ حالانکہ تم اللہ کو اپنے اوپر نگہبان ٹھیرا چکے ہو۔ یقین کرو تم جو کچھ کرتے ہو اللہ سے پوشیدہ نہیں ہے (اس کا علم ہر بات کا احاطہ کئے ہوئے ہے)

(۲۳) وَلَا تَلْبِسُوا الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ وَتَكْتُمُوا الْحَقَّ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝

البقرہ۔ آیت (۴۲)

اور ایسا نہ کرو کہ حق کو باطل کے ساتھ ملا کر مشتبہ بنا دو اور حق کو چھپاؤ، حالانکہ تم جانتے ہو (حقیقت حال کیا ہے)۔

(۲۴) يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَوْفُوْا بِالْعُقُوْدِ ؕ

المائدہ۔ آیت (۱)

اے ایمان والو! اپنے معاہدے پورے کرو۔

(۲۵) وَاعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْـًٔا وَّبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا وَّبِذِى الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَالْجَارِ ذِى الْقُرْبٰى وَالْجَارِ الْجُنُبِ وَالصَّاحِبِ بِالْجَنْۢبِ وَابْنِ السَّبِيْلِ ۙ وَمَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ ؕ (النساء۔ آیت۔ (۳۶)

اور اللہ تعالیٰ کو پوجو اس کا ساجھی کسی کو مت بناؤ اور ماں باپ کے ساتھ نیکی کرو، اور ناطے والوں اور یتیموں اور محتاجوں اور ہمسایۂ قریب اور ہمسایۂ اجنبی اور پاس بیٹھنے والے اور مسافر اور غلام کے ساتھ بھی (نیکی کرو)۔

(۸) عن ابی شریح قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم واللہ لا یؤمن واللہ لا یؤمن واللہ لا یؤمن قیل و من یا رسول اللہ قال الذی لا یامن جارہ بوایقہ

(بخاری ۔ کتاب الادب)

حضرت ابو شریح رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا۔ خدا کی قسم مومن نہیں۔ خدا کی قسم مومن نہیں۔ خدا کی قسم مومن نہیں۔ (یعنی اللہ پر ایمان رکھنے والا نہیں) دریافت کیا گیا یا رسول اللہ وہ کون شخص ہے؟ فرمایا۔ جس کا پڑوسی اس سے تکلیف پاتا ہو۔

(۹) عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من کان یؤمن باللہ والیوم الآخر فلا یوذ جارہ و من کان یؤمن باللہ والیوم الآخر فلیکرم ضیفہ ومن کان یؤمن باللہ والیوم الآخر فلیقل خیرا او لیصمت

(بخاری ۔ کتاب الایمان)

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ نبی کریم نے فرمایا جو شخص اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتا ہے اسے چاہئے کہ اپنے ہمسایہ کو تکلیف نہ دے اور جو شخص اللہ تعالیٰ اور قیامت پر ایمان رکھتا ہو اسکو چاہئے کہ اپنے مہمان کی خاطر کرے اور جو شخص اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتا ہو اسے چاہئے کہ بات کہے تو اچھی کہے ورنہ خاموش رہے۔

(۱۰) یا عبادی لو ان اولکم و اخرکم و انسکم و جنکم کانوا علی اتقی قلب رجل واحد منکم ما زاد فی ملکی شیئا یا عبادی لو ان اولکم و اخرکم و انسکم و جنکم کانوا علی افجر رجل واحد منکم ما نقص ذالک من ملکی شیئا یا عبادی لو ان اولکم و اخرکم و انسکم و جنکم قاموا فی صعید واحد فسألونی فاعطیت کل انسان مسئلہ ما نقص ذالک مما عندی الا کما ینقص المخیط اذا ادخل البحر یا عبادی انما ھی اعمالکم احصیھا لکم ثم اوفیکم ایاھا فمن وجد

اے میرے بندو! اگر تم میں سے سب انسان جو پہلے گذر چکے اور وہ سب جو بعد کو پیدا ہونگے اور تمام انس اور تمام جن، اس شخص کی طرح نیک ہوجائیں جو تم میں سب سے زیادہ متقی ہے تو یاد رکھو اس سے میری خداوندی میں کچھ بھی اضافہ نہ ہوگا۔ اے میرے بندو! اگر وہ سب جو پہلے گزر چکے اور وہ سب جو بعد کو پیدا ہونگے اور تمام انس اور تمام جن اس شخص کی طرح بدکار ہوجائیں جو تم میں سب سے زیادہ بدکار ہے تو اس سے میری خداوندی میں کچھ بھی نقصان نہ ہوگا اے میرے بندو! اگر وہ سب جو پہلے گزر چکے اور وہ سب جو بعد کو پیدا ہونگے ایک مقام پر جمع ہو کر مجھ سے سوال کرتے اور میں ہر انسان کو اس کی

پہلو تہی کرو گے تو یاد رکھو تم جو کچھ کرتے ہو اللہ خبر رکھنے والا ہے۔

وَيُؤْثِرُونَ عَلَىٰ أَنفُسِهِمْ وَلَوْ (۳۰) كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ ۚ وَمَن يُوقَ شُحَّ نَفْسِهِ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ﴿٩﴾
الحشر۔ آیت (۹)

اور وہ اپنے آپ پر (انہیں) ترجیح دیتے ہیں انہیں تنگی ہی ہو اور جو شخص اپنے نفس کے بخل سے بچ جائے تو وہی کامیاب ہیں۔

احادیث

(۱) لا يقبل الله ايمانا بلا عمل ولا عمل بلا ايمان (ط۔ كنوز الحقايق حرف لا)

اللہ ایمان کو بغیر عمل قبول نہیں کرتا اور عمل کو بغیر ایمان قبول نہیں کرتا

(۲) اتصف بصفات الله تعالےٰ

اللہ تعالیٰ کی صفات سے متصف ہو جا

(۳) تخلقوا باخلاق الله تعالےٰ

اللہ تعالیٰ کے اخلاق سے سبق حاصل کرو اور اپنے میں اخلاق کریمہ پیدا کرو۔

(۴) الايمان معرفة بالقلب واقرار باللسان وعمل بالاركان۔
(ط۔ كنوز الحقايق حرف الهمزه)

ایمان، دل سے تصدیق، زبان سے اقرار اور اعضاء سے عمل کرنا ہے۔

(۵) ان تعبد الله كانك تراه وان لم تكن تراه فانه يراك (صحیحین)

تو اللہ کی اس طرح عبادت کر، گویا اُسے اپنے سامنے دیکھ رہا ہے۔ اور اگر تو اُسے نہیں دیکھتا تو وہ تجھے دیکھ رہا ہے۔

(۶) ان من اكمل الايمان حسن الخلق (فر۔ كنوز الحقايق حرف الهمزه)

عمدہ اخلاق کمال ایمان ہے۔

(۷) لا يؤمن احدكم حتى يحب لاخيه ما يحب لنفسه (بخاری۔ کتاب الایمان)

تم میں سے کوئی ایماندار نہ ہوگا جبتک کہ اپنے بھائی کیلئے وہی نہ چاہے جو اپنے لئے چاہتا ہے۔

اے ابن آدم! میں نے تجھ سے پانی مانگا مگر تونے مجھے پانی نہیں پلایا۔ بندہ عرض کریگا۔ بھلا ایسا کیسے ہوسکتا ہے کہ تجھے پیاس لگے تو تو خود پروردگار عالم ہے؟ خدا فرمائے گا۔ میرے فلاں پیاسے بندہ نے تجھ سے پانی مانگا لیکن تو نے اُسے پانی نہیں پلایا۔ اگر تو اُسے پانی پلا دیتا تو تو اُسے میرے پاس پاتا۔

(۱۲) عن ابی هریرة رضی الله عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم خیر الامور وسطها۔ اخرجه رزین۔

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر ایک کام میں اوسط درجہ بہت اچھا ہوتا ہے۔ اس کے راوی رزین ہیں۔

کتاب الاعتصام

تیسیر الوصول الی جامع الوصول

(۱۳) وعن عایشة رضی الله عنها قالت بعث رسول الله صلی الله علیه وسلم الی عثمان بن مظعون ارغبت عن سنتی فقال لا والله یا رسول الله ولکن سنتك اطلب فقال النبی صلی الله علیه وسلم فانی انام واصلّی واصوم وافطر وانکح النساء فاتق الله یا عثمان فان لاهلك علیك حقا وان لضیفك علیك حقا وان لنفسك علیك حقا فصم وافطر وصلّ ونم۔ اخرجه ابوداود۔ زاد رزین رحمة الله

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے عثمان بن مظعون کے پاس کسی شخص کی زبانی یہ کہلا بھیجا کہ کیا تم میری سُنت سے اعراض کرتے ہو۔ انھوں نے جواب دیا کہ خدا کی قسم یا رسول اللہ ہرگز نہیں بلکہ میں آپ کی سُنت کا طالب ہوں۔ پس آپ نے فرمایا کہ میں تو سوتا بھی ہوں، نماز بھی پڑھتا ہوں، روزہ بھی رکھتا ہوں، افطار بھی کرتا ہوں۔ عورتوں سے نکاح بھی کرتا ہوں۔ پس عثمان اللہ تعالیٰ سے ڈرو، تمھارے اہل وعیال کا تم پر حق ہے، اور تمھارے مہمان کا تم پر حق ہے، اور تمھارے نفس کا تم پر حق ہے، روزہ بھی رکھو، افطار بھی کرو،

خیراً فلیحمد اللہ و من وجد غیر ذٰلک فلا یلومن الا نفسہ۔
(مسلم عن ابی ذرؓ)

مت مانگی مراد بخش دیتا، تو میری رحمت اور بخشش کے خزانے میں اس سے زیادہ کمی نہ ہوتی جتنی کہ سوئی کے ناکے جتنا پانی نکل جانے سے سمندر میں ہو سکتی ہے۔ اے میرے بندو! یاد رکھو۔ یہ تمہارے اعمال ہی ہیں جنھیں میں تمہارے لئے انضباط اور نگرانی میں رکھتا ہوں اور پھر انہی کے نتائج بغیر کسی کمی بیشی کے تمھیں واپس دیتا ہوں پس جو کوئی تم میں اچھائی پائے، چاہئے کہ اللہ کی حمد و ثنا کرے اور جسے کسی کو برائی پیش آئے تو چاہئے کہ خود اپنے وجود کے سوا اور کسی کو ملامت نہ کرے۔

(۱۰) یا ابن اٰدم۔ مرضت فلم تعدنی قال کیف اعودک وانت رب العلمین قال اما علمت ان عبدی فلانا مرض فلم تعدہٗ؟ اما علمت انک لو عدتہ لوجدتنی عندہٗ؟ یا ابن اٰدم استطعمتک فلم تطعمنی قال یارب کیف اطعمک وانت رب العلمین؟ قال اما علمت انہ استطعمک عبدی فلان فلم تطعمہ اما علمت انک لو اطعمتہ لوجدت ذٰلک عندی؟ یا ابن اٰدم استسقیتک فلم تسقنی قال کیف اسقیک وانت رب العلمین؟ قال استسقاک عبدی فلان فلم تسقہ اما انک لو سقیتہ لوجدت ذٰلک عندی؟ (مسلم عن ابی ہریرۃؓ)

(قیامت کے دن ایسا ہوگا کہ خدا ایک انسان سے کہیگا) اے ابن آدم! میں بیمار ہو گیا تھا۔ مگر تو نے میری بیمار پرسی نہ کی۔ بندہ متعجب ہو کر کہے گا بھلا ایسا کیوں کر ہو سکتا ہے اور تو تو رب العلمین ہے۔ خدا فرمائے گا کیا تجھے معلوم نہیں کہ میرا فلاں بندہ بیمار ہو گیا تھا، اور تو نے اس کی خبر نہیں لی تھی اگر تو اس کی بیمار پرسی کے لئے جاتا تو مجھے اس کے پاس پاتا۔ اسی طرح خدا فرمائے گا۔ اے ابن آدم میں نے تجھ سے کھانا مانگا تھا مگر تو نے مجھے کھلایا۔ بندہ عرض کرے گا بھلا ایسے کیسے ہو سکتا ہے میں تجھے کیسے کھلاتا آپ تو خود رب العلمین ہیں۔ خدا فرمائے گا! کیا تجھے یاد نہیں کہ فلاں میرے بھوکے بندے نے تجھ سے کھانا مانگا تھا اور تو نے کھلانے سے انکار کر دیا تھا۔ اگر تو اسے کھانا کھلاتا تو تو اسے میرے پاس پاتا۔ ایسے ہی خدا فرمائے گا

اِیمان فی التّوحید

اور

اِتّحادِ انسانی

وكان حلف ان يقوم الليل كله ويصوم النهار ولا يأتي النساء فسأل عن يمينه فنزل لا يؤاخذكم الله باللغو في ايمانكم۔
كتاب الاعتصام
تيسير الوصول الى جامع الاصول

نماز بھی پڑھا کرو، سویا بھی کرو، ابو داؤد اس کے راوی ہیں۔ اور رزین نے یہ زیادہ کیا ہے کہ عثمان نے اس بات پر قسم کھائی تھی کہ وہ رات بھر نماز پڑھا کریں گے۔ اور دن بھر روزہ رکھا کریں گے اور عورتوں سے نکاح نہ کریں گے پس انھوں نے اپنی قسم کی نسبت دریافت کیا تو یہ آیت نازل ہوئی۔
لا یؤاخذکم اللہ باللغو فی ایمانکم۔

ایمان فی التوحید اور اتحادِ انسانی

آیات

(۱) يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُم مِّن نَّفْسٍ وَاحِدَةٍ وَخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيرًا وَنِسَاءً ۚ وَاتَّقُوا اللَّهَ الَّذِي تَسَاءَلُونَ بِهِ وَالْأَرْحَامَ ۚ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيبًا ○

النساء - آیت (۱)

اے افرادِ نسلِ انسانی! اپنے پروردگار (کی نافرمانی کے نتائج) سے ڈرو۔ وہ پروردگار جس نے تمھیں ایک جان سے پیدا کیا اور اسی سے اس کا جوڑا پیدا کر دیا پھر ان دونوں کی نسل سے مردوں اور عورتوں کی ایک بڑی تعداد دنیا میں پھیلا دی (اور اس طرح تنہا ایک مورثِ اعلیٰ کی نسل نے خاندانوں، قبیلوں اور بستیوں کی شکل اختیار کر لی، اور رشتوں قرابتوں کا بہت بڑا دائرہ ظہور میں آ گیا) پس دیکھو اللہ سے ڈرو جس کے نام پر باہم دگر (مہر و الفت کا) سوال کرتے ہو نیز قرابت داری کے معاملہ میں (بے پرواہ نہ ہو جاؤ) یقین رکھو کہ اللہ تم پر (تمھارے اعمال کا) نگران حال ہے۔

(۲) وَمَا كَانَ النَّاسُ إِلَّا أُمَّةً وَاحِدَةً فَاخْتَلَفُوا ۚ

یونس - آیت (۱۹)

اور (ابتدا میں) انسانوں کی ایک ہی اُمت تھی۔ پھر الگ الگ ہو گئے۔

(۳) وَإِنَّ هَٰذِهِ أُمَّتُكُمْ أُمَّةً وَاحِدَةً وَأَنَا رَبُّكُمْ فَاتَّقُونِ ○

المومنون - آیت (۵۲)

(اور دیکھو) یہ تمھاری اُمت فی الحقیقت ایک ہی اُمت ہے اور میں تم سب کا پروردگار ہوں۔ پس میری (میری عبودیت و نیاز کی راہ میں تم سب ایک ہو جاؤ) نافرمانی سے بچو۔

(۴) يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّا خَلَقْنَاكُم مِّن

اے لوگو! ہم نے تم کو ایک مرد اور ایک عورت سے

اتحادِ انسانی

قبل ازیں اس امر کی صراحت کیجا چکی ہے کہ عقیدۂ توحید کیلئے بشرطیکہ وہ حقیقی اور مؤثر ہو، یہ ضروری ہے کہ اپنے آپ کو وحدتِ انسانی کی صورت میں نمایاں کرے۔ نبی کریم صلعم کے ارشاد کے مطابق ایمان تو یہ ہے کہ اولاً اس امر کا اقرار کیا جائے اور پھر دل سے اسکی تصدیق کیجائے اور ازاں بعد یہ دونوں عمل کی صورت میں ظاہر ہوں۔ یہ آپؐ ہی کا ارشاد ہے کہ ایمان باللہ اس وقت تک اللہ کے پاس قابلِ قبول نہیں ہو سکتا جب تک کہ وہ موزوں عمل کی صورت میں نمایاں نہ ہو، اور وہ عمل جو ایمان باللہ کے لئے موزوں ہے یہ ہے کہ اللہ کی مخلوق سے محبت کیجائے۔ آپؐ نے تاکیداً یہ بھی فرمایا ہے کہ کوئی بھی اس وقت تک اللہ پر ایمان لانے والا قرار نہیں دیا جا سکتا جب تک کہ وہ دوسروں کیلئے بھی اسی چیز کی خواہش نہ کرے جسکی کہ وہ اپنے لئے خواہش کرتا ہے۔ اسی سلسلہ میں آپؐ یہ حقیقت! فرزند بھی فرماتے ہیں کہ تمام بنی نوعِ انسان خدا ہی کے ایک خاندان پر مشتمل ہیں اور ان میں وہی خدا کا سب سے زیادہ محبوب ہے جو اسکے خاندان کو سب سے زیادہ چاہتا ہے۔ اس باب کے تحت جو انتخابات پیش کئے گئے ہیں وہ اسی مرکزی تصور سے وابستہ ہیں۔ قرآن کا ارشاد ہے کہ "بنی نوعِ انسان اولاً ایک ہی قوم ایک ہی جماعت تھے جو بعد میں منقسم ہو گئے"۔ حقیقی زندگی پھر سے متحد و یکجا ہو جانے میں مضمر ہے۔ اسی طرح نبی کریم صلعم کا ارشاد ہے کہ "میں اس ذات کی جو سارے انسانوں اور کائنات کی ہر چیز کا خدا ہے قسم کھا کر پورے وثوق کے ساتھ کہتا ہوں کہ تمام بنی نوعِ انسان آپس میں ایک دوسرے کے بھائی بھائی ہیں"۔ اس باہمی بھائی چارگی کو روبہ عمل لانا درحقیقت ایک صحیح اور موزوں طریقہ پر ایمان باللہ کو عملی جامہ پہنانا ہے۔ یہ واقعہ ہے کہ اللہ کے نزدیک ان لوگوں کی عبادت کی کوئی وقعت نہیں جن کے دل باہمی اخوت، ہمدردی اور غمخواری سے عاری ہوتے ہیں۔ چنانچہ سورۂ ماعون میں ایسے نمازیوں کی نماز کو غیر پسندیدہ قرار دیا گیا ہے جو یتیموں، مسکینوں اور محتاجوں کی ہمدردی و اعانت سے کنارہ کشی اور دکھاوا کرتے ہیں۔ یاد رہے کہ نبی کریم صلعم رنگ، نسل اور حیثیت کے سارے امتیازات کو نظر انداز فرماتے ہوئے انسان کے لئے وحدت کا ایک ایسا تصور پیش فرماتے ہیں جو درحقیقت ایک ایسے واحد خاندان یا ایک ایسے گلّہ کا تصور ہے جس کا ہر فرد اس کے ہر دوسرے فرد کا محافظ و گلّہ بان اور سارے گلّہ کی فلاح و بہبود کا جوابدہ ہے۔

(۸) وَاِنَّ هٰذِهٖٓ اُمَّتُكُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً ۔ المومنون ۔ آیت (۵۲)

اور تم سب ایک ہی جماعت ہو۔

(۹) شَرَعَ لَكُمْ مِّنَ الدِّيْنِ مَا وَصّٰى بِهٖ نُوْحًا وَّالَّذِيْٓ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ وَمَا وَصَّيْنَا بِهٖٓ اِبْرٰهِيْمَ وَمُوْسٰى وَعِيْسٰٓى اَنْ اَقِيْمُوا الدِّيْنَ وَلَا تَتَفَرَّقُوْا فِيْهِ ؕ الشوریٰ ۔ آیت (۱۳)

(اس لئے) تمہارے لئے دین کا وہی راستہ مقرر کیا ہے جس کا نوح کو حکم دیا گیا تھا اور جو حکم دیا ہے تجھے ہم نے تم کو اور جس کا حکم ہم نے ابراہیم و موسیٰ اور عیسیٰ کو دیا تھا (وہ یہ کہ) تم دین کو قائم رکھنا اور اس میں پھوٹ نہ ڈالنا۔

(۱۰) وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ تَفَرَّقُوْا وَاخْتَلَفُوْا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ الْبَيِّنٰتُ ؕ آل عمران ۔ آیت (۱۰۴)

اور اُن لوگوں کی طرح نہ ہو جاؤ (جن کا حال ہے) کہ ان کے پاس خدا کی بینات آئیں مگر اس کے بعد بھی ٹکڑے ٹکڑے ہی رہے۔

(۱۱) اِنَّ الَّذِيْنَ فَرَّقُوْا دِيْنَهُمْ وَكَانُوْا شِيَعًا لَّسْتَ مِنْهُمْ فِيْ شَيْءٍ ؕ اِنَّمَآ اَمْرُهُمْ اِلَى اللّٰهِ ثُمَّ يُنَبِّئُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ ○ الانعام ۔ آیت (۱۶۰)

جن لوگوں نے اپنے دین کو ٹکڑے ٹکڑے کیا اور ٹولیوں ٹولیوں میں بٹ گئے تم سے اُن کا کوئی تعلق نہیں ان کا معاملہ اللہ کے حوالے ہے پھر وہ اُن کا کیا ہوا اُن کو بتلا دیگا۔

(۱۲) اِنَّ فِرْعَوْنَ عَلَا فِي الْاَرْضِ وَجَعَلَ اَهْلَهَا شِيَعًا يَّسْتَضْعِفُ طَآئِفَةً مِّنْهُمْ يُذَبِّحُ اَبْنَآءَهُمْ وَيَسْتَحْيٖ نِسَآءَهُمْ ؕ اِنَّهٗ كَانَ مِنَ الْمُفْسِدِيْنَ ○ وَنُرِيْدُ اَنْ نَّمُنَّ عَلَى الَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْا فِي الْاَرْضِ وَنَجْعَلَهُمْ اَئِمَّةً وَّنَجْعَلَهُمُ الْوٰرِثِيْنَ ۙ القصص ۔ آیت (۴ و ۵)

بلاشبہ فرعون نے (خدا کی) زمین میں اودھم مچا رکھا ہے اور اسکے (مصر کے) باشندوں میں پھوٹ ڈالکر اس نے پارٹیاں بنا دی ہیں ۔ اس میں سے ایک گروہ (بنی اسرائیل) کو کمزور کرتا رہتا ہے اُن کے لڑکوں کو ذبح کرتا ہے اور انکی لڑکیوں کو لونڈیاں بنانے کیلئے زندہ رکھتا ہے بیشک وہ مفسدوں میں سے ہے اور ہم نے ارادہ کر لیا ہے کہ جو زمین میں کمزور ہیں ان پر احسان کریں اور ان کو (قوموں کا) پیشوا بنائیں (اپنی زمین کا) ان کو وارث بنائیں۔

(۱۳) وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَا

اور اللہ اور اس کے رسول کا کہا مانو ۔ اور

ذَكَرٍ وَّاُنْثٰى وَجَعَلْنٰكُمْ شُعُوْبًا وَّ قَبَآئِلَ لِتَعَارَفُوْا ؕ اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ خَبِيْرٌ ○

الحجرات ۔ آیت (۱۳)

پیدا کیا پھر مختلف قومیں اور مختلف خاندان بنائے تاکہ ایک دوسرے کی شناخت کر سکو یا شبہ تم میں سے بڑا شریف وہ ہے جو سب سے زیادہ پرہیزگار ہو اور اللہ خوب جانتا ہے اور خبردار ہے۔

(۵) وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا ۪ وَاذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ كُنْتُمْ اَعْدَآءً فَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِكُمْ فَاَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهٖۤ اِخْوَانًا ۚ وَكُنْتُمْ عَلٰى شَفَا حُفْرَةٍ مِّنَ النَّارِ فَاَنْقَذَكُمْ مِّنْهَا ؕ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ○ وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ اُمَّةٌ يَّدْعُوْنَ اِلَى الْخَيْرِ وَيَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ ؕ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ○

آل عمران ۔ آیت (۱۰۲، ۱۰۳)

(اور دیکھو) سب مل کر اللہ کی رسی مضبوط پکڑ لو اور جدا جدا نہ ہو جاؤ اللہ نے تمہیں جو نعمت عطا فرمائی ہے اسکی یاد سے غافل نہ ہو جب تم باہم دشمن تھے تو اُس نے تمہارے دلوں میں اُلفت ڈال دی۔ پھر اُسکے فضل و کرم سے ایسا ہوا کہ بھائی بھائی بن گئے۔ تمہارا حال تو یہ تھا کہ آگ سے بھری ہوئی خندق ہے اور اسکے کنارے کھڑے ہو (ذرا پاؤں پھسلا اور شعلوں میں جا گرے) لیکن اللہ نے تمہیں اس حالت سے نکال لیا (اور زندگی و کامرانی کے میدانوں میں پہنچا دیا) اللہ اسی طرح اپنی کارفرمائیوں کی نشانیاں واضح کر دیتا ہے تاکہ تم (منزل مقصود کی) راہ پالو! اور دیکھو! ضروری ہے کہ تم میں ایک جماعت ایسی ہو جو بھلائی کی باتوں کی طرف دعوت دینے والی ہو۔ وہ نیکی کا حکم دے برائی سے روکے اور بلاشبہ ایسے ہی لوگ ہیں جو کامیابی حاصل کرنے والے ہیں۔

(۶) اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ

الحجرات ۔ آیت (۱۰)

وہ لوگ جو اللہ پر ایمان رکھتے ہیں بھائی بھائی ہیں۔

(۷) اَنَّهٗ مَنْ قَتَلَ نَفْسًا بِغَيْرِ نَفْسٍ اَوْ فَسَادٍ فِى الْاَرْضِ فَكَاَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِيْعًا ؕ وَمَنْ اَحْيَاهَا فَكَاَنَّمَاۤ اَحْيَا النَّاسَ جَمِيْعًا ؕ

المائدہ ۔ آیت (۳۲)

جس کسی نے، سوا اس حالت کے کہ قصاص لینا ہو یا ملک میں فساد پھیلانے والوں کو سزا دینی ہو۔ کسی جان کو قتل کر ڈالا، تو گویا اُس نے تمام انسانوں کا خون کیا۔ اور جس کسی نے کسی کی زندگی بچالی تو گویا اُس نے تمام انسانوں کو زندگی دیدی۔

آل عمران - آیت (۱۸۶)

راہ میں) یہ بڑے ہی عزم و ہمت کی بات ہوگی۔

(۲۰) يَآيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ جَآءَكُمْ
فَاسِقٌۢ بِنَبَاٍ فَتَبَيَّنُوْٓا اَنْ تُصِيْبُوْا
قَوْمًاۢ بِجَهَالَةٍ فَتُصْبِحُوْا عَلٰى مَا
فَعَلْتُمْ نٰدِمِيْنَ ○ الحجرات - آیت (۶)

اے ایمان والو! اگر کوئی شریر آدمی تمھارے پاس کوئی خبر لائے تو خوب تحقیق کر لیا کرو۔ کبھی کسی قوم کو نادانی سے کوئی ضرر نہ پہنچاؤ۔ پھر اپنے کئے پر پچھتانا پڑے گا۔

(۲۱) وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ اَنْ
صَدُّوْكُمْ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ
اَنْ تَعْتَدُوْا ۘ وَتَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ
وَالتَّقْوٰى ۖ وَلَا تَعَاوَنُوْا عَلَى الْاِثْمِ
وَالْعُدْوَانِ ۖ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ
شَدِيْدُ الْعِقَابِ ○

المائدہ - آیت (۲)

اور دیکھو ایسا نہ ہو کہ ایک گروہ کی دشمنی تمھیں اس بات پر ابھار دے کہ زیادتی کرنے لگو کیونکہ انھوں نے مسجد حرام سے تمھیں روک دیا تھا (تمھارا دستور العمل تو یہ ہونا چاہئے کہ) نیکی اور پرہیزگاری کی ہر بات میں ایک دوسرے کی مدد کرو۔ گناہ اور ظلم کی بات میں مدد نہ کرو اور دیکھو اللہ کی (نافرمانی کے نتائج) سے ڈرو یقیناً وہ (پاداش عمل میں) سخت سزا دینے والا ہے۔

(۲۲) لَا خَيْرَ فِيْ كَثِيْرٍ مِّنْ نَّجْوٰىهُمْ
اِلَّا مَنْ اَمَرَ بِصَدَقَةٍ اَوْ مَعْرُوْفٍ
اَوْ اِصْلَاحٍۢ بَيْنَ النَّاسِ ۭ وَمَنْ
يَّفْعَلْ ذٰلِكَ ابْتِغَاۗءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ
فَسَوْفَ نُؤْتِيْهِ اَجْرًا عَظِيْمًا ○

النساء - آیت (۱۱۴)

عام لوگوں کی سرگوشیوں میں خیر نہیں ہوتی۔ ہاں مگر جو لوگ ایسے ہیں کہ خیرات یا کسی نیک کام یا لوگوں میں باہم اصلاح کر دینے کی ترغیب دیتے ہیں اور جو شخص یہ کام کریگا حق تعالیٰ کی رضا جوئی کے واسطے سو ہم اس کو عنقریب اجر عظیم عطا فرمائیں گے۔

(۲۳) وَاِنْ عَاقَبْتُمْ فَعَاقِبُوْا بِمِثْلِ
مَا عُوْقِبْتُمْ بِهٖ ۭ وَلَىِٕنْ صَبَرْتُمْ
لَهُوَ خَيْرٌ لِّلصّٰبِرِيْنَ ○

النحل - آیت (۱۲۶)

اور اگر (مخالفوں کی سختی کے جواب میں) سختی کرو، تو چاہئے کہ ویسی ہی اور اتنی ہی کرو جیسی تمھارے ساتھ کی گئی ہے۔ اگر تم نے صبر کیا (یعنی جھیل گئے اور سختی کا جواب سختی سے نہیں دیا) تو بلاشبہہ صبر کرنے والوں کے لئے صبر ہی بہتر ہے۔

(۲۴) وَقَاتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ الَّذِيْنَ

اور جو لوگ تم سے لڑائی لڑ رہے ہیں

تَنَازَعُوا فَتَفْشَلُوا وَتَذْهَبَ رِيحُكُمْ

الانفال - آیت (۴۶)

آپس میں جھگڑا نہ کرو (ایسا کرو گے تو تمہاری طاقت سست پڑ جائے گی اور ہوا اکھڑ جائے گی

(۱۴) وَجَزَاءُ سَيِّئَةٍ سَيِّئَةٌ مِثْلُهَا
فَمَنْ عَفَا وَأَصْلَحَ فَأَجْرُهُ عَلَى اللَّهِ
إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الظَّالِمِينَ ○

الشوریٰ - آیت (۴۰)

اور برائی کا بدلہ برائی ہے ویسی ہی۔ پھر جو شخص معاف کر دے اور اصلاح کرے تو اس کا اجر اللہ کے ذمہ ہے۔ واقعی اللہ تعالیٰ ظالموں کو پسند نہیں کرتا۔

(۱۵) وَلَا تَسْتَوِي الْحَسَنَةُ وَلَا السَّيِّئَةُ
ادْفَعْ بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ فَإِذَا الَّذِي
بَيْنَكَ وَبَيْنَهُ عَدَاوَةٌ كَأَنَّهُ وَلِيٌّ
حَمِيمٌ ○

حٰم السجدہ - آیت (۳۴)

اور نیکی اور بدی برابر نہیں ہوتی۔ آپ نیک برتاؤ سے ٹال دیا کیجئے پھر یکایک آپ میں اور جس شخص میں عداوت تھی وہ ایسا ہو جائے گا جیسا کوئی دلی دوست ہوتا ہے۔

(۱۶) وَمَا يُلَقَّاهَا إِلَّا الَّذِينَ صَبَرُوا
وَمَا يُلَقَّاهَا إِلَّا ذُو حَظٍّ عَظِيمٍ ○

حٰم السجدہ - آیت (۳۵)

اور یہ بات ان ہی لوگوں کو نصیب ہوتی ہے جو بڑے مستقل مزاج ہیں۔ اور یہ بات اسی کو نصیب ہوتی ہے جو بڑا صاحب نصیب ہے۔

(۱۷) وَتَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوَىٰ
وَلَا تَعَاوَنُوا عَلَى الْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ

المائدہ - آیت (۲)

اور بھلائی اور پرہیزگاری پر ایک دوسرے کی مدد کرو اور گناہ اور ظلم پر ہرگز کسی کے ساتھ تعاون نہ کرو۔

(۱۸) وَأَحْسِنْ كَمَا أَحْسَنَ اللَّهُ إِلَيْكَ
وَلَا تَبْغِ الْفَسَادَ فِي الْأَرْضِ إِنَّ اللَّهَ
لَا يُحِبُّ الْمُفْسِدِينَ ○

القصص - آیت (۷۷)

اور لوگوں کے ساتھ بھلائی کر جس طرح اللہ نے تجھ پر احسان کیا ہے (بھلائی کے دروازے کھول دیئے ہیں) اور زمین میں فساد کا خواہشمند نہ بن۔ اللہ تعالیٰ مفسدوں کو ناپسند کرتا ہے

(۱۹) لَتُبْلَوُنَّ فِي أَمْوَالِكُمْ وَأَنْفُسِكُمْ
وَلَتَسْمَعُنَّ مِنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ
مِنْ قَبْلِكُمْ وَمِنَ الَّذِينَ أَشْرَكُوا
أَذًى كَثِيرًا ۚ وَإِنْ تَصْبِرُوا وَ
تَتَّقُوا فَإِنَّ ذَٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْأُمُورِ ○

(ایسا ہونا ضروری ہے کہ) تم جان و مال کی آزمائشوں میں ڈالے جاؤ اور یہ بھی ضرور ہونا ہے کہ اہل کتاب اور مشرکین عرب سے تمہیں دکھ پہنچانے والی باتیں بہت کچھ سننی پڑینگی لیکن اگر تم نے صبر کیا اور تقویٰ کا شیوہ اختیار کر لیا تو بلاشبہ (بڑے [illegible] کی

بات اس لئے ضروری ہوئی کہ یہ لوگ (دعوتِ حق کی حقیقت کا) علم نہیں رکھتے۔

التوبہ ۔ آیت (۶)

(۲۸) لَا یُحِبُّ اللّٰهُ الْجَهْرَ بِالسُّوْٓءِ مِنَ الْقَوْلِ اِلَّا مَنْ ظُلِمَ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ سَمِيْعًا عَلِيْمًا ۝

خدا کو پسند نہیں کہ تم کسی کی برائی پکارتے پھرو۔ ہاں یہ کہ کسی پر ظلم ہوا ہو (اور وہ ظالم کے ظلم کا اعلان کرے) اور یاد رکھو) خدا سننے والا جاننے والا ہے (اس سے کسی کی بات پوشیدہ نہیں)

النساء ۔ آیت (۱۴۸)

(۲۹) وَلَا تُصَعِّرْ خَدَّكَ لِلنَّاسِ وَلَا تَمْشِ فِي الْاَرْضِ مَرَحًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُوْرٍ ۝

اور لوگوں سے اپنا رخ مت پھیر اور زمین پر اترا کر مت چل۔ بے شک اللہ تعالے کسی تکبر و شیخی کرنے والے کو پسند نہیں کرتا۔

لقمان ۔ آیت (۱۸)

(۳۰) قَوْلٌ مَّعْرُوْفٌ وَّمَغْفِرَةٌ خَيْرٌ مِّنْ صَدَقَةٍ يَّتْبَعُهَآ اَذًى ؕ وَاللّٰهُ غَنِيٌّ حَلِيْمٌ ۝

مناسب بات کہہ دینی اور درگزر کرنا، اس خیرات سے کہیں بہتر ہے جس کے بعد آزار پہنچایا جائے اور اللہ تعالے بے نیاز و حلیم ہے

البقرہ ۔ آیت (۲۶۳)

(۳۱) وَاِنْ طَآئِفَتٰنِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اقْتَتَلُوْا فَاَصْلِحُوْا بَيْنَهُمَا ۚ فَاِنْ بَغَتْ اِحْدٰىهُمَا عَلَى الْاُخْرٰى فَقَاتِلُوا الَّتِيْ تَبْغِيْ حَتّٰى تَفِيْٓءَ اِلٰٓى اَمْرِ اللّٰهِ ۚ فَاِنْ فَآءَتْ فَاَصْلِحُوْا بَيْنَهُمَا بِالْعَدْلِ وَاَقْسِطُوْا ؕ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ ۝

اور اگر مسلمانوں میں دو گروہ آپس میں لڑ پڑیں تو ان کے درمیان صلح کرا دو۔ پھر اگر ان میں کا ایک گروہ دوسرے پر زیادتی کرے تو اس گروہ سے لڑو جو زیادتی کرتا ہے۔ یہاں تک کہ خدا کے حکم کی طرف رجوع ہو جائے پھر اگر رجوع ہو جائے تو ان دونوں کے درمیان عدل کے ساتھ اصلاح کرو اور انصاف کا خیال رکھو۔ بے شک اللہ انصاف کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔

الحجرات ۔ آیت (۹)

(۳۲) وَاِذَا حُيِّيْتُمْ بِتَحِيَّةٍ فَحَيُّوْا بِاَحْسَنَ مِنْهَآ اَوْ رُدُّوْهَا ؕ اِنَّ اللّٰهَ

اور (مسلمانو!) جب کبھی تمہیں دعا دیکر سلام کیا جائے تو چاہیئے کہ (جو کچھ سلام اور دعا میں

يُقَاتِلُوْنَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوْا ؕ اِنَّ اللّٰهَ
لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ ۝

البقرہ ۔ آیت (۱۹۰)

(۲۵) فَقَاتِلْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۚ لَا
تُكَلَّفُ اِلَّا نَفْسَكَ وَحَرِّضِ
الْمُؤْمِنِيْنَ ۚ عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّكُفَّ
بَاْسَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ؕ وَاللّٰهُ اَشَدُّ
بَاْسًا وَّاَشَدُّ تَنْكِيْلًا ۝ مَنْ يَّشْفَعْ
شَفَاعَةً حَسَنَةً يَّكُنْ لَّهٗ نَصِيْبٌ
مِّنْهَا ۚ وَمَنْ يَّشْفَعْ شَفَاعَةً
سَيِّئَةً يَّكُنْ لَّهٗ كِفْلٌ مِّنْهَا ؕ وَ
كَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ مُّقِيْتًا ۝

النساء ۔ آیت (۸۴، ۸۵) ۔

چاہئے کہ اللہ کی راہ میں تم بھی ان سے
کسی طرح کی زیادتی نہیں کرنی چاہئے
لوگوں کو پسند نہیں کرتا جو زیادتی کرنے والے

پس (اے پیغمبر) تم اس بات کی بالکل
کہ کوئی تمہارا ساتھ دیتے ہیں یا نہیں) اللہ
کی راہ میں جنگ کرو کہ تم پر تمہاری ذات کے سوا
کسی کی ذمہ داری نہیں اور مومنوں کو بھی جنگ
کی ترغیب دو۔ عجب نہیں کہ بہت جلد اللہ
حق کا زور اور تشدد روک دے اور اللہ کا زور
زیادہ قوی اور سزا دینے میں سب سے زیادہ سخت ہے
جو انسان دوسرے انسان کے ساتھ نیکی کے کام
میں ملا اور مددگار ہوتا ہے تو اس کو اس کام کے اجر
میں حصہ ملے گا اور جو کوئی برائی میں دوسرے کے
ساتھ ملا اور مددگار ہوتا ہے تو اس کیلئے اس برائی
میں حصہ ہوگا اور اللہ ہر چیز کا محافظ و نگراں ہے
(وہ ہر حالت میں اور ہر عمل کے مطابق بدلہ دیتا ہے)

(۲۶) وَاِنْ جَنَحُوْا لِلسَّلْمِ فَاجْنَحْ
لَهَا وَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ؕ اِنَّهٗ
هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝ وَاِنْ
يُّرِيْدُوْا اَنْ يَّخْدَعُوْكَ فَاِنَّ
حَسْبَكَ اللّٰهُ ؕ الانفال ۔ آیت ۶۱/۶۲

اگر وہ صلح کی طرف جھکیں تو تو بھی ان کی
طرف جھک جا اور اللہ پر بھروسہ رکھ بیشک
وہ سننے والا جاننے والا ہے اور اگر ان کا ارادہ
ہو کہ تجھے دھوکہ دیں تو اللہ تجھے بس ہے

(۲۷) وَاِنْ اَحَدٌ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ
اسْتَجَارَكَ فَاَجِرْهُ حَتّٰى يَسْمَعَ
كَلٰمَ اللّٰهِ ثُمَّ اَبْلِغْهُ مَاْمَنَهٗ ؕ
ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَعْلَمُوْنَ ۝

اور (اے پیغمبر) اگر مشرکوں میں سے کوئی آدمی
آئے اور تم سے امان مانگے تو اسے ضرور امان دو
یہاں تک کہ وہ (اچھی طرح) اللہ کا کلام سن لے
پھر اسے (بہ امن) اس کے ٹھکانے پہنچا دو یہ

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اجْتَنِبُوا كَثِيرًا مِّنَ الظَّنِّ إِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ إِثْمٌ ۖ وَلَا تَجَسَّسُوا وَلَا يَغْتَب بَّعْضُكُم بَعْضًا ۚ أَيُحِبُّ أَحَدُكُمْ أَن يَأْكُلَ لَحْمَ أَخِيهِ مَيْتًا فَكَرِهْتُمُوهُ ۚ وَاتَّقُوا اللَّهَ ۚ إِنَّ اللَّهَ تَوَّابٌ رَّحِيمٌ ○

الحجرات - آیت (۱۱، ۱۲)

اے ایمان والو! بہت سے گمانوں سے بچا کرو کیونکہ بعضے گمان گناہ ہوتے ہیں اور سراغ مت لگایا کرو اور کوئی کسی کی غیبت بھی نہ کیا کرے۔ کیا تم میں سے کوئی اس بات کو پسند کرتا ہے کہ اپنے مرے ہوئے بھائی کا گوشت کھائے اسکو تو تم ناگوار سمجھتے ہو۔ اور اللہ سے ڈرتے رہو۔ بیشک اللہ بڑا توبہ قبول کرنیوالا مہربان ہے۔

احادیث

(۱) الخلق عيال الله فاحب الخلق الى الله من احسن الى عياله

(بیہقی کتاب الایمان)

ساری مخلوق عیال اللہ ہے اور اللہ سب سے زیادہ محبت اس سے کرتا ہے جو اللہ کی مخلوق کو سب سے زیادہ چاہتا ہے۔

(۲) يقول الله ان كنتم تريدون رحمتي فارحموا خلقي۔

(کنوز الحقایق حرف الیاء)

اللہ کہتا ہے اگر تم میری رحمت کی امید کرتے ہو تو میری مخلوق پر رحم کرو۔

(۳) التعظيم لامر الله والشفقة على عيال الله۔ (بیہقی کتاب الایمان)

اللہ کے احکام کی تعظیم کرو اور اللہ کی مخلوق سے محبت رکھو۔

(۴) كونوا عباد الله اخوانا۔ (بخاری)

تم اللہ کے بندے اور بھائی بھائی بنجاؤ۔

(۵) اللهم ربنا ورب كل شيء انا اشهد ان العباد كلهم اخوة۔

(اخرجہ احمد ابوداؤد)

اے ہمارے اور ہر چیز کے پروردگار میں گواہی دیتا ہوں کہ انسان سب آپس میں بھائی بھائی ہیں۔

(۶) الاسلام احوج الى الجماعة (کنوز الحقایق حرف الہمزہ)

اسلام جماعتی نظام چاہتا ہے۔

كَانَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ حَسِيْبًا ۝
النساء آیت (۸۶)

کہا گیا ہے) اس سے زیادہ اچھی بات جواب میں
کہو یا (کم از کم) جو کہا گیا ہے اسی کو لوٹا دو۔ بلاشبہ
اللہ ہر چیز کا حساب لینے والا ہے۔

(۳۳) وَاَوْفُوْا بِالْعَهْدِ ۚ اِنَّ الْعَهْدَ
كَانَ مَسْـُٔوْلًا ۝ وَاَوْفُوا الْكَيْلَ
اِذَا كِلْتُمْ وَزِنُوْا بِالْقِسْطَاسِ
الْمُسْتَقِيْمِ ۭ ذٰلِكَ خَيْرٌ وَّاَحْسَنُ
تَاْوِيْلًا ۝ وَلَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ
بِهٖ عِلْمٌ ۭ اِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ
وَالْفُؤَادَ كُلُّ اُولٰۗىِٕكَ كَانَ عَنْهُ
مَسْـُٔوْلًا ۝ وَلَا تَمْشِ فِي الْاَرْضِ
مَرَحًا ۚ اِنَّكَ لَنْ تَخْرِقَ الْاَرْضَ
وَلَنْ تَبْلُغَ الْجِبَالَ طُوْلًا ۝ كُلُّ
ذٰلِكَ كَانَ سَيِّئُهٗ عِنْدَ رَبِّكَ
مَكْرُوْهًا ۝

اور (دیکھو) عہد کو پورا کرو۔ عہد کے بارے میں
تم سے باز پرس کی جائے گی! اور جب کوئی چیز
ناپو تو پیمانہ بھرپور رکھا کرو۔ (اس میں کمی نہ کرو)
اور جب تولو تو درست ترازو سے تولو (یعنی
نہ تو ترازو غلط ہو نہ تولنے میں ڈنڈی ماری جائے)
یہ بہتر طریقہ اور اچھا انجام لانے والا ہے۔ اور دیکھو
جس بات کا تمہیں علم نہیں، اُس کے پیچھے نہ
پڑو (اپنی حد کے اندر رہو) یاد رکھو، کان، آنکھ
دل (عقل) ان سب کے بارے میں باز پرس ہونے
والی ہے! اور زمین پر اکڑ کے نہ چلو یقیناً تم زمین
میں شگاف نہیں ڈال سکتے اور نہ پہاڑوں کی
لمبائی تک پہنچ سکتے ہو۔ ان ساری باتوں کا
یہ حال ہے کہ ان کی برائی تمہارے پروردگار کے
نزدیک بڑی ہی ناپسندیدہ ہے۔

بنی اسرائیل
آیت (۳۴ تا ۳۸)

(۳۴) يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا يَسْخَرْ
قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ عَسٰٓى اَنْ يَّكُوْنُوْا
خَيْرًا مِّنْهُمْ وَلَا نِسَاۗءٌ مِّنْ نِّسَاۗءٍ
عَسٰٓى اَنْ يَّكُنَّ خَيْرًا مِّنْهُنَّ ۚ
وَلَا تَلْمِزُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَلَا تَنَابَزُوْا
بِالْاَلْقَابِ ۭ بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوْقُ
بَعْدَ الْاِيْمَانِ ۚ وَمَنْ لَّمْ يَتُبْ
فَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۝

اے ایمان والو! نہ تو مردوں کو مردوں پر
ہنسنا چاہئے۔ کیا عجب ہے کہ وہ ان سے بہتر
ہوں اور نہ عورتوں کو عورتوں پر ہنسنا چاہئے
کیا عجب ہے کہ وہ ان سے بہتر ہوں اور نہ ایک
دوسرے کو طعنہ دو اور نہ ایک دوسرے کو برے
لقب سے پکارو۔ ایمان لانے کے بعد گناہ کا
نام لگنا برا ہے اور جو باز نہ آویں گے تو وہ ظلم
کرنے والے ہیں۔

(۱۲) تکانفا ولا تعاصیا ویسرا ولا تعسرا۔ (کنوز الحقائق۔ حرف التاء)

مل کر رہو ایک دوسرے کے خلاف نہ ہو۔ آسانی کرو۔ تنگی مت کرو۔

(۱۳) انما اهلك من كان قبلكم الاختلاف (کنوز الحقائق۔ حرف الہمزہ)

اگلے لوگوں کو اختلاف نے ہلاک کیا

(۱۴) ارحموا من فی الارض یرحمکم من فی السماء (بخاری۔ کتاب الادب)

تم اہل زمین پر مہربانی کرو خدا تم پر مہربان ہوگا

(۱۵) راس العقل التحبب الی الناس فی غیر ترك الحق (کنوز الحقائق۔ حرف الراء)

اصل عقل یہ ہے کہ لوگوں سے محبت کرے اس طرح کہ حق ترک نہ کیا جائے۔

(۱۶) عن عائشۃؓ قالت قال رسول اللہ ان الرفق ما کان فی شیٔ الا زانہ ولا نزع من شیٔ الا شانہ اخرجہ مسلم (تیسیر الوصول۔ کتاب الرفق)

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ نرمی جس میں ہوتی ہے اسکو خوشنما اور حسین بنا دیتی ہے اور جس کے دل سے نرمی نکال لی جاتی ہے اسکو بدنما اور معیوب کر دیتی ہے مسلم اس کے راوی ہیں۔

(۱۷) لا خیر فی صحبۃ من لا یری لك مثل ما تری لہ۔ (کنوز الحقائق حرف لا)

اس شخص کی صحبت میں خیر نہیں جو تیرے لئے وہ نہ چاہے جو تو اس کے لئے چاہتا ہے۔

(۱۸) اللھم اسألك موجبات رحمتك وعزائم مغفرتك والعصمۃ من کل ذنب والغنیمۃ من کل بر۔ (حصن حصین)

اے اللہ میں مانگتا ہوں تجھ سے وہ اوصاف جن سے تیری رحمت واجب اور تیری مغفرت لازم ہو جائے اور مانگتا ہوں تجھ سے ہر گناہ سے بچاؤ اور ہر بھلائی کا فائدہ

(۱۹) اللھم انی اسألك الثبات فی الامر واسألك عزیمۃ الرشد واسألك شکر نعمتك وحسن عبادتك واسألك لسانا صادقا وقلبا سلیما وخلقا مستقیما واعوذ بك من شر ما تعلم واسألك من خیر ما تعلم واستغفرك مما تعلم انك انت علام الغیوب۔ (حصن حصین)

اے اللہ مانگتا ہوں میں تجھ سے ہر امر میں ثابت قدمی مانگتا ہوں میں تجھ سے سیدھے پن اور نیکوکاری کا ارادہ اور مانگتا ہوں میں تجھ سے تیری نعمتوں کا شکر ادا کرنے کی اور اچھے طور پر تیری عبادت بجا لانے کی توفیق، مانگتا ہوں سچ بولنے والی زبان، پاک دل اور سیدھی طبیعت، پناہ مانگتا ہوں میں تجھ سے ہر اس شر سے جس کو تو جانتا ہے اور مانگتا ہوں میں تجھ سے ہر وہ بھلائی جو تیرے علم میں ہے اور مغفرت چاہتا ہوں ہر اس گناہ سے جسکو تو جانتا ہے

(۷) (یحییٰ بن وثابؒ) عن شیخ من الصحابہ رفعہ المسلم الذی یخالط الناس ویصبر علی اذاھم خیر من الذی لا یخالط الناس ولا یصبر علیٰ اذاھم۔ (ترمذی)

(یحییٰ بن وثابؒ) سے مروی ہے کہ وہ مسلمان جو لوگوں سے گھل مل کر رہے اور ان کی اذیتوں پر صبر کرتا رہے اس سے بہتر ہے جو لوگوں سے گھل مل کر نہ رہے اور ان کی اذیتوں پر صبر نہ کرے۔

(۸) الجماعۃ رحمۃ والفرقۃ عذاب۔ (کنوز الحقائق۔ حرف الجیم)

جماعت رحمت ہے۔ متفرق ہونا عذاب ہے۔

(۹) تواخوا فی اللہ اخوین اخوین۔ (کنوز الحقائق۔ حرف التاء)

اللہ کی رضا میں دو دو بھائی ہو جاؤ۔

(۱۰) عن ابی موسیٰ رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال المؤمن للمؤمن کالبنیان یشد بعضہ بعضا ثم شبک بین اصابعہ وکان النبی صلی اللہ علیہ وسلم جالسا اذا جاء رجل یسأل او طالب حاجۃ اقبل علینا بوجھہ فقال اشفعوا فلتؤجروا ولیقض اللہ علیٰ لسان نبیہ ما شاء۔ (بخاری کتاب الادب)

حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "ایک مومن دوسرے مومن کیلئے ایسا ہے جیسا کہ دیوار کی بنیاد۔ ایک جزو دوسرے جزو کو قوت دیتا ہے۔ پھر اپنی انگلیوں کو ملا کر مثال بتائی کہ اس طرح ایک دوسرے سے مل کر قوت دیتے ہیں۔ آپ بیٹھے ہوئے تھے کہ اتنے میں ایک شخص سائل یا حاجتمند آیا۔ حضور سرور کائنات ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمانے لگے" اس شخص کی مجھ سے سفارش کرو تم کو ثواب ہوگا اور اللہ اپنے نبی کی زبان پر جو چاہتا ہے پورا کرتا ہے۔

(۱۱) عن النعمان بن بشیرؓ قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تری المومنین فی تراحمھم وتوادھم وتعاطفھم کمثل الجسد اذا اشتکی عضو تداعیٰ لہ سائر جسدہ بالسھر والحمی (بخاری۔ کتاب الادب)

نعمان بن بشیرؓ راوی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو اللہ پر ایمان رکھنے والوں کو ایک دوسرے سے رحم اور محبت اور مہربانی میں ایسا دیکھے گا جیسا بدن میں ایک عضو مریض ہو جائے تو سارے اعضاء بخار اور بیداری میں اس کے شریک ہوں۔

اِتّحادِ انسانی

اور

مذہبی رواداری

بیشک تو تمام پوشیدہ چیزوں کا جاننے والا ہے۔

(۲۰) اللّٰھم اصلح لی دینی الذی ھو عصمۃ امری واصلح لی دنیای التی فیہا معاشی واصلح لی اٰخرتی التی فیہا معادی واحینی ما کانت الحیٰوۃ خیراً لی وتوفنی اذا کانت الوفاۃ خیراً لی واجعل الحیوۃ زیادۃ لی فی کل خیر واجعل الموت راحۃ لی من کلّ شر۔ (حصن حصین)

اے اللہ سدھار دے تو میرے لئے میرے دین کو کہ وہ میرے ہر امر کا بچاؤ ہے اور سدھار دے میرے لئے میری دنیا کو کہ اس میں میری زندگی ہے اور سدھار دے میرے لئے میری آخرت کو کہ اس طرف مجھے لوٹ کر جانا ہے اور مجھے اس وقت تک زندہ رکھ جبتک کہ زندگی میرے لئے اچھی ہے اور مجھے موت دے جبکہ موت میرے لئے اچھی ہو اور زندگی کو میرے لئے ہر نیکی میں زیادتی کا باعث بنا اور موت کو میرے لئے ہر برائی کے مقابلے میں موجب آرام کر۔

(۲۱) اللّٰھم انی اعوذبک ان اَضل او اُضل او اَذل او اُذل او اَظلم او اُظلم او اَجہل او یجہل علیّ۔ (حصن حصین)

اے اللہ میں تیری پناہ لیتا ہوں دوسروں کو گمراہ کرنے سے اور خود گمراہ ہونے سے دوسروں کو ذلیل کرنے سے اور خود ذلیل کئے جانے سے دوسروں پر ظلم کرنے سے اور خود پر ظلم کئے جانے سے اور دوسروں کو جہالت میں مبتلا کرنے سے اور خود جہالت میں مبتلا کئے جانے سے۔

(۲۲) اللّٰھم اعوذبک ان اظلم او اظلم او اعتدی او یعتدی علیّ او اکتسب خطیئۃ او ذنبا لا تغفرہٗ۔ (حصن حصین)

اے اللہ میں تیری پناہ لیتا ہوں دوسروں کو ضرر پہنچانے سے اور اس ضرر سے جو دوسرے مجھے پہنچائیں اور خود حد سے تجاوز کرنے سے اور دوسروں کے حد سے تجاوز کرنے سے یا ایسی خطا کاری سے جس کو تو معاف نہ کرے۔

(۲۳) اللّٰھم اھدنی فیمن ھدیت وعافنی فی من عافیت وتولنی فیمن تولیت وبارک لی فیما اعطیت وقنی شرّ ما قضیت فانک تقضی ولا یقضیٰ علیک انہ لا یذل من والیت تبارکت ربنا وتعالیت۔ (حصن حصین)

اے اللہ ہدایت دے مجھے تاکہ ہو جاؤں میں بھی انکے جنکو تو نے ہدایت دی ہے اور محفوظ رکھ مجھے منجملہ انکے جنکو تو نے محفوظ رکھا ہوا اور دوست بنا مجھے منجملہ انکے جنکو تو نے دوست بنایا ہے اور برکت دے مجھے اس میں جو تو نے عطا فرمایا ہے اور بچا مجھے شر سے اس کے جسکا تو نے حکم دیا ہے بیشک تو ہی حکم کا صادر کرنے والا ہے اور تجھ پر کوئی حکم صادر نہیں کیا جاتا۔ بیشک وہ جس کو تو دوست رکھے کبھی ذلیل نہیں ہوتا۔ اے ہمارے پروردگار تو نہایت ہی بڑا ہے اور بزرگ و برتر۔

اتحادِ انسانی اور مذہبی رواداری

آیات

(۱) قُلْ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَآ اُنْزِلَ عَلَيْنَا وَمَآ اُنْزِلَ عَلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطِ وَمَآ اُوْتِيَ مُوْسٰى وَعِيْسٰى وَالنَّبِيُّوْنَ مِنْ رَّبِّهِمْ ۖ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ ۖ وَنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ ○

آل عمران آیت (۸۳)

آپ کہدیجئے کہ ہم ایمان لائے اللہ پر اور اس پر جو ہمارے پاس بھیجا گیا اور جو کچھ ابراہیم اسماعیل، اسحاق و یعقوب اور اُن کی اولاد کی طرف بھیجا گیا۔ اور اس پر جو کچھ موسیٰ اور عیسیٰ اور دوسرے پیغمبروں کو ان کے پروردگار کی طرف سے دیا گیا ہم ان میں سے کسی ایک میں فرق نہیں کرتے اور ہم اس کے مطیع و فرمانبردار ہیں۔

(۲) اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْفُرُوْنَ بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ وَيُرِيْدُوْنَ اَنْ يُّفَرِّقُوْا بَيْنَ اللّٰهِ وَرُسُلِهٖ وَيَقُوْلُوْنَ نُؤْمِنُ بِبَعْضٍ وَّنَكْفُرُ بِبَعْضٍ ۙ وَّيُرِيْدُوْنَ اَنْ يَّتَّخِذُوْا بَيْنَ ذٰلِكَ سَبِيْلًا ۙ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْكٰفِرُوْنَ حَقًّا ۚ وَاَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابًا مُّهِيْنًا ○ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ وَلَمْ يُفَرِّقُوْا بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ اُولٰٓئِكَ سَوْفَ يُؤْتِيْهِمْ اُجُوْرَهُمْ ۗ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ○

النساء آیت (۱۵۰ تا ۱۵۲)

جو لوگ کفر کرتے ہیں اللہ تعالیٰ کے ساتھ اور اس کے رسولوں کے ساتھ اور یوں چاہتے ہیں کہ اللہ کے اور اسکے رسولوں کے درمیان میں فرق رکھیں اور کہتے ہیں کہ ہم بعضوں پر تو ایمان لاتے ہیں اور بعضوں کے منکر ہیں اور چاہتے ہیں کہ بین بین ایک راہ تجویز کریں ایسے لوگ یقیناً کافر ہیں اور کافروں کیلئے ہم نے اہانت آمیز سزا تیار رکھی ہے اور جو لوگ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولوں پر ایمان لائے اور اُن میں سے کسی میں فرق نہیں کرتے اُن لوگوں کو اللہ تعالیٰ ضرور اُن کے ثواب دینگے۔ اور اللہ تعالیٰ بڑے مغفرت والے ہیں۔ بڑے رحمت والے ہیں۔

مذہبی رواداری

سابقہ باب میں جس وحدت انسانی کی وضاحت کی گئی ہے اُسی وحدت انسانی کے قیام کو تقویت پہنچانے کی غرض سے نبی کریم صلعم نے ہر ایک کو اس امر کی دعوت دی کہ وہ اُس خدا کے بے پرتو کے جو کسی خاص قوم وملت ہی کا نہیں بلکہ تمام تر نوع انسان اور ہر ذی روح کا خدا ہے صفات اختیار کریں اور اپنی زندگی میں ان کا مظاہرہ کریں۔ اس سلسلہ میں جن خصوصیات کی نشوونما وتربیت ضروری ہے ان میں مذہبی رواداری کو خاص اہمیت حاصل ہے۔

قرآن اس امر کی صراحت کرتا ہے کہ توحید باری کا پیام بنی نوع انسان کے ہر طبقے تک پہنچایا گیا ہے۔ بنا بریں وہ ہر ایک سے مطالبہ کرتا ہے کہ ہر مذہبی کتاب اور ہر پیغمبر کو تسلیم کر لیا جائے اور متنبہ کرتا ہے کہ ان میں قطعاً کوئی فرق وامتیاز نہ برتا جائے۔ اس لحاظ سے عقیدۂ توحید درحقیقت اقوام عالم کے درمیان ایک اتحادی کڑی ہے۔ اس باب کے تحت قرآن وحدیث کے جن منتخبات کو پیش کیا گیا ہے وہ اسی مفہوم کو ظاہر کرتے ہیں۔ اور ہر ایک کو دعوت فکر دیتے ہیں۔ اس موضوع پر فکر صحیح بلاشبہ امن عالم کی ضامن ہو سکتی ہے۔

نَعْبُدَ اِلَّا اللّٰهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهٖ شَيْـًٔا وَّلَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ ط

درمیان یکساں ہے یہ کہ ہم اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کریں نہ اس کا کسی کو شریک ٹھیرائیں اور نہ اللہ کو چھوڑ کر ایک دوسرے کو اپنا رب قرار دیں۔

آل عمران۔ آیت (۶۳)

(۱۱) وَلِكُلٍّ وِّجْهَةٌ هُوَ مُوَلِّيْهَا فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرٰتِ ط

اور دیکھو ہر گروہ کے لئے کوئی نہ کوئی سمت ہے (جسکی طرف عبادت کرتے ہوئے) وہ اپنا منہ کر لیتا ہے (پس اس معاملہ کو اس قدر طول نہ دو) نیکی کی راہ میں ایک دوسرے سے بڑھ جانے کی کوشش کرو (اصلی کام یہی ہے)

البقرہ۔ آیت (۱۴۸)

(۱۲) لِكُلِّ اُمَّةٍ جَعَلْنَا مَنْسَكًا هُمْ نَاسِكُوْهُ فَلَا يُنَازِعُنَّكَ فِي الْاَمْرِ وَادْعُ اِلٰى رَبِّكَ ط اِنَّكَ لَعَلٰى هُدًى مُّسْتَقِيْمٍ ○

(اے پیغمبر) ہم نے ہر گروہ کے لئے عبادت کا ایک خاص طور طریق ٹھیرا دیا جس پر وہ چلتا ہے۔ پس لوگوں کو چاہئے کہ تم سے اس معاملہ میں جھگڑا نہ کریں۔ تم لوگوں کو اپنے پروردگار کی طرف دعوت دو یقیناً تم ہدایت کے سیدھے راستہ پر گامزن ہو۔

الحج۔ آیت۔ (۶۷)

(۱۳) اِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ع اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ج جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ○

بے شک وہ لوگ جنھوں نے کہا اللہ ہمارا رب ہے اور پھر اس پر قائم رہے تو نہ ان کو کچھ خوف ہوگا اور نہ وہ غمگین ہونگے۔ یہی لوگ جنت والے ہیں یہاں وہ ہمیشہ رہیں گے ان اعمال کے صلے میں جو وہ کیا کرتے تھے۔

الاحقاف۔ آیت (۱۳-۱۴)

(۱۴) وَقَالُوْا لَنْ يَّدْخُلَ الْجَنَّةَ اِلَّا مَنْ كَانَ هُوْدًا اَوْ نَصٰرٰى ط تِلْكَ اَمَانِيُّهُمْ ط قُلْ هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ○ بَلٰى مَنْ اَسْلَمَ وَجْهَهٗ لِلّٰهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ فَلَهٗ اَجْرُهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ○

اور یہود اور نصاریٰ نے کہا جنت میں کوئی انسان داخل نہیں ہو سکتا جب تک کہ یہودی اور نصاریٰ نہ ہو (یعنی جبتک یہودیت اور نصرانیت کی گروہ بندی میں داخل نہ ہو) یہ ان لوگوں کی (جاہلانہ) امنگیں ہیں اے پیغمبر! ان سے کہہ دو اگر تم (اس زعم باطل میں) سچے ہو تو بتلاؤ تمہاری دلیل کیا ہے؟ ہاں (بلاشبہ نجات کی راہ

(۳) وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِي كُلِّ أُمَّةٍ رَّسُولًا أَنِ اعْبُدُوا اللَّهَ وَاجْتَنِبُوا الطَّاغُوتَ ۖ

النحل - آیت (۳۶)

اور بلاشبہ ہم نے دنیا کی ہر قوم میں ایک رسول مبعوث کیا جس کی تعلیم یہ تھی کہ اللہ کی عبادت کرو اور طاغوت سے اجتناب کرو۔

(۴) وَلِكُلِّ أُمَّةٍ رَّسُولٌ ۖ

یونس - آیت (۴۷)

اور ہر قوم کے لئے ایک رسول ہے۔

(۵) وَمَا أَرْسَلْنَا مِن قَبْلِكَ مِن رَّسُولٍ إِلَّا نُوحِي إِلَيْهِ أَنَّهُ لَا إِلَٰهَ إِلَّا أَنَا فَاعْبُدُونِ ۝ انبیاء آیت (۲۵)

اور اے پیغمبر ہم نے تم سے پہلے کوئی رسول ایسا نہیں بھیجا مگر اس وحی کے ساتھ کہ میرے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ پس میری عبادت کرو۔

(۶) وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا رُسُلًا مِّن قَبْلِكَ مِنْهُم مَّن قَصَصْنَا عَلَيْكَ وَمِنْهُم مَّن لَّمْ نَقْصُصْ عَلَيْكَ ۗ

المومن - آیت (۷۸)

ہم نے بلاشبہ کئی رسول تم سے پہلے بھیجے ان میں سے بعض تو وہ ہیں جن کا ہم نے تم سے ذکر کیا اور بعض تو وہ ہیں جن کا ہم نے تم سے ذکر نہیں کیا۔

(۷) وَكَمْ أَرْسَلْنَا مِن نَّبِيٍّ فِي الْأَوَّلِينَ ۝ الزخرف آیت (۶)

اور کتنے نبی ہم نے پہلوں میں مبعوث کئے ہیں۔

(۸) إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ بِالْحَقِّ بَشِيرًا وَنَذِيرًا ۚ وَإِن مِّنْ أُمَّةٍ إِلَّا خَلَا فِيهَا نَذِيرٌ ۝

فاطر - آیت (۲۴)

ہم نے تم کو حق و صداقت کے ساتھ خوشخبری سنانے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے۔ اور کوئی قوم ایسی نہیں جس میں (اللہ کی نافرمانی سے) ڈرانے والا نہ گذرا ہو۔

(۹) وَمَا نُرْسِلُ الْمُرْسَلِينَ إِلَّا مُبَشِّرِينَ وَمُنذِرِينَ ۖ فَمَنْ آمَنَ وَأَصْلَحَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ۝

الانعام - آیت (۴۸)

اور پیغمبروں کو ہم صرف اس غرض سے بھیجا کرتے ہیں کہ (نیکوں کو) خوشخبری سنا دیں اور (بدوں کو عذاب سے) ڈرائیں تو جو ایمان لایا اور اس نے اپنی حالت کی اصلاح کر لی تو ایسے لوگوں پر (قیامت کے دن) نہ کسی طرح کا خوف طاری ہوگا اور نہ وہ آزردہ خاطر ہونگے

(۱۰) قُلْ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ تَعَالَوْا إِلَىٰ كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ أَلَّا

(اے پیغمبر! ان سے) کہد یجئے کہ اے اہل کتاب! آؤ ایک بات پر (متفق ہو جائیں) جو تمہارے ہمارے

آل عمران - آیت (۱۲ تا ۱۱۴)

اللہ جانتا ہے کہ (کس گروہ میں) کون پرہیزگار ہے۔

(۱۸) وَلَا تَطْرُدِ الَّذِينَ يَدْعُونَ رَبَّهُم بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيدُونَ وَجْهَهُ ۖ مَا عَلَيْكَ مِنْ حِسَابِهِم مِّن شَيْءٍ وَمَا مِنْ حِسَابِكَ عَلَيْهِم مِّن شَيْءٍ فَتَطْرُدَهُمْ فَتَكُونَ مِنَ الظَّالِمِينَ ○

جو لوگ اپنے پروردگار سے صبح و شام مناجات کیا کرتے ہیں اور اُسی کی ذات کے طالب ہیں انھیں تم اپنے پاس سے دور نہ کرو نہ تو تم پر ان کا کچھ محاسبہ ہے اور نہ تمھارا کچھ محاسبہ ان پر ہے۔ پس اگر تم ان کو اپنے پاس سے دور کر دو گے تو تم ظالموں سے ہو جاؤ گے۔

الانعام - آیت (۵۲)

(۱۹) وَإِنْ أَحَدٌ مِّنَ الْمُشْرِكِينَ اسْتَجَارَكَ فَأَجِرْهُ حَتَّىٰ يَسْمَعَ كَلَامَ اللَّهِ ثُمَّ أَبْلِغْهُ مَأْمَنَهُ ۚ

اگر کوئی مشرک تجھ سے پناہ چاہے تو اس کو پناہ دے تا آنکہ سن لے وہ اللہ کے کلام کو، پھر پہنچا دو اُس کو اُس کے امن کی جگہ۔

التوبہ - آیت - (۶)

(۲۰) لَا يَنْهَاكُمُ اللَّهُ عَنِ الَّذِينَ لَمْ يُقَاتِلُوكُمْ فِي الدِّينِ وَلَمْ يُخْرِجُوكُم مِّن دِيَارِكُمْ أَن تَبَرُّوهُمْ وَتُقْسِطُوا إِلَيْهِمْ ۚ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِينَ ○

خدائے تعالیٰ ان لوگوں سے جو دین کے بارے میں تم سے نہیں لڑتے ہیں اور تمھارے گھروں سے تمھیں نہیں نکالا۔ ان کے ساتھ بھلائی کرنے اور انصاف برتنے سے منع نہیں کرتا اور خدا انصاف کرنے والوں کو چاہتا ہے۔

الممتحنہ - آیت (۸)

(۲۱) إِنَّ الدِّينَ عِندَ اللَّهِ الْإِسْلَامُ ۗ وَمَا اخْتَلَفَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ إِلَّا مِن بَعْدِ مَا جَاءَهُمُ الْعِلْمُ بَغْيًا بَيْنَهُمْ ۗ وَمَن يَكْفُرْ بِآيَاتِ اللَّهِ فَإِنَّ اللَّهَ سَرِيعُ الْحِسَابِ ○ فَإِنْ حَاجُّوكَ فَقُلْ أَسْلَمْتُ وَجْهِيَ لِلَّهِ وَمَنِ اتَّبَعَنِ ۗ وَقُل لِّلَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ وَالْأُمِّيِّينَ أَأَسْلَمْتُمْ ۚ

بلاشبہ دین اللہ تعالیٰ کے نزدیک صرف اسلام ہی ہے (یعنی فرمانبرداری و اطاعت کا نام ہے) اور اہل کتاب نے جو اختلاف کیا تو ایسی حالت کے بعد کہ ان کو دلیل پہنچ چکی تھی محض ایک دوسرے سے بڑھنے کی وجہ سے اور جو شخص اللہ تعالیٰ کے احکام سے انکار کرے گا بلاشبہ اللہ تعالیٰ بہت جلد اس کا حساب لینے والا ہے۔ پھر بھی اگر یہ لوگ آپ سے حجتیں نکالیں تو آپ فرما دیجیے کہ میں اپنا رخ خاص اللہ کی طرف کر چکا ہوں اور

کھلی ہوئی ہے مگر وہ کسی خاص گروہ بندی کی نہیں ہو سکتی۔ وہ تو ایمان اور عمل کی راہ ہے جس کسی نے بھی خدا کے آگے سر جھکا دیا اور وہ نیک عمل ہوا تو (خواہ وہ یہودی اور نصرانی ہو، خواہ کوئی ہو) وہ اپنے پروردگار سے اپنا اجر پائے گا اس کے لئے تو کسی طرح کا کھٹکا ہے نہ کسی طرح کی غمگینی۔

البقرہ - آیت (۱۱۱، ۱۱۲)

(15) إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَالَّذِينَ هَادُوا
وَالنَّصَارَىٰ وَالصَّابِئِينَ مَنْ آمَنَ بِاللَّهِ
وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَعَمِلَ صَالِحًا فَلَهُمْ
أَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَلَا خَوْفٌ
عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ○

بے شک وہ لوگ جو ایمان لائے (اس پر اے محمد جو ہم نے تجھ پر نازل کیا) اور وہ جو یہود اور نصاریٰ اور صابئین ہیں ان میں جو شخص اللہ پر اور روز قیامت پر ایمان لائے اور نیک کام کرے پس اُن کے لئے پروردگار کے پاس سے صلے ملیں گے اور اُن کیلئے کوئی خوف اور اندیشہ نہیں اور نہ وہ غمگین ہونگے۔

البقرہ - آیت (۶۲)

(16) مَنْ كَفَرَ فَعَلَيْهِ كُفْرُهُ ۖ وَمَنْ
عَمِلَ صَالِحًا فَلِأَنْفُسِهِمْ يَمْهَدُونَ ○

جو شخص کفر کر رہا ہے تو اس پر اس کا کفر پڑیگا اور جو نیک عمل کر رہا ہے تو یہ لوگ اپنے لئے سامان کر رہے ہیں۔

الروم - آیت (۴۴)

(17) لَيْسُوا سَوَاءً ۗ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ
أُمَّةٌ قَائِمَةٌ يَتْلُونَ آيَاتِ اللَّهِ آنَاءَ
اللَّيْلِ وَهُمْ يَسْجُدُونَ ○ يُؤْمِنُونَ
بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَيَأْمُرُونَ
بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ
وَيُسَارِعُونَ فِي الْخَيْرَاتِ ۖ وَأُولَٰئِكَ
مِنَ الصَّالِحِينَ ○ وَمَا يَفْعَلُوا
مِنْ خَيْرٍ فَلَنْ يُكْفَرُوهُ ۗ وَاللَّهُ
عَلِيمٌ بِالْمُتَّقِينَ ○

یہ بات نہیں ہے کہ سب ایک ہی طرح کے ہوں ان ہی اہل کتاب میں ایسے لوگ بھی ہیں کہ اصل دین پر قائم ہیں۔ وہ راتوں کو اُٹھ اُٹھ کر اللہ کے کلام کی تلاوت کرتے ہیں اور اُسکے سامنے جھکے ہوئے ہوتے ہیں اور وہ اللہ پر اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتے ہیں نیکی کا حکم دیتے ہیں۔ بُرائی سے روکتے ہیں۔ نیکی کی راہوں میں تیز گام ہیں اور بلاشبہ یہی لوگ ہیں جو نیک انسانوں میں سے ہیں اور (یاد رکھو یہ لوگ) جو کچھ بھی نیکی کرتے ہیں تو ہرگز ایسا نہ ہوگا کہ اسکی قدر نہ کی جائے اور

وَرَبُّكُمْ ۖ لَنَا أَعْمَالُنَا وَلَكُمْ أَعْمَالُكُمْ ۖ لَا حُجَّةَ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ ۖ اللَّهُ يَجْمَعُ بَيْنَنَا ۖ وَإِلَيْهِ الْمَصِيرُ

الشوریٰ۔ آیت۔ (۱۵)

حکم دیا گیا ہے کہ میں تمہارے درمیان انصاف کروں۔ اور اللہ ہی ہمارا اور تمہارا رب ہے۔ ہمارے لئے ہمارے اعمال اور تمہارے لئے تمہارے اعمال (کا صلہ ملیگا) ہمارے اور تمہارے درمیان کوئی تکرار نہیں ہے۔ اللہ ہم سب کو جمع کریگا اور ہم سب کو اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔

(۲۷) وَلِلَّهِ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنَىٰ فَادْعُوهُ بِهَا ۖ وَذَرُوا الَّذِينَ يُلْحِدُونَ فِي أَسْمَائِهِ ۚ

الاعراف۔ آیت۔ (۱۸۰)

اور اللہ کے لئے اچھے اچھے نام ہیں پس اس کو انھیں ناموں سے پکارو (جن لوگوں کا شیوہ یہ ہے کہ) اسکے ناموں میں کج اندیشیاں کرتے ہیں۔ انھیں ان کے حال پر چھوڑ دو۔

(۲۸) وَالَّذِينَ جَاهَدُوا فِينَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا ۚ وَإِنَّ اللَّهَ لَمَعَ الْمُحْسِنِينَ ع

العنکبوت۔ آیت (۶۹)

اور جو لوگ ہم تک پہنچنے کے لئے کوشش کریں گے تو ہم بھی ضرور اُن پر اپنی راہیں کھول دینگے اور بے شک اللہ نیکی کرنے والوں کے ساتھ ہے۔

(۲۹) وَلَا تَسُبُّوا الَّذِينَ يَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ۔

الانعام۔ آیت (۱۰۹)

اور ان لوگوں کو گالی نہ دو جو غیر اللہ کو پکارتے ہیں۔

احادیث

(۱) عن ابی هريرة (رض) عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم نعی النجاشی فی یوم الذی مات فیہ خرج الی المصلیٰ فصف بھم وکبر اربعاء

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نجاشی کی موت کی خبر سُنی۔ جس دن کہ وہ مرا۔ پھر آپ عیدگاہ کی طرف تشریف لے گئے اور لوگوں کو صف بستہ کرکے

فَإِنْ أَسْلَمُوا فَقَدِ اهْتَدَوْا ۚ وَإِنْ
تَوَلَّوْا فَإِنَّمَا عَلَيْكَ الْبَلَاغُ ۗ وَاللَّهُ
بَصِيرٌ بِالْعِبَادِ ۝

آل عمران ۔ آیت (۱۸۱، ۱۹)

جو میرے پیرو تھے وہ بھی) اور کہہ دیجئے اہل
اور اُمیّوں (مشرکین عرب) سے کہ کیا تم اسلام لاتے ہو
اگر وہ لوگ اسلام لے آئیں تو وہ بھی راہ پا جائیں
اور اگر وہ لوگ روگردانی کریں تو آپ کے ذمہ
پہنچا دینا ہے اور اللہ خود بندوں کو دیکھ لیں گے

(۲۲) إِنَّا أَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتَابَ لِلنَّاسِ
بِالْحَقِّ ۖ فَمَنِ اهْتَدَىٰ فَلِنَفْسِهِ ۖ
وَمَنْ ضَلَّ فَإِنَّمَا يَضِلُّ عَلَيْهَا ۖ
وَمَا أَنْتَ عَلَيْهِمْ بِوَكِيلٍ ۝

الزمر ۔ آیت (۴۱)

ہم نے آپ پر یہ کتاب لوگوں کے لئے
اُتاری ہے جو حق کو لئے ہوئے ہے۔ سو جو شخص
راہ راست پر آ جائیگا تو اپنے نفع کے واسطے اور
جو شخص بے راہ رہے گا تو اس کا بے راہ ہونا اسی پر
پڑے گا اور آپ اُن پر مسلّط نہیں کئے گئے۔

(۲۳) وَقُلِ الْحَقُّ مِنْ رَبِّكُمْ ۖ فَمَنْ
شَاءَ فَلْيُؤْمِنْ وَمَنْ شَاءَ فَلْيَكْفُرْ ۚ

الکہف ۔ آیت (۲۹)

(اے محمدؐ) کہدو کہ یہ سچائی تمہارے پروردگار
کی جانب سے ہے۔ اب جو چاہے مانے اور
چاہے نہ مانے۔

(۲۴) لَا إِكْرَاهَ فِي الدِّينِ ۖ قَدْ تَبَيَّنَ
الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ ۚ

البقرہ ۔ آیت (۲۵۶)

دین کے بارے میں کسی طرح کا جبر نہیں ہے
کی راہ گمراہی سے الگ اور نمایاں ہو گئی ہے (
اب دونوں راہیں لوگوں کے سامنے ہیں جسے چاہے
اختیار کرے)

(۲۵) إِنْ أُرِيدُ إِلَّا الْإِصْلَاحَ مَا
اسْتَطَعْتُ ۚ وَمَا تَوْفِيقِي إِلَّا بِاللَّهِ ۚ
عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْهِ أُنِيبُ ۝

ہود ۔ آیت (۸۸)

میں تو اصلاح چاہتا ہوں۔ جہاں تک میرے
امکان میں ہے اور میری توفیق اللہ کی جانب سے
ہے۔ میں اسی پر بھروسہ کرتا ہوں اور اسی کی طرف
رجوع کرتا ہوں۔

(۲۶) فَلِذَٰلِكَ فَادْعُ ۖ وَاسْتَقِمْ كَمَا
أُمِرْتَ ۖ وَلَا تَتَّبِعْ أَهْوَاءَهُمْ ۖ وَقُلْ
آمَنْتُ بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ مِنْ كِتَابٍ ۖ
وَأُمِرْتُ لِأَعْدِلَ بَيْنَكُمُ ۖ اللَّهُ رَبُّنَا

پس (اے محمدؐ) اُن کو اسی طرف بلاتے رہو۔
جس طرح تم کو حکم ہوا ہے اسی پر قائم رہو اور ان کے طریقوں
کی اتباع نہ کرو اور کہدو کہ اللہ نے جو بھی کتاب
نازل فرمائی میں اس پر ایمان رکھتا ہوں اور مجھے

حصّہ دوم

(بخاری کتاب الجنائز)

چار تکبیریں کہیں (یعنی نماز جنازہ ادا کی)

عن محمد بن جعفر بن الزبیر قال (۲) لما قدم وفد (نجران) علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم دخلوا علیہ مسجدہ بعد العصر فحانت صلاتہم فقاموا یصلون فی مسجدہ فاراد الناس منعہم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دعوہم فاستقبلوا المشرق۔

(زاد المعاد فی ھدی خیر العباد)

محمد بن جعفر بن زبیرؓ سے روایت ہے کہ نصاریٰ کا وفد نجران سے (مدینہ) بوقت عصر حاضر ہوا تو آپ نے اوسکی مہمانداری کی مسجد نبوی میں جگہ دی۔ بلکہ ان کو اپنے طریقہ پر مسجد میں نماز پڑھنے کی بھی اجازت دیدی اور جب مسلمانوں نے اُن کو عبادت سے روکنا چاہا تو آپ نے منع فرمایا۔ پھر تو وہ لوگ مشرق کی طرف منہ کرکے عبادت کرنے لگے۔

عن جابر بن عبد اللہؓ قال (۳) مرّ بنا جنازۃ فقام لہا النبی صلی اللہ علیہ وسلم وقمنا بہ فقلنا یا رسول اللہ انہا جنازۃ یہودی قال اذا رأیتم الجنازۃ فقوموا۔

(بخاری کتاب الجنائز)

حضرت جابر بن عبد اللہ کہتے ہیں ہمارے سامنے سے ایک جنازہ گذرا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو گئے اور ہم لوگ بھی کھڑے ہو گئے۔ پھر ہم لوگوں نے عرض کی یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) یہ تو ایک یہودی کا جنازہ تھا آپ نے فرمایا جب جنازہ دیکھو تو کھڑے ہو جایا کرو (خواہ وہ مسلمان کا ہو یا کافر کا)

رِزْقًا لِّلْعِبَادِ

رزق خود قُدرت فراہم کرتی ہے

رزق خود قدرت فراہم کرتی ہے

آیات

اَللّٰہُ الَّذِیۡ خَلَقَکُمۡ ثُمَّ رَزَقَکُمۡ (۱) اللہ ہی وہ ہے جس نے تم کو پیدا کیا۔ پھر تم کو رزق دیا۔

الروم۔ آیت (۴۰)

وَمَا مِنۡ دَآبَّۃٍ فِی الۡاَرۡضِ اِلَّا عَلَی اللّٰہِ رِزۡقُہَا وَیَعۡلَمُ مُسۡتَقَرَّہَا وَمُسۡتَوۡدَعَہَا ؕ کُلٌّ فِیۡ کِتٰبٍ مُّبِیۡنٍ ۝ (۲) اور زمین میں چلنے والا کوئی جانور نہیں ہے جس کی روزی کا انتظام اللہ پر نہ ہو اور وہ جانتا ہے کہ اس کا ٹھکانا کہاں ہے اور وہ جگہ کہاں ہے جہاں وہ (بالآخر اس کا وجود) سونپ دیا جائے گا۔ یہ سب کچھ کھلی کتاب میں مندرج ہے۔

ہود۔ آیت (۶)

اِنَّ اللّٰہَ ہُوَ الرَّزَّاقُ ذُو الۡقُوَّۃِ الۡمَتِیۡنُ ۝ (۳) بے شک اللہ ہی تو رزق دینے والا اور مضبوط قوت والا ہے۔

الذٰریٰت۔ آیت (۵۸)

وَلَا تَقۡتُلُوۡۤا اَوۡلَادَکُمۡ خَشۡیَۃَ اِمۡلَاقٍ ؕ نَحۡنُ نَرۡزُقُہُمۡ وَاِیَّاکُمۡ ؕ اِنَّ قَتۡلَہُمۡ کَانَ خِطۡاً کَبِیۡرًا ۝ (۴) اور تم اپنی اولاد کو افلاس کے ڈر سے قتل مت کرو ہم ہی ان کو رزق دیتے ہیں اور تم کو بھی۔ اُن کو مار ڈالنا بڑی خطا ہے۔

بنی اسرائیل۔ آیت (۳۱)

نَحۡنُ قَسَمۡنَا بَیۡنَہُمۡ مَّعِیۡشَتَہُمۡ فِی الۡحَیٰوۃِ الدُّنۡیَا۔ (۵) اُن کی دنیاوی زندگی میں ہم نے اُن کی روزی تقسیم کی۔

الزخرف۔ آیت (۳۲)

وَاٰتٰىکُمۡ مِّنۡ کُلِّ مَا سَاَلۡتُمُوۡہُ ؕ وَاِنۡ تَعُدُّوۡا نِعۡمَتَ اللّٰہِ لَا تُحۡصُوۡہَا ؕ اِنَّ الۡاِنۡسَانَ لَظَلُوۡمٌ کَفَّارٌ ؑ (۶) اور جو چیز تم نے اوس سے مانگی اوس نے ہر چیز تم کو عطا فرمائی۔ اگر تم اللہ کی نعمتیں گننا چاہو تو (وہ اتنی ہیں کہ) کبھی تم ان کا شمار نہ کر سکو گے۔

رِزقاً لِلعِبَادِ

اگر انسان کو زندگی میں اپنے وظائف کی تکمیل کرنی ہے اور اُن مقاصد کو حاصل کرنا ہے جن کی تشریح گذشتہ حصۂ کتاب میں کی گئی تو یہ ضروری ہے کہ اس کے لئے رزق یا روزی کے اسباب مہیا کئے جائیں۔ اس خصوص میں قرآن کریم کا بیان ہے کہ ہر شخص بلکہ ہر مخلوق کے رزق کا فراہم کرنا خدا کے ذمہ ہے۔ قرآن بتلاتا ہے کہ زمین پر، سمندر میں، ہوا میں خدا نے انسان کیلئے اور ہر زندہ ہستی کے لئے رزق کے وافر اسباب مہیا کر رکھے ہیں۔ اور اس بات کا اعلان کرتا ہے کہ زمین اور آسمان کی ہر شئے انسان کے فائدہ اور تمتع کیلئے بنائی گئی ہے۔ اس حصے کا پہلا باب اس موضوع سے بحث کرتا ہے۔

لیکن قرآن یہ بھی بتلاتا ہے کہ یہ انسان کا کام ہے کہ وہ اس رزق کے حاصل کرنے کی کوشش کرے۔ باب دوم میں انسان کی سعی و کوشش یا بالفاظ قرآن "کسب" سے بحث کیگئی ہے۔ کسی قسم کی سعی یا کسب انسان کو روکا نہیں گیا بشرطیکہ یہ سعی یا جہد خود اس کے ذاتی فلاح یا دوسروں کے فلاح و بہبود کے معارض نہ ہو۔

لیکن یہ صاف طور پر بتلایا گیا ہے کہ اندھی کوشش فضول ہے۔ اگر سعی و کوشش سے کوئی نتیجہ حاصل کرنا ہے تو اس کو بامقصد ہونا چاہئے۔ بالفاظ دیگر قرآن حصول علم پر زور دیتا ہے تاکہ انسان زمین کے ان خزانوں سے تمتع کر سکے جو اس کے لئے خدا نے زمین میں رکھے ہیں۔

ہماری کتاب کے اس حصّہ میں جو مواد فراہم کیا گیا ہے وہ بحیثیت مجموعی اس موضوع سے بحث کرتا ہے جس کو معاشیات کی اصطلاح میں "پیداوار دولت" سے تعبیر کیا جاتا ہے دوسرے حصّے میں قرآن کریم اور احادیث نبوی سے وہ مواد فراہم کیا جائے گا جو "تقسیم دولت" سے متعلق ہوگا۔ واللہ الموفق

مَّا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ وَاَسْبَغَ عَلَیْکُمْ نِعَمَهٗ ظَاهِرَةً وَّبَاطِنَةً ؕ

لقمان۔ آیت (۲۰)

چیزوں کو، جو کچھ آسمانوں میں ہیں اور جو کچھ زمین میں ہیں تمھارے لئے مسخر کر دیا ہے (تمھارے کام میں لگا دیا ہے) اور اُس نے تم پر اپنی ظاہری اور باطنی نعمتیں پوری کر دی ہیں۔

(۱۴) اِنَّ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ الَّیْلِ وَالنَّهَارِ وَالْفُلْكِ الَّتِیْ تَجْرِیْ فِی الْبَحْرِ بِمَا یَنْفَعُ النَّاسَ وَمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنَ السَّمَآءِ مِنْ مَّآءٍ فَاَحْیَا بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا وَبَثَّ فِیْهَا مِنْ كُلِّ دَآبَّةٍ وَّتَصْرِیْفِ الرِّیٰحِ وَالسَّحَابِ الْمُسَخَّرِ بَیْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یَّعْقِلُوْنَ ○

البقرہ۔ آیت (۱۶۴)

بلا شبہ آسمان اور زمین کے پیدا کرنے میں اور رات دن کے ایک کے بعد ایک آتے رہنے میں اور جہاز میں جو انسان کی کاربراریوں کے لئے سمندر میں چلتا ہے اور برسات میں جیسے اللہ آسمان سے برساتا ہے اور اُس سے زمین مرنے کے بعد پھر جی اٹھتی ہے (اور اس بات میں کہ) ہر قسم کے جانور زمین (کے پھیلاؤ) میں پھیلے ہوئے ہیں اور ہواؤں کے (مختلف رخ) پھرنے میں اور بادلوں میں جو آسمان اور زمین کے درمیان بندھے ہوئے ہیں۔ ان لوگوں کیلئے جو عقل رکھنے والے ہیں (اللہ کی ہستی و یگانگی اور اسکے قوانین رحمت کی بڑی) نشانیاں ہیں۔

(۱۵) وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِیْٓ اٰدَمَ وَحَمَلْنٰهُمْ فِی الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَرَزَقْنٰهُمْ مِّنَ الطَّیِّبٰتِ وَفَضَّلْنٰهُمْ عَلٰی كَثِیْرٍ مِّمَّنْ خَلَقْنَا تَفْضِیْلًا ○

بنی اسرائیل آیت (۷۰)

اور ہم نے بنی آدم کو عزت دی اور انکو خشکی اور دریا میں سوار کیا اور انکو پاکیزہ اور ستھری چیزوں سے روزی عطا کی اور ہم نے انکو بہت سی مخلوقات پر بڑی فضیلت دی۔

(۱۶) اَفَلَمْ یَنْظُرُوْٓا اِلَی السَّمَآءِ فَوْقَهُمْ كَیْفَ بَنَیْنٰهَا وَزَیَّنّٰهَا وَمَا لَهَا مِنْ فُرُوْجٍ ○ وَالْاَرْضَ مَدَدْنٰهَا وَاَلْقَیْنَا فِیْهَا رَوَاسِیَ وَاَنْۢبَتْنَا فِیْهَا مِنْ كُلِّ زَوْجٍۭ بَهِیْجٍ ۙ

کیا اُن لوگوں نے اپنے اوپر کیطرف آسمان کو نہیں دیکھا کہ ہم نے اس کو کیسا بنایا اور اس کو آراستہ کیا اور اس میں کوئی رخنہ تک نہیں اور زمین کو ہم نے پھیلایا اور اس میں پہاڑوں کو جما دیا اور اس میں ہر قسم کی خوشنما چیزیں اگائیں جو ذریعہ ہے

ابراہیم ۔ آیت (۳۴) حقیقت یہ ہے کہ انسان بڑا ہی بے انصاف ناشکرا ہے۔

رزق جو زمین میں فراہم کیا گیا

هُوَ اَنْشَاَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ وَاسْتَعْمَرَكُمْ فِيْهَا۔ (۷) اس نے تم کو زمین سے پیدا کیا اور اس نے تم کو اسی میں (زمین میں) آباد کیا۔

ہود ۔ آیت (۶۱)

وَلَكُمْ فِي الْاَرْضِ مُسْتَقَرٌّ وَّمَتَاعٌ اِلٰى حِيْنٍ ۝ (۸) اور تمہارے لئے ایک وقت تک زمین میں ٹھکانا ہے اور پونجی (معاش)۔

البقرہ ۔ آیت (۳۶)

وَلَقَدْ مَكَّنّٰكُمْ فِي الْاَرْضِ وَجَعَلْنَا لَكُمْ فِيْهَا مَعَايِشَ ط (۹) اور بے شک ہم ہی نے تم کو زمین پر رہنے کی جگہ دی اور اسی میں تمہارے لئے سامان معیشت پیدا کئے۔

الاعراف ۔ آیت (۱۰)

وَقَدَّرَ فِيْهَا اَقْوَاتَهَا۔ (۱۰) اور اس (زمین) میں اس کی غذائیں مقرر کر دیں۔

حٰم السجدہ آیت (۱۰)

هُوَ الَّذِيْ خَلَقَ لَكُمْ مَّا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا ق۔ (۱۱) اور وہی تو ہے جس نے تمہارے لئے پیدا کیا وہ سب کچھ جو زمین میں ہے۔

البقرہ ۔ آیت (۲۹)

وَجَعَلْنَا لَكُمْ فِيْهَا مَعَايِشَ وَمَنْ لَّسْتُمْ لَهٗ بِرٰزِقِيْنَ ۝ (۱۲) اور ہم نے تمہارے لئے اور ان کے لئے جن کو تم روزی نہیں دیتے اس میں (زمین میں) معیشت کے سامان پیدا کر دیئے ہیں۔

الحجر ۔ آیت (۲۰)

آسمان اور زمین کی ہر شئے کو انسان کیلئے مسخر کیا

اَلَمْ تَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ سَخَّرَ لَكُمْ (۱۳) کیا تم نہیں دیکھتے کہ اللہ تعالیٰ نے (تمام

(۲۱) أَخْرَجَ مِنْهَا مَاءَهَا وَمَرْعٰهَا ۝ وَالْجِبَالَ أَرْسٰهَا ۝ مَتَاعًا لَّكُمْ وَلِأَنْعَامِكُمْ ۝

النّٰزعات ۔ آیت (۳۱-۳۲-۳۳)

اور اس نے (اللہ نے) اس میں سے (زمین میں سے) اس کا پانی اور چارہ نکالا اور پہاڑوں کو قائم کر دیا۔ تمھارے اور تمھارے چوپایوں کے فائدہ پہنچانے کے لیئے۔

(۲۲) وَهُوَ الَّذِي أَنْشَأَ جَنّٰتٍ مَّعْرُوشٰتٍ وَّغَيْرَ مَعْرُوشٰتٍ وَّالنَّخْلَ وَالزَّرْعَ مُخْتَلِفًا أُكُلُهُ وَالزَّيْتُونَ وَالرُّمَّانَ مُتَشَابِهًا وَّغَيْرَ مُتَشَابِهٍ ۚ كُلُوا مِنْ ثَمَرِهِ إِذَا أَثْمَرَ

الانعام ۔ آیت (۱۴۲)

اور اللہ تو وہی ہے جس نے باغات پیدا کئے جو ٹٹیوں پر چڑھائے جاتے ہیں۔ اور ٹٹیوں پر نہیں چڑھائے جاتے اور کھجور کے درخت اور کھیتی جن کے پھل مختلف ہوتے ہیں اور زیتون اور انار جو باہم ایک دوسرے کے مشابہ بھی ہوتے ہیں اور غیر مشابہ بھی۔ انکے پھل کھاؤ جب یہ پھل لائیں۔

(۲۳) فَلْيَنْظُرِ الْإِنْسَانُ إِلٰى طَعَامِهِ ۝ أَنَّا صَبَبْنَا الْمَاءَ صَبًّا ۝ ثُمَّ شَقَقْنَا الْأَرْضَ شَقًّا ۝ فَأَنْبَتْنَا فِيهَا حَبًّا ۝ وَّعِنَبًا وَّقَضْبًا ۝ وَّزَيْتُونًا وَّنَخْلًا ۝ وَّحَدَائِقَ غُلْبًا ۝ وَّفَاكِهَةً وَّأَبًّا ۝ مَّتَاعًا لَّكُمْ وَلِأَنْعَامِكُمْ ۝

عبس ۔ آیت (۲۴ تا ۳۲)

تو انسان کو چاہیئے کہ اپنے کھانے کی طرف نظر کرے۔ بے شک ہم ہی نے اوپر سے گرتا ہوا پانی برسایا پھر ہم ہی نے زمین کو چیرا پھاڑا۔ پھر ہم ہی نے اس میں اناج اگایا اور انگور اور ترکاری اور زیتون اور کھجور اور گھنے باغ اور میوے اور چارہ پیدا کیا۔ تمھارے اور تمھارے چوپایوں کے فائدہ کے لئے۔

معدنیات

(۲۴) زُيِّنَ لِلنَّاسِ حُبُّ الشَّهَوٰتِ مِنَ النِّسَاءِ وَالْبَنِينَ وَالْقَنَاطِيرِ الْمُقَنْطَرَةِ مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَالْخَيْلِ الْمُسَوَّمَةِ وَالْأَنْعَامِ وَالْحَرْثِ ۗ

آل عمران ۔ آیت (۱۳)

لوگوں کو انکی مرغوب اور بہت پسندیدہ چیزیں یعنی عورتیں اور بیٹے اور سونے اور چاندی کے بڑے بڑے ڈھیر اور نشان لگے ہوئے گھوڑے اور مویشی اور کھیتی بہت خوشنما معلوم ہوتی ہیں۔

(۲۵) وَأَسَلْنَا لَهُ عَيْنَ الْقِطْرِ ۚ

النّبا ۔ آیت (۱۲)

ہم نے اُن کیلئے پگھلے ہوئے تانبے کا چشمہ رواں کیا۔

تَبْصِرَةً وَّذِكْرٰى لِكُلِّ عَبْدٍ مُّنِيْبٍ ○
وَنَزَّلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً مُّبٰرَكًا
فَاَنْۢبَتْنَا بِهٖ جَنّٰتٍ وَّحَبَّ الْحَصِيْدِ ○
وَالنَّخْلَ بٰسِقٰتٍ لَّهَا طَلْعٌ نَّضِيْدٌ ○
رِّزْقًا لِّلْعِبَادِ ۙ

ق ۔ آیت ۔ (۶ تا ۱۱)

بینائی اور دانائی کا ہر رجوع ہونے والے کے لئے اور ہم نے آسمان سے برکت والا پانی پھر اس سے بہشت باغ اگائے اور کھیتی کا اور لمبے لمبے کھجور کے درخت جن کے گچھے خوب گندھے ہوئے ہوتے ہیں۔ بندوں کے رزق دینے کیلئے

ذرائع جو زمین میں فراہم کئے گئے ہیں

نباتات

(۱۷) وَتَرَى الْاَرْضَ هَامِدَةً
فَاِذَآ اَنْزَلْنَا عَلَيْهَا الْمَآءَ اهْتَزَّتْ
وَرَبَتْ وَاَنْۢبَتَتْ مِنْ كُلِّ زَوْجٍۢ
بَهِيْجٍ ○ الحج ۔ آیت (۵)

اور تو زمین کو دیکھتا ہے کہ خشک ہے۔ پھر جب ہم اس پر پانی برساتے ہیں تو وہ تازہ ہوتی اور ابھرتی ہے اور پھولتی ہے اور ہر قسم کی خوشنما نباتات (چیزیں) اگاتی ہے۔

(۱۸) وَمِنْ اٰيٰتِهٖٓ اَنَّكَ تَرَى الْاَرْضَ
خَاشِعَةً فَاِذَآ اَنْزَلْنَا عَلَيْهَا
الْمَآءَ اهْتَزَّتْ وَرَبَتْ ۭ
حٰمٓ السجدہ ۔ آیت (۳۹)

اور منجملہ اس کی نشانیوں کے ایک یہ ہے کہ تو زمین کو دیکھتا ہے کہ دبی ہوئی ہے۔ پھر جب ہم اس پر پانی برساتے ہیں تو وہ ابھرتی (تازہ ہوتی) ہے اور پھولتی ہے۔

(۱۹) اَفَرَءَيْتُمْ مَّا تَحْرُثُوْنَ ○ ءَاَنْتُمْ
تَزْرَعُوْنَهٗٓ اَمْ نَحْنُ الزّٰرِعُوْنَ ○
الواقعہ ۔ آیت (۶۳ ، ۶۴)

کیا تم نے کبھی یہ بھی سوچا ہے کہ تم جو کچھ بوتے ہو۔ اسکو تم اگاتے ہو یا ہم اگاتے ہیں۔

(۲۰) وَّاَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً ۭ فَاَخْرَجْنَا
بِهٖٓ اَزْوَاجًا مِّنْ نَّبَاتٍ شَتّٰى ○ كُلُوْا
وَارْعَوْا اَنْعَامَكُمْ ۭ
طٰهٰ ۔ آیت (۵۳ ، ۵۴)

اور آسمان سے پانی برسایا۔ پھر ہم نے اس سے مختلف اقسام کے نباتات پیدا کئے کہ تم خود بھی کھاؤ اور اپنے چوپایوں کو بھی چراؤ۔

اور دیکھو گھوڑے، خچر، گدھے۔ پیدا کر دیئے ہیں کہ تم اُن سے سواری کا کام لو اور ویسے اُن میں خوشنمائی اور رونق بھی ہے وہ اور بہت سی چیزیں بھی پیدا کرتا ہے جن کی تمھیں خبر نہیں۔

(۲۹) أَوَلَمْ يَرَوْا أَنَّا خَلَقْنَا لَهُم مِّمَّا عَمِلَتْ
أَيْدِينَا أَنْعَامًا فَهُمْ لَهَا مَالِكُونَ ۝
وَذَلَّلْنَاهَا لَهُمْ فَمِنْهَا رَكُوبُهُمْ وَمِنْهَا
يَأْكُلُونَ ۝ وَلَهُمْ فِيهَا مَنَافِعُ
وَمَشَارِبُ ۖ أَفَلَا يَشْكُرُونَ ۝

يٰسٓ۔ آیت (۷۱ تا ۷۳)

کیا اُنھوں نے نہیں دیکھا کہ ہم نے اپنے ہاتھوں کی بنی ہوئی چیزوں میں سے اُن کے لئے چوپائے پیدا کئے اور یہ اُن کے مالک ہیں اور ہم نے اُن (چوپایوں) کو ان کا تابع بنا دیا اور ان میں سے بعض تو اُن کی سواریاں ہیں اور بعض کو وہ کھاتے ہیں اور ان میں ان کیلئے اور بہت سے فائدے اور پینے کی چیزیں ہیں تو کیا یہ لوگ پھر بھی شکر نہیں کرتے۔

(۳۰) وَإِنَّ لَكُمْ فِي الْأَنْعَامِ لَعِبْرَةً ۖ
نُّسْقِيكُم مِّمَّا فِي بُطُونِهَا وَلَكُمْ
فِيهَا مَنَافِعُ كَثِيرَةٌ وَمِنْهَا تَأْكُلُونَ ۝
وَعَلَيْهَا وَعَلَى الْفُلْكِ تُحْمَلُونَ ۝

المؤمنون۔ آیت (۲۱، ۲۲)

اور تمھارے لئے چوپایوں میں بھی غور کرنے کا موقع ہے ہم تم کو اُن کے پیٹوں میں کی چیز (دودھ) پلاتے ہیں اور تمھارے لئے ان میں اور بہت سے فائدے ہیں اور ان میں سے بعض کو تم کھاتے بھی ہو اور ان پر اور کشتیوں پر تم سوار بھی ہوتے ہو۔

(۳۱) اللَّهُ الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ الْأَنْعَامَ
لِتَرْكَبُوا مِنْهَا وَمِنْهَا تَأْكُلُونَ ۝
وَلَكُمْ فِيهَا مَنَافِعُ وَلِتَبْلُغُوا عَلَيْهَا
حَاجَةً فِي صُدُورِكُمْ وَعَلَيْهَا
وَعَلَى الْفُلْكِ تُحْمَلُونَ ۝

المومن۔ آیت (۷۹، ۸۰)

اللہ ہی تو ہے جس نے تمہارے لئے چوپائے بنائے تاکہ تم ان میں سے بعض پر سوار ہو اور ان میں سے بعض کو تم کھاتے بھی ہو اور تمھارے لئے اُن میں اور بہت سے فائدے ہیں اور تاکہ تم اُن پر سوار ہو کر اپنے مطلب (اپنی حاجت) تک پہنچو جو تمھارے دلوں میں ہے اور تم اُن پر اور کشتیوں پر سوار ہوتے ہو۔

وَاَنْزَلْنَا الْحَدِيْدَ فِيْهِ بَاْسٌ شَدِيْدٌ وَّمَنَافِعُ لِلنَّاسِ۔
الحدید۔ آیت (۲۵)

(۲۶) اور ہم نے لوہا پیدا کیا جس میں شدید ہیبت (خطرہ) بھی ہے اور لوگوں کے لئے بہت فائدے بھی ہیں۔

اَنِ اعْمَلْ سٰبِغٰتٍ وَّقَدِّرْ فِي السَّرْدِ۔
السبا۔ آیت (۱۱)

(۲۷) کہ تو (لوہے کی) پوری زرہیں بنا اور اندازے سے اُس کی کڑیاں جوڑ۔

حیوانات۔

خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ ؕ تَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ۝ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ نُّطْفَةٍ فَاِذَا هُوَ خَصِيْمٌ مُّبِيْنٌ ۝ وَالْاَنْعَامَ خَلَقَهَا ۚ لَكُمْ فِيْهَا دِفْءٌ وَّمَنَافِعُ وَمِنْهَا تَاْكُلُوْنَ ۝ وَلَكُمْ فِيْهَا جَمَالٌ حِيْنَ تُرِيْحُوْنَ وَحِيْنَ تَسْرَحُوْنَ ۝ وَتَحْمِلُ اَثْقَالَكُمْ اِلٰى بَلَدٍ لَّمْ تَكُوْنُوْا بٰلِغِيْهِ اِلَّا بِشِقِّ الْاَنْفُسِ ؕ اِنَّ رَبَّكُمْ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ۝ وَّالْخَيْلَ وَالْبِغَالَ وَالْحَمِيْرَ لِتَرْكَبُوْهَا وَزِيْنَةً ؕ وَيَخْلُقُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ۝
النحل۔ آیت (۳ تا ۸)

(۲۸) اُس نے آسمان اور زمین کا یہ تمام کارخانہ تدبیر و مصلحت سے پیدا کیا ہے (بیکار نہیں بنایا) اُسکی ذات اس بات سے پاک، بلند ہے جو یہ لوگ شرک کر رہے ہیں! اس نے انسان کو نطفہ (کے ایک قطرہ) سے پیدا کیا۔ پھر دیکھو وہ کھلم کھلا جھگڑا کرنے والا ہو گیا اور دیکھو اس نے چارپائے پیدا کئے اُن میں (یعنی اُنکی کھال اور اُون میں) تمہارے لئے گرم کرنے والی پوشش ہے نیز طرح طرح کے فائدے اور انہی میں ایسے جانور بھی ہیں جن کا تم گوشت کھاتے ہو اور دیکھو (انہیں کس طرح پیدا کیا کہ) اُن میں تمہاری نگاہوں کیلئے خوشنمائی پیدا ہو گئی ہے۔ جب تم شام کے وقت انھیں (میدانوں سے چرا کر) واپس لاتے ہو اور جب صبح کو (میدانوں میں) چھوڑ دیتے ہو (تو اس وقت اُن کا منظر کیسا خوشنما ہوتا ہے) اور (پھر دیکھو) یہی جانور ہیں جو بوجھ اُٹھا کر لیے (دور دراز) شہروں تک لیجاتے ہیں کہ تم وہاں تک نہیں پہنچ سکتے تھے۔ مگر بڑی ہی جانکاہی کے ساتھ۔ بلاشبہہ تمہارا پروردگار بڑا ہی شفقت رکھنے والا، بڑا ہی رحمت رکھنے والا ہے۔

کسب

کسب کی ترغیب

رزق کے ذرائع جو سمندروں میں فراہم کئے گئے ہیں

(۳۲) اَللّٰهُ الَّذِیْ سَخَّرَ لَكُمُ الْبَحْرَ لِتَجْرِیَ الْفُلْكُ فِیْهِ بِاَمْرِهٖ وَلِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۚ

الجاثیہ ۔ آیت (۱۲)

اللہ ہی تو ہے جس نے تمہارے لئے دریا کو مسخر کر دیا تاکہ اس کے حکم سے اس میں کشتیاں چلیں اور تاکہ تم اس کے فضل سے (روزی) تلاش کرو اور تاکہ تم شکر کرو۔

(۳۳) وَالْفُلْكِ الَّتِیْ تَجْرِیْ فِی الْبَحْرِ بِمَا یَنْفَعُ النَّاسَ ۔

البقرہ ۔ آیت (۱۶۴)

اور کشتی جو سمندر میں چلتی ہے لوگوں کے لئے فائدہ رساں ہے۔

(۳۴) یَخْرُجُ مِنْهُمَا اللُّؤْلُؤُ وَالْمَرْجَانُ ۚ الرحمان آیت (۲۱)

ان دونوں (دریاؤں) سے موتی اور مونگے نکلتے ہیں۔

(۳۵) وَمِنْ اٰیٰتِهِ الْجَوَارِ فِی الْبَحْرِ كَالْاَعْلَامِ ۝ الشوریٰ ۔ آیت (۳۲)

اور اسکی نشانیوں میں جہاز (بھی) ہیں جو سمندر میں پہاڑوں کی مثل بلند ہیں۔

(۳۶) وَهُوَ الَّذِیْ سَخَّرَ الْبَحْرَ لِتَاْكُلُوْا مِنْهُ لَحْمًا طَرِیًّا وَّتَسْتَخْرِجُوْا مِنْهُ حِلْیَةً تَلْبَسُوْنَهَا ۚ وَتَرَى الْفُلْكَ مَوَاخِرَ فِیْهِ وَلِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝

النحل ۔ آیت (۱۴)

تمھارے لئے سمندر کو مسخر کر دیا تاکہ اس سے تازہ بتازہ گوشت کھاؤ اور اس سے (موتیوں وغیرہ کا) گہنا نکالتے ہو جسے تم پہنتے ہو اور تو دیکھتا ہے کہ کشتیاں اس میں (دریا میں) پانی کو چیرتے ہوئے چلی جاتی ہیں تاکہ تم اس کے فضل (روزی) کو تلاش کرو اور تاکہ تم شکر کرو۔

(۳۷) رَبُّكُمُ الَّذِیْ یُزْجِیْ لَكُمُ الْفُلْكَ فِی الْبَحْرِ لِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ ؕ اِنَّهٗ كَانَ بِكُمْ رَحِیْمًا ۝ بنی اسرائیل آیت (۶۶)

تمھارا رب وہ ہے جو تمھارے لئے دریا میں کشتیاں چلاتا ہے تاکہ تم اس کے فضل (روزی) کو تلاش کرو۔ بیشک وہ تم پر بہت مہربان ہے۔

کسب کی ترغیب

آیات

(۱) وَابْتِغَآؤُكُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ ۔
الروم ۔ آیت ۲۳

اور تم اُسکی عطا کردہ روزی کی تلاش کرو۔

(۲) وَجَعَلْنَا النَّهَارَ مَعَاشًا ۝
النباء ۔ آیت ۱۱

اور ہم نے دن کو معاش کا وقت بنایا۔

(۳) فَانْتَشِرُوْا فِي الْاَرْضِ وَابْتَغُوْا مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ ۔
الجمعہ ۔ آیت (۱۰)

خدا کے فضل (رزق) کی تلاش کیلئے زمین میں پھیل جاؤ۔

(۴) وَاٰخَرُوْنَ يَضْرِبُوْنَ فِي الْاَرْضِ يَبْتَغُوْنَ مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ
المزمل ۔ آیت (۲۰)

اور بعض وہ لوگ ہیں جو پھرتے ہیں ملک میں اللہ کے فضل (روزی) کی تلاش میں۔

(۵) اِنَّ الَّذِيْنَ تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَا يَمْلِكُوْنَ لَكُمْ رِزْقًا فَابْتَغُوْا عِنْدَ اللّٰهِ الرِّزْقَ ۔
العنکبوت ۔ آیت (۱۷)

جن کو تم اللہ کے سوا پوجتے ہو وہ تمہاری روزی کے مالک نہیں ہیں ۔ سو تم تلاش کرو اللہ کے پاس سے رزق۔

(۶) وَجَعَلْنَا الَّيْلَ وَالنَّهَارَ اٰيَتَيْنِ فَمَحَوْنَآ اٰيَةَ الَّيْلِ وَجَعَلْنَآ اٰيَةَ النَّهَارِ مُبْصِرَةً لِّتَبْتَغُوْا فَضْلًا مِّنْ رَّبِّكُمْ وَلِتَعْلَمُوْا عَدَدَ السِّنِيْنَ وَالْحِسَابَ ۭ وَكُلَّ شَيْءٍ فَصَّلْنٰهُ تَفْصِيْلًا ۝
بنی اسرائیل ۔ آیت ۱۲

اور دیکھو ہم نے رات اور دن کو ایسا بنایا کہ (ہماری قدرت وحکمت کی) دو نشانیاں ہوگئیں۔ سو رات کی نشانی دھیمی کر دی (کہ راحت وسکون کا وقت بن جائے) اور دن کی نشانی روشن کر دی کہ (اُس کے اُجالے میں) اپنے پروردگار کا فضل ڈھونڈو (یعنی معیشت کا سرو سامان مہیا کرو)

کسب

یہ بتلایا جا چکا ہے کہ قرآن کریم کی رو سے یہ خالق کی ذمہ داری ہے کہ مخلوق کا رزق فراہم کرے اور یہ رزق وافر مقدار میں زمین پر، پانی میں، ہوا میں فراہم کر دیا گیا ہے اور یہ انسان کا کام ہے کہ وہ اپنی صلاحیتوں سے کام لیکر ان اسباب رزق کو حاصل کرنے کی سعی کرے اور حصول کے بعد ان کو مناسب طریقے پر استعمال کرے۔ قرآن حکیم اور خود رسول کریم صلعم کی زندگی صاف طور پر یہ بتلاتی ہے کہ اس سلسلہ میں کوئی سعی، کوئی جدوجہد بھی انسان کی شان کے خلاف نہیں بشرطیکہ وہ سعی بشرطیکہ وہ اسکی شخصی فلاح اور اسکے ہم جنسوں اور دوسری مخلوقات کی فلاح و بہبود کے منافی نہ ہو اور بالآخر رضائے حق کے مطابق ہو۔ لہذا انسان کو کسی کام سے روکا نہیں گیا ہے سوائے اس کام کے جو معاشرہ کی فلاح کے خلاف ہو۔ رضائے حق کے مطابق ہو اور یہی وجہ ہے کہ یہی حلال و حرام کی تمیز کی بنیاد ہے۔ قرآن ایسے پیغمبروں کی مثالیں بھی پیش کرتا ہے جنہوں نے اپنی روزی کمانے کیلئے چرواہے کا پیشہ تک اختیار کیا۔ پیغمبر اسلام نے بھی چرواہے کا کام کیا اور ایک یہودی کی مزدوری کی ہے وہ اپنے جوتوں کو خود درست کر لیا کرتے اور اپنے کپڑے خود سی لیتے تھے۔ جو چیز فطرت انسانی کی عظمت و شان کی منافی ہے وہ یہ کہ باوجود کمانے کے قابل ہونے کے انسان کسی کے سامنے اپنا ہاتھ پھیلائے! عز المومن استغنائہ عن الناس! اس قسم کے سوال کو حقارت کی نظر سے دیکھا گیا ہے السوال ذل ولوکان من الابدین! قرآن و احادیث کے جو اقتباسات بیان دیئے گئے ہیں وہ اسی موضوع پر ایک سیر حاصل بحث ہے اور اس کا مطالعہ کافی غور و خوض سے دنیا کے ہر گوشہ میں ہر اس شخص کو کرنا چاہیئے جو کاہلی اور کسل کے مرض میں مبتلا ہے اور اسکے نتیجہ کے طور پر فقر و قلاشی کا شکار ہے! یہ خود داشخص کو فقر و قلاشی مبغوض ہونی چاہیئے، وہ نفس کو ذلیل کرتی ہے اور بعض دفعہ کفر کا مقدمہ ہوتی ہے (کاد الفقران یکون کفرا) ہر مقدس شئے بلکہ خود خدائے تعالیٰ کے خلاف بغاوت پر آمادہ کرتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کسب پر اس قدر زور دیا ہے اور کاسب کو حبیب اللہ قرار دیا ہے اور ایک دفعہ اس مزدور کے داغ دار ہاتھ چومے ہیں جو اپنی روزی کے لئے کان میں کام کیا کرتا تھا اور فرمایا کہ یہ ہاتھ جنت میں جانے کے قابل ہیں! اس سلسلہ میں معقول بات صرف اتنی نظر آتی ہے کہ ہر شخص کو اس پیشہ کا علم پہلے ہی سے حاصل کر لینا چاہیئے جسکو وہ اختیار کرنا چاہتا ہے اور جس میں وہ کامیاب ہونا چاہتا ہے خواہ وہ عالمانہ پیشہ ہو یا محض کوئی حرفہ یا دستکاری۔

(۴) اعملوا فکل میسر لما خلق له
بخاری مسلم بحوالہ کنوز الحقایق

عمل کرو۔ ہر شخص کے لئے وہ کام آسان ہے جسکی وہ صلاحیت رکھتا ہو۔

(۵) اسعوا فان الله کتب علیکم السعی۔ (مسند امام احمد۔ کنوز الحقایق)

کوشش کرو کیونکہ اللہ نے تم پر کوشش کرنی فرض کی ہے۔

(۶) عن ابی حمید الساعدی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اجملوا فی طلب الدنیا فان کلا میسر لما خلق له

ابن ماجہ باب الاقتصاد فی طلب المعیشۃ

ابی حمید ساعدیؓ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دنیا کی طلب اپنی صلاحیت کے مطابق کرو۔ اس لئے کہ جس لئے آدمی پیدا کیا گیا ہے وہ ضرور اس کو ملے گا۔

(۷) عن انس بن مالك قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من اصاب من شیٔ فلیلزمه۔

ابن ماجہ باب اذا قسم للرجل رزق من وجه فلیلزمه

انس بن مالکؓ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کوئی ذریعہ رزق کا پا جاوے تو اسکو تھامے رہے

(۸) عن نافع قال کنت اجهز الی الشام والی مصر فجهزت الی العراق فاتیت عائشة ام المومنین فقلت لها یا ام المومنین کنت اجهز الی الشام فجهزت الی العراق فقالت لا تفعل ما لك ولمتجرك فانی سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول اذا سبب الله لاحدکم رزقا من وجه فلا یدعه حتی یتغیر له او یتنکر له۔

ابن ماجہ باب اذا قسم للرجل رزق من وجه فلیلزمه

نافعؓ سے روایت ہے کہ میں اپنے گماشتوں کو شام اور مصر کی طرف (تجارت) کے لئے روانہ کیا کرتا تھا۔ پھر میں نے عراق کی طرف روانہ کیا بعد اس کے میں ام المومنین عائشہ صدیقہ کے پاس آیا اور میں نے ان سے کہا ہمیشہ میں شام کی طرف روانہ کرتا تھا اب عراق کی طرف بھیجتا ہوں انھوں نے کہا ایسا مت کر تو اپنی معمولی تجارت کیوں نہیں کرتا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے۔ آپ فرماتے تھے جب اللہ جل جلالہ تم میں سے کسی کے لئے رزق کا ایک سبب کر دیوے ایک شکل سے تو اس کو چھوڑے نہیں۔ یہاں تک کہ وہ شکل بدل جائے یا بگڑ جائے۔

نیز (رات دن کے اختلاف سے) برسوں کی گنتی اور حساب بھی معلوم کر دو۔ ہم نے (قرآن میں) ہر چیز کا بیان کھول کھول کر الگ الگ واضح کر دیا ہے۔

(۷) یَبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنْ رَّبِّهِمْ وَرِضْوَانًا ط — المائدہ۔ آیت (۲) — وہ اپنے پروردگار کا فضل اور اس کی خوشنودی ڈھونڈتے ہیں۔

(۸) لِلرِّجَالِ نَصِيْبٌ مِّمَّا اكْتَسَبُوْا وَلِلنِّسَاءِ نَصِيْبٌ مِّمَّا اكْتَسَبْنَ — النساء۔ آیت (۳۲) — مردوں کے لئے ان کی کمائی کے موافق حصہ ہے اور عورتوں کیلئے اُن کی کمائی کے موافق حصہ ہے

(۹) وَلَا تَنْسَ نَصِيْبَكَ مِنَ الدُّنْيَا — القصص۔ آیت (۷۷) — اور تمہارا دنیا میں جو حصہ ہے اسکو نہ بھول جاؤ

(۱۰) وَاَنْ لَّيْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰى ۝ — النجم۔ آیت (۳۹) — (انسان کو معاوضہ بمقدار محنت ملتا ہے) اور یہ کہ انسان کو صرف اپنی کمائی ملے گی۔

احادیث

---

(۱) ان اللہ یحب ان یری العبد محترفا۔ (طبرانی بحوالہ کنوز الحقائق) — اللہ تعالی اپنے بندہ کو کوئی پیشہ کرتے ہوئے دیکھنا پسند کرتا ہے۔

(۲) من جد وجد ولکل مجتھد نصیب الصحۃ تمنع الرزق۔ (المدینۃ والاسلام) — جو شخص کوشش کرے گا اسکو (اس کی کوشش کا) پھل ملے گا اور ہر کوشش کرنیوالے کو کچھ نہ کچھ ملتا ہی ہے۔

(۳) ان اللہ یعطی العبد علی قدر ھمتہ ونھمتہ۔ (المدینۃ والاسلام۔ فرید وجدی) — اللہ تعالی بندہ کو (ہر چیز) اسکی ہمت وطلب کے مطابق عطا فرماتے ہیں۔

(١٩) عن انس رضؓ ان رجلا من
الانصار اتى النبي صلى الله عليه وسلم
يسأله فقال اما فى بيتك شئ؟ قال
بلى حلس نلبس بعضه ونبسط بعضه
وقعب نشرب فيه الماء قال ائتني
بهما فاتاه بهما فاخذهما بيده وقال من
يشتري هذين؟ قال رجل انا آخذ
هما بدرهم قال صلى الله عليه وسلم
من يزيد على درهم؟ مرتين او ثلاثا
قال رجل انا آخذهما بدرهمين فاعطا
هما اياه فاخذ الدرهمين واعطاهما
الانصاري وقال اشتر باحدهما
طعاما فانبذه الى اهلك واشتر
بالآخر قدوما فأتني به فاتاه به فشد
فيه صلى الله عليه وسلم عودا بيده
ثم قال اذهب فاحتطب وبع ولا
ارينك خمسة عشر يوما ففعل وجاء
وقد اصاب عشرة دراهم فاشترى
ببعضها ثوبا وببعضها طعاما فقال
له صلى الله عليه وسلم هذا خير
لك من ان تجي المسئلة نكتة في
وجهك يوم القيمة ان المسئلة لا
تصلح الا لثلاث لذي فقر مدقع
اولذي غرم مفظع اولذي دم موجع

(ابوداود. ترمذی)

انس رضؓ سے روایت ہے کہ ایک انصاری آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور کچھ مانگنے لگے۔
آپ نے پوچھا کیا تمھارے گھر میں کوئی چیز نہیں ہے۔
انھوں نے کہا کیوں نہیں۔ ایک ٹاٹ ہے جس کا
ایک حصہ ہم اوڑھتے ہیں اور ایک سے ہم فرش کا کام
لیتے ہیں اور دوسرا ایک پیالہ ہے جس میں ہم پانی پیتے
ہیں۔ آپ نے فرمایا دونوں چیزیں گھر سے لے آؤ۔
وہ لے آئے آپ نے انھیں اپنے قبضہ میں لے لیا۔
اور پوچھا انھیں کوئی خریدتا ہے۔ ایک آدمی نے کہا
میں ان کو ایک درہم میں خریدتا ہوں۔ آپ نے
فرمایا ایک درہم سے زیادہ کا کوئی خریدار ہے۔ دو یا تین
مرتبہ یہ فرمایا۔ ایک آدمی نے کہا میں دو درہم میں یہ
دونوں چیزیں لیتا ہوں۔ آپ نے اس سے یہ دو درہم
لئے اور انصاری کو دیتے ہوئے فرمایا ایک درہم سے کھانے
پینے کی چیزیں خرید لو اور بال بچوں کے لئے گھر بھیج دو
دوسرے درہم سے ایک کلہاڑی خریدو اور لاکر مجھے دکھاؤ
وہ گئے اور ایک کلہاڑی خرید لی اور آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کو دکھایا۔ آپ نے اپنے دست مبارک سے اس میں
لکڑی کا دستہ لگا دیا اور فرمایا جاؤ اس سے لکڑیاں کاٹو اور
بیچو۔ اب پندرہ دن تک میں تمھیں نہ دیکھوں۔ انھوں نے
آپ کے حکم کی تعمیل کی۔ پندرہ دن کے بعد آئے تو ان کے
پاس دس درہم ہو گئے تھے۔ اس سے انھوں نے کپڑا خریدا
اور کھانے پینے کا سامان مول لیا۔ آپ نے فرمایا یہ مشغلہ
اس سے کہیں بہتر ہے کہ بھیک مانگنے سے قیامت کے دن
تمھارے چہرہ پر داغ پڑ جاتے۔ یاد رکھو کہ سوال صرف تین

من عقل الرجل الصلاحہ معیشۃ (۹) یہ بھی انسان کی عقلمندی ہے کہ وہ اپنی
(کنوز الحقایق) معاش کی اصلاح کرتا ہے۔

(ابن عمرؓ) رفعہ ان اللہ یحب (۱۰) ابن عمرؓ سے مروی ہے بیشک اللہ ہنرمند مومن
المومن المحترف (کبیر اوسط بضعف) کو دوست رکھتا ہے۔

قال رسول اللہ اذا صلیتم (۱۱) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
الفجر فلا تنوموا عن طلب ارزاقکم جب تم فجر کی نماز پڑھ لو تو اپنی روزی کی تلاش
(کنز العمال جلد ۲) سے غافل ہو کر سوتے نہ رہو۔

اعمل لدنیاک کانک تعیش (۱۲) دنیا کے کاموں میں ایسی کوشش کرو گویا
ابداً واعمل لآخرتک کانک تموت ہمیشہ زندہ رہو گے اور آخرت کے لئے اس طرح
غداً۔ (المدینۃ والاسلام) عمل کرو گویا کہ تم کل ہی مرجاؤ گے۔

اصلحوا دنیاکم واعملوا لآخرتکم (۱۳) اپنی دنیا کو بہتر بناؤ اور آخرت کے
کانکم تموتون غداً۔ اس طرح کام کرو گویا تم کل ہی مرجاؤ گے۔

(المدینۃ والاسلام)

کرم الدنیا الغنی وکرم الآخرۃ (۱۴) دنیا کی شرافت دولتمندی اور آخرت
التقوی۔ (کتاب فردوس۔ بحوالہ کنوز الحقایق) شرافت پرہیزگاری ہے۔

اطلبوا الرزق فی خبایا الارض (۱۵) روزی کو زمین کے پوشیدہ مقامات
(طبرانی نیز کنز العمال ج۲) تلاش کرو۔

باب الرزق مفتوح الی باب العرش (۱۶) رزق کا دروازہ عرش تک کھلا ہوا ہے
(کتاب فردوس۔ بحوالہ کنوز الحقایق) (یعنی اسباب معیشت غیر محدود ہیں)

سافروا تصحوا وترزقوا (۱۷) سفر کرو تاکہ صحت مند رہو اور روزی
(عبد بن حمید۔ بحوالہ کنوز الحقایق) پاؤ۔

سافروا مع ذوی الجد وذوی (۱۸) کوشش کرنے والوں اور صاحب استطاعت
المسیرۃ۔ لوگوں کے ساتھ سفر کیا کرو۔
(کتاب فردوس۔ بحوالہ کنوز الحقایق)

ترکِ دُنیا یا ترکِ تلاشِ روزی جائز نہیں

آیت

(۱) وَرَهْبَانِيَّةً ابْتَدَعُوهَا مَا كَتَبْنَاهَا عَلَيْهِمْ إِلَّا ابْتِغَاءَ رِضْوَانِ اللَّهِ فَمَا رَعَوْهَا حَقَّ رِعَايَتِهَا ج۔

(الحدید۔ آیت ۲۷)

ترکِ دُنیا کو انھوں نے تراش لیا۔ ہم نے اُس کو اُن پر فرض نہ کیا تھا۔ خدا کی رضامندی طلب کی تھی لیکن اُنھوں نے اسکی رعایت ملحوظ نہ رکھی۔

احادیث

---

(۱) لا یقعد احدکم عن طلب الرزق ویقول اللّٰھم ارزقنی فقد علمتم ان السّماء لا تمطر ذھبا ولا فضۃ۔

(المدینۃ والاسلام)

تم میں سے کسی کو (ہاتھ پر ہاتھ دھرکر) بیٹھ جانا اور رزق نہ تلاش کرنا اور یہ کہتے رہنا نہیں چاہئے کہ اللہ مجھے رزق عطا فرما بلکہ اسکے لئے جدوجہد بھی کرنی چاہئیے کیونکہ تم جانتے ہو کہ آسمان تو سونا چاندی برساتا نہیں۔

(۲) ھذا (ای العمل) خیرلك من ان تجیٔ والمسئلۃ نکتۃ فی وجھك یوم القیامۃ۔ (مجمع الزوائد بحوالہ ابوداؤد)

تمھارے لئے کام کرنا بہتر ہے بہ نسبت اس کے قیامت کے دن تم اپنے چہرہ پر سوال کا داغ لئے ہوئے آؤ۔

(۳) عن عبد اللّٰہ بن عمرؓ قال النبی ما یزال الرجل یسأل النّاس حتی یاتی یوم القیامۃ لیس فی وجھہ مزعۃ لحم۔

(بخاری کتاب الزکوٰۃ)

حضرت عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص لوگوں سے برابر مانگتا رہتا ہے اس کے چہرے پر قیامت کے دن گوشت کی بوٹی بھی نہ ہوگی۔

(۴) کادت الحاجۃ ان تکون کفراً۔

(طبرانی بحوالہ کنوز الحقائق)

ممکن ہے کہ حاجت کفر کی صورت اختیار کرلے۔

(۵) کاد الفقر ان یکون کفراً۔

(المدینۃ والاسلام فرید وجدی)

تنگدستی کفر کی طرف لیجانے والی ہے۔

اشخاص کے لئے جائز ہے ۔ ایک اس کیلئے جو فاقہ
فقر میں مبتلا ہو ۔ یا جس پر خوفناک تاوان عاید ہو
یا خونبہا کے ، اعتبار سے تخفیف میں ہو ۔

(۲۰) تعوذوا باللہ من الفقر والقلۃ — فقیری اور تنگدستی سے ، اللہ کی پناہ مانگو۔
(نسائی ۔ حاکم ، بیہقی فی شعب الایمان)

(۲۱) من فروض الکفایۃ الحرف والصنائع وما یتم بہ المعاش — صنعت وحرفت کے ذریعہ روزی کی تکمیل (انسان پر) فرض کفایہ ہے ۔
(المنہاج ۔ ج ۷ ۔ ص۱۹۱)

(۲۲) من الذنوب ذنوب لا یکفرھا الا الھم فی طلب المعیشۃ — بعض گناہوں کا کفارہ ، روزی کمانے میں فکرمند و متفکر رہنا ہے ۔
(طبرانی فی الاوسط)

(۲۳) من طلب الدنیا حلالًا استعفافًا عن المسألۃ وسعیًا علی اھلہ وتعطفًا علی جارہ بعثہ اللہ یوم القیامۃ ووجہہ کالقمر لیلۃ البدر ۔ — جو شخص دنیا کو جائز طریقے سے حاصل کرتا ہے تاکہ سوال سے بچے اور اہل وعیال کی کفالت کرے اور ہمسایہ کی مدد کرے تو قیامت کے دن جب وہ اٹھے گا تو اس کا چہرہ چودھویں رات کے چاند کی طرح روشن رہے گا ۔
(ابو نعیم فی الحلیۃ)

(۲۴) من سعی علی والدیہ فھو فی سبیل اللہ ۔ ومن سعی علی عیالہ فھو فی سبیل اللہ ومن سعی علی نفسہ لیعفھا فھو فی سبیل اللہ ۔ ومن سعی علی التکاثر فھو فی سبیل الشیطان ۔ — جو والدین کے لئے محنت کرتا ہے وہ اللہ کی راہ میں کام کرتا ہے ۔ اور جو اہل وعیال کے لئے محنت کرتا ہے وہ بھی اللہ کی راہ میں کام کرتا ہے اور جو اپنے نفس کو فقر وفاقہ سے بچانے کیلئے کام کرتا ہے وہ بھی اللہ کی راہ میں کام کرتا ہے ۔ اور جو فخر ومباہات کیلئے محنت کرتا ہے وہ شیطان کی راہ میں کام کرتا ہے ۔
(بیہقی طبرانی صغیر)

حلال روزی

آیت

یَا اَیُّھَا النَّاسُ کُلُوْا مِمَّا فِی الْاَرْضِ (۱) حَلٰلًا طَیِّبًا ز۔ البقرہ۔ آیت (۱۶۸)	اے لوگو! جو چیزیں زمین میں موجود ہیں ان میں سے حلال پاک چیزیں کھاؤ۔

احادیث

افضل الاعمال الکسب الحلال (۱) (المدینۃ والاسلام)	بہترین عمل حلال روزی کمانا ہے۔
طلب الحلال مثل مقارعۃ الابطال (۲) فی سبیل اللہ ومن بات تعبا من طلب الحلال بات اللہ عنہ راض۔ (المدینۃ والاسلام)	حلال کا طلب کرنا ایسا ہے جیسے خدا کی راہ میں بہادروں سے لڑنا اور جو شخص حلال روزی حاصل کرنے کی کوشش کرکے رات کو تھک کر سو جائے تو خدا اس سے راضی ہے۔
طلب الحلال فریضۃ علٰی کل مسلم (۳) (المدینۃ والاسلام۔ فرید وجدی)	حلال طریقے سے کمانا ہر مسلمان پر فرض ہے۔
العبادۃ سبعون بابًا فضلھا (۴) طلب الحلال۔ (کتاب فردوس دیلمی۔ کنوز الحقائق)	عبادت کے ستر (یعنی بکثرت) طریقے ہیں ان میں سب سے اچھا طریقہ حلال (روزی) حاصل کرنا ہے۔
(رافع بن خدیج) قیل یارسول اللہ (۵) ای الکسب اطیب ؟ قال عمل الرجل بیدہ وکل بیع مبرور (احمد کبیر بزار اوسط)	رافع بن خدیج سے مروی ہے پوچھا گیا کہ اے اللہ کے رسول کونسی کمائی سب سے زیادہ پاک ہے؟ فرمایا آدمی کا اپنے ہاتھوں سے کام

دین و دُنیا ساتھ ساتھ ہے

آیات

(۱) رِجَالٌ لَّا تُلْهِيهِمْ تِجَارَةٌ وَّلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ۔

وہ لوگ جنھیں خرید و فروخت اور تجارت خدا کی یاد سے غافل نہیں کرتی۔

النور۔ آیت (۳۷)

(۲) يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا نُوْدِيَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ يَّوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ وَذَرُوا الْبَيْعَ ۭ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝ فَاِذَا قُضِيَتِ الصَّلٰوةُ فَانْتَشِرُوْا فِي الْاَرْضِ وَابْتَغُوْا مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ۔

مسلمانو! جب جمعہ کے دن جمعہ کی اذان دیجائے تو تم اللہ کی یاد کی طرف دوڑو اور لین دین چھوڑ دو۔ اگر تم جانتے ہو تو یہی تمہارے لئے بہتر ہے۔ پھر جب نماز ختم ہو جائے تو تم زمین میں پھیل جاؤ اور اللہ کا فضل تلاش کرو۔

الجمعہ۔ آیت (۹ و ۱۰)

(۳) لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَبْتَغُوْا فَضْلًا مِّنْ رَّبِّكُمْ ۭ

(حج کے دنوں میں) اپنے رب کا فضل حاصل کرنے میں کچھ حرج نہیں ہے۔

البقرہ۔ آیت (۱۹۸)

حدیث

(۱) ليس خيركم من ترك دنياه لآخرته ولا آخرته لدنياه بل خيركم من اخذ من هذه وهذه۔

دُنیا کو آخرت کے لئے ترک کرنیوالا اچھا ہے نہ آخرت کو دنیا کے لئے ترک کرنے والا۔ بلکہ وہ شخص اچھا ہے جو آخرت کو بھی اختیار کرے اور دنیا کو بھی۔

(المدينة والاسلام۔ فريد وجدی)

حلال روزی

آیت

یَآ اَیُّھَا النَّاسُ کُلُوْا مِمَّا فِی الْاَرْضِ (۱) حَلٰلًا طَیِّبًا۔ البقرہ۔آیت (۱۶۸)	اے لوگو! جو چیزیں زمین میں موجود ہیں ان میں سے حلال پاک چیزیں کھاؤ۔

احادیث

افضل الاعمال الکسب لحلال (۱) (المدینۃ والاسلام)	بہترین عمل حلال روزی کمانا ہے۔
طلب الحلال مثل مقارعۃ الابطال (۲) فی سبیل اللہ ومن بات تعبًا من طلب الحلال بات اللہ عنہ راض۔ (المدینۃ والاسلام)	حلال کا طلب کرنا ایسا ہے جیسے خدا کی راہ میں بہادروں سے لڑنا اور جو شخص حلال روزی حاصل کرنے کی کوشش کرکے رات کو تھک کر سو جائے تو خدا اس سے راضی ہے۔
طلب الحلال فریضۃ علی کل مسلم (۳) (المدینۃ والاسلام۔ فرید وجدی)	حلال طریقے سے کمانا ہر مسلمان پر فرض ہے۔
العبادۃ سبعون بابًا افضلھا (۴) طلب الحلال۔ (کتاب فردوس دیلمی۔ کنوز الحقائق)	عبادت کے ستر (یعنی بکثرت) طریقے ہیں ان میں سب سے اچھا طریقہ حلال (روزی) حاصل کرنا ہے۔
(رافع بن خدیج) قیل یا رسول اللہ (۵) ای الکسب اطیب؟ قال عمل الرجل بیدہ وکل بیع مبرور (احمد کبیر، بزار اوسط)	رافع بن خدیج سے مروی ہے پوچھا گیا کہ اے اللہ کے رسول کونسی کمائی سب سے زیادہ پاک ہے؟ فرمایا آدمی کا اپنے ہاتھوں سے کام

دین و دنیا ساتھ ساتھ ہے

آیات

(۱) رِجَالٌ لَّا تُلْهِيهِمْ تِجَارَةٌ وَّلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ۔

النور۔ آیت (۳۷)

وہ لوگ جنھیں خرید و فروخت اور تجارت خدا کی یاد سے غافل نہیں کرتی۔

(۲) يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا نُودِيَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ يَّوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا إِلَىٰ ذِكْرِ اللّٰهِ وَذَرُوا الْبَيْعَ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ ۝ فَإِذَا قُضِيَتِ الصَّلٰوةُ فَانْتَشِرُوا فِي الْأَرْضِ وَابْتَغُوا مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ۔

الجمعہ۔ آیت (۹ و ۱۰)

مسلمانو! جب جمعہ کے دن جمعہ کی اذان دیجائے تو تم اللہ کی یاد کی طرف دوڑو اور لین دین چھوڑ دو۔ اگر تم جانتے ہو تو یہی تمہارے لئے بہتر ہے۔ پھر جب نماز ختم ہو جائے تو تم زمین میں پھیل جاؤ اور اللہ کا فضل تلاش کرو۔

(۳) لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَبْتَغُوا فَضْلًا مِّنْ رَّبِّكُمْ ط

البقرہ۔ آیت (۱۹۸)

(حج کے دنوں میں) اپنے رب کا فضل حاصل کرنے میں کچھ حرج نہیں ہے۔

حدیث

(۱) لیس خیرکم من ترک دنیاہ لآخرتہ ولا آخرتہ لدنیاہ بل خیرکم من اخذ من ھذہ وھذہ۔

(المدنیۃ والاسلام۔ فرید وجدی)

دنیا کو آخرت کے لئے ترک کرنے والا اچھا ہے نہ آخرت کو دنیا کے لئے ترک کرنے والا۔ بلکہ وہ شخص اچھا ہے جو آخرت کو بھی اختیار کرے اور دنیا کو بھی۔

(۱۵) عن ابی ھریرۃ رض عن النبی ﷺ قال ما بعث اللہ نبیا الا رعی الغنم فقال اصحابہ وانت فقال نعم کنت ارعاھا قراریط لاھل مکۃ۔
(بخاری۔ کتاب الاجارہ)

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ نے کوئی نبی ایسا نہیں بھیجا جس نے بکریاں نہ چرائی ہوں۔ صحابہ نے عرض کیا۔ کیا آپ نے بھی؟ فرمایا ہاں میں بھی کچھ قیراطوں کے عوض مکہ والوں کی بکریاں چرایا کرتا تھا۔

(۱۶) نعم العون المغزل للمرأۃ علے الجلوس فے بیتھا۔
(کتاب فردوس۔ کنوز الحقایق)

عورت کو گھر بیٹھنے کے عوض چرخہ کاتنا اچھی کمائی کا مشغلہ ہے۔

(۱۷) عمل الرجل بیدہ وکل بیع مبرور (قالہ لمن سألہ عن اطیب الکسب)
(بحوالہ ابن عساکر کنوز الحقایق)

ایک شخص نے حلال روزی کی بابت دریافت کیا تو آپ نے فرمایا آدمی کا اپنے ہاتھ سے عمل کرنا اور ہر وہ تجارت جس میں پرہیزگاری ہو سب سے اچھا پیشہ ہے

(۱۸) نعم المطیۃ الدنیا فارتحلوھا تبلغکم الاخرۃ۔
(المدینۃ والاسلام۔ فرید وجدی)

بہترین سواری دنیا ہے اس پر سوار ہو جاؤ (یعنی اس پر قابو پالو) تو وہ تم کو آخرت تک پہنچا دے گی۔

(۱۹) (عائشہؓ) رفعتہ: ان اطیب ما اکلتم من کسبکم وان اولادکم من کسبکم۔ (اصحاب سنن)

حضرت عائشہؓ سے مروی ہے بے شک پاک روزی (بہتر کھانا) وہ ہے جو تم اپنی کمائی میں سے کھاؤ اور بے شک تمھاری اولاد تمھاری کمائی میں سے ہے۔

(۲۰) عن ابی ھریرۃ رض ان رسول اللہ ﷺ قال والذی نفسی بیدہ لان یاخذ احدکم حبلہ فیحتطب علے ظھرہ خیر لہ من ان یاتی رجلا فیسألہ اعطاہ او منعہ۔
(بخاری۔ کتاب الزکوۃ)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "قسم ہے اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے یہ بات کہ تم میں سے کوئی شخص لکڑی توڑے اور اس کو رسی سے باندھ کر اپنی پیٹھ پر لاد کر لائے تو اس کے لئے اس بات سے بہتر ہے کہ کسی شخص کے پاس جا کر سوال کرے اور وہ اس کو دے یا نہ دے۔

کرنا اور ہر وہ تجارت جس میں تقویٰ ہو یعنی جائز ہو۔

(۶) تسعة اعشار الرزق فی التجارة۔ — روزی کے ۹/۱۰ حصے تجارت میں ہیں۔
(کنز العمال)

(۷) لولا هذه البیوع لصرتم عالة علی الناس۔ (کنز العمال) — اگر تجارت نہ ہوتی تو تم دوسروں کے لئے وبال جان ہو جاتے۔

(۸) من طلب الدنیا حلالاً فی عفاف کان فی درجة الشهداء۔ — اور جو دنیا کو جائز طریقے پر بغیر کسی حرص کے طلب کرے تو شہداء کے درجے میں ہوا۔
(المدینة والاسلام)

(۹) من سعی علی عیاله من حل فهو کالمجاهد فی سبیل الله۔ — جو شخص اہل وعیال کے لئے حلال روزی کی تلاش کرتا ہے وہ ایسا ہے جیسے راہ خدا میں جہاد کرنے والا ہوتا ہے۔
(المدینة والاسلام۔ فرید وجدی)

(۱۰) طلب الحلال جهاد (المدینة والاسلام) — حلال روزی کمانا جہاد ہے۔

(۱۱) قال رسول الله صلی الله علیه وسلم طلب کسب الحلال فریضة بعد الفریضة (کنز العمال) — رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فریضۂ عبادت کے بعد حلال کمائی کا طلب کرنا بھی ایک فریضہ ہے۔

(۱۲) عن المقدام رضی اللہ عنہ قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ما اکل احد طعاما قط خیرا من ان یاکل من عمل یده وان نبی الله داؤد علیه السلام کان یاکل من عمل یده۔ (بخاری۔ کتاب البیوع) — حضرت مقدامؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا سب سے زیادہ پاک کھانا وہ ہے جو اپنے ہاتھ سے کما کر کھائے اور اللہ کے نبی داؤد علیہ السلام اپنے ہاتھ کی کمائی سے کھایا کرتے تھے۔

(۱۳) کل لحم انبته السحت فالنار اولی به۔ (مستدرک الحاکم بحوالہ کنز الحقائق) — حرام روزی سے پرورش پایا ہوا گوشت ہر کا زیادہ مستحق ہے کہ آگ میں ڈالا جائے۔

(۱۴) ان الله یحب ان یری عبده تعبا فی طلب الحلال (فردوس۔ بحوالہ کنز الحقائق) — اللہ اپنے بندے کو طلب حلال میں تھکا ہوا دیکھنا پسند کرتا ہے۔

مزدور

آیت

وَرَفَعْنَا بَعْضَهُمْ فَوْقَ بَعْضٍ (۱) اور ہم نے بعض کو بعض پر فوقیت دے رکھی ہے
دَرَجَاتٍ لِيَتَّخِذَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا (اور ہم نے مدارج کا یہ اختلاف اس لئے رکھا ہے (کہ
سُخْرِيًّا معاشرے کے تمام افراد ایک دوسرے سے کام لیتے رہیں
الزخرف آیت (۳۲) (محنت و مزدوری ایک دوسرے سے کرائے)

احادیث

عن النبیؐ قال خیر الکسب (۱) رسول اللہؐ نے فرمایا کہ بہترین کمائی مزدور کی
یحسب العامل اذا قلم کمائی ہے بشرطیکہ وہ خیر خواہی اور بھلائی کے ساتھ
(رواہ احمد مجمع الزوائد) کام والے کا کام انجام دے۔

روی انس بن مالک ان رسول اللہ (۲) حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ
صلی اللہ علیہ وسلم لما اقبل من غزوۃ جب غزوہ تبوک میں آنحضرتؐ اور سعد الانصاری
تبوک استقبلہ سعد الانصاری فصافحہ کی ملاقات ہوئی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے
النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثم قال لہ ان سے مصافحہ کیا اور ان سے فرمایا تمھارے ہاتھ
ما ھذا الذی اکتب یدلک قال داغدار کس طرح ہوئے۔ انھوں نے عرض کیا یا رسول اللہ
یا رسول اللہ اضرب بالمر والمسحاۃ یہ پھاوڑے اور رسی کے نشان ہیں جن سے محنت
فانفقہ علیٰ عیالی فقبل یدہ رسول اللہ کرکے کماتا اور عیال پر خرچ کرتا ہوں پس رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم وقال ھذہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انکے ہاتھ کو بوسہ دیا اور فرمایا
ید لا تمسہا النار (اسد الغابہ) اس ہاتھ کو آگ نہیں چھو سکتی (نہیں جلا سکتی)

قال رسول اللہؐ اعطوا الاجیر (۳) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مزدور
اجرہ قبل من یجف عرقہ۔ کی اجرت اس کا پسینہ خشک ہونے سے پہلے
(ابن ماجہ باب الاجارہ) ادا کردو۔

(۲۱) كان داؤد زرّادا وكان آدم حرّاثا وكان نوح نجّارا وكان ادريس خيّاطا وكان موسى راعيًا۔

(فتح الباری ج ۴ کتاب البیوع)

داؤد علیہ السلام زرہ بناتے تھے اور آدم علیہ السلام کاشتکاری کرتے تھے اور نوح علیہ السلام بڑھائی کا کام کرتے تھے اور حضرت ادریس علیہ السلام درزی کا پیشہ کرتے تھے اور حضرت موسیٰ علیہ السلام بکریاں چرانے کا کام کرتے تھے۔

(۲۲) افضل العبادة توقع الفرج

(سنن بیہقی کنز الحقائق)

بہترین عبادت فراخی کی اُمید کرنا ہے۔

(۲۳) نعم الحرفة لرجال امتی الخياطة

(کنز الحقائق) نسائی

میری امت کے مردوں کے لئے درزی کا کام اچھا کسب ہے۔

(۲۴) امر رسول الله صلى الله عليه وسلّم الاغنياء باتخاذ الغنم وامر الفقراء باتخاذ الدجاج۔

(ابن ماجہ۔ باب اتخاذ الماشیۃ)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مالداروں کو حکم دیا کہ بکریاں پالیں اور غریبوں کو حکم دیا کہ مرغیاں پالیں۔

(۲۵) عند اتخاذ الاغنياء الدجاج ياذن الله هلاك القرىٰ۔

(ابن ماجہ ۔ کنز العمال)

جب سرمایہ داروں کا طبقہ مرغبانی کے کام کو اپنے ہاتھ میں لے گا تو خدا حکم دے گا بستیوں کو کہ وہ اُجاڑ ہو جائیں۔

(۲۶) من فقه الرجل ان يصلح معيشته ليس من حب الدنيا طلب ما يصلحك۔

(بیہقی شعب الایمان)

سمجھدار انسان وہ ہے جو اپنی معیشت درست کرے، وہ کام جس سے اس کی حاجت روائی ہو دنیا کی محبت سے نہیں ہے۔

(۲۷) رحم الله امرأ اكتسب طيبًا وانفق قصدًا وقدم فضلًا ليوم فقره وحاجته۔

(ابن النجار)

خدا کی رحمت اُس شخص پر ہو جس نے حلال روزی کمائی اور اعتدال کے ساتھ خرچ کیا اور وقت ضرورت کے لئے کچھ بچا رکھا۔

فلیطعمہ مما یاکل ولیلبسہ مما یلبس ولا یکلفہ من العمل ما یغلبہ فان کلفہ ما یغلبہ فلیعنہ علیہ۔

(بخاری پ کتاب الایمان)

اس کے بھائی کو کیا ہے اس کو چاہئیے کہ وہ جو خود کھائے وہی اسکو بھی کھلائے جو خود پہنے وہی اسکو پہنائے اور جو کام اسکی طاقت سے باہر ہو اس کی اُسے تکلیف نہ دے اور اگر تکلیف دے تو پھر اسکی مدد کرے۔

(۱۱) عن ابی هریرة رضی الله عنه قال سمعت ابا القاسم صلی الله علیه وسلم من قذف مملوکه وهو بری مما قال جلد یوم القیامة الا ان یکون کما قال۔

(بخاری)

حضرت ابوہرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا ہے فرماتے تھے جس نے اپنے غلام کو تہمت لگائی اور وہ غلام تہمت سے بری ہے تو اس آقا کو قیامت کے دن درے لگائے جائیں گے لیکن اگر ایسا ہی ہو جیسا کہ اس آقا نے کہا تھا۔

(۱۲) عن ابی هریرة رضی الله عنه قال قال رسول الله ليس المسكين الذی ترده التمرة والتمرتان ولا اللقمة ولا اللقمتان ان المسكين الذی يتعفف واقرؤا ان شئتم يعنی قوله تعالیٰ (لا يسئلون الناس الحافا)

(بخاری)

حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسکین وہ شخص نہیں ہے جس کو چھوارے یا کھانے کی خواہش دربدر لئے پھرتی ہے بلکہ مسکین وہ ہے جو کسی سے سوال نہ کرے اور تمہیں چاہئیے کہ یہ آیت پڑھو (ولا یسئلون الناس الحافا) اور لوگوں کو لپٹ کر سوال نہیں کرتے)۔

(۱۳) عن عمرؓ، قال: انی لاری الرجل فیعجبنی فاقول: اله حرفة فان قالوا: لا، سقط من عینی۔

(رواه الدینوری)

عمرؓ سے روایت ہے کہ جب کسی شخص کو میں دیکھتا ہوں تو دریافت کرتا ہوں کہ آیا یہ صاحب حرفت یعنی کاریگر ہے؟ اگر جواب نفی میں ملتا ہے تو وہ (اگر کاریگر ہے تو عزت کی نگاہ سے دیکھتا ہوں ورنہ وہ) میری نظروں سے گر جاتا ہے۔

(۱۴) عن ابن عباس قال قال

ابن عباس رضؓ سے روایت ہے کہ حضور

(۴) عن ابی سعید الخدریؓ ان رسول اللہ ﷺ نھی عن استجار الاجیر حتی یبین له اجره۔
(بیہقی کتاب الاجارہ)

ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی ہے کہ مزدور اور اجیر کو اسکی اُجرت طے کئے بغیر کام پر لگایا جائے۔

(۵) انی لست استعمل احدا حتی اشارطه۔
(کتاب فردوس دیلمی کنوز الحقائق)

میں کسی کو کسی کام پر بغیر معاہدہ کے مقرر نہیں کرتا۔

(۶) ان اللہ یحب العبد المومن المحترف۔ (بیہقی فی شعب الایمان)

پیشہ ور مومن بندہ کو اللہ دوست رکھتا ہے۔

(۷) عن عبد اللہ بن عمر قال جاء رجل الی النبی صلی اللہ علیه وسلم فقال یا رسول اللہ کم اعفو عن الخادم فصمت عنه النبی ثم قال یا رسول اللہ کم اعفو عن الخادم قال کل یوم سبعین مرة۔ (ترمذی۔ کتاب البر والصلۃ)

عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ ایک شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور دریافت کیا کہ نوکر کو میں کتنا معاف کروں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سکوت فرمایا۔ پھر اُس شخص نے دریافت کیا کہ کتنی بار میں خادم کو معاف کروں۔ فرمایا ہر روز ستر مرتبہ (یعنے کثرت سے)

(۸) ظلم الاجیر اجره من الکبائر۔
(کتاب فردوس۔ کنوز الحقائق)

مزدور کی مزدوری گھٹانا گناہ کبیرہ ہے۔

(۹) عن ابی هریرة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم قال اللہ عزوجل ثلثة انا خصمهم یوم القیمة ومن کنت خصمه خصمته (الی) ورجل استاجر اجیرا استوفی منه ولم یوفه۔
(بیہقی۔ ۶۔ کتاب الاجارہ)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے تین قسم کے انسان ایسے ہیں جن سے میں قیامت کے دن جھگڑوں گا اور جس سے میں جھگڑوں گا اسکو مغلوب ومقہور ہی کرکے چھوڑوں گا ان میں سے ایک وہ شخص ہے جو مزدور سے کام تو پوری طرح لیتا ہے لیکن اُس کے مناسب اسکی اجرت نہیں دیتا۔

(۱۰) هم اخوانکم جعلهم اللہ تحت ایدیکم فمن جعل اللہ اخاه تحت یداه

وہ (مزدور) تمھارے بھائی ہیں۔ اُن کو خدا نے تمھارے ماتحت کیا ہے۔ پس جس کے ماتحت خدا نے

عِلم

عِلم کی اہمیّت

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم احق ما اخذ تم علیہ اجراً کتاب اللہ تعالےٰ۔

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جن کاموں پر تم مزدوری لیتے ہو ان میں قرآن کی مزدوری لینا زیادہ تر حق ہے۔

(تیسیر الوصول جلد ششم)

(۱۵) عن ابن عباس انہ سئل عن اجرۃ کتابۃ المصحف قال لا باس انما ھم مصوررون وانھم انما یاکلون من عمل ایدیھم۔

(تیسیر الوصول جلد ششم)

ابن عباس رضؓ سے روایت ہے کہ کسی نے اُن سے قرآن مجید لکھنے کی مزدوری کا حکم پوچھا تو فرمایا اس میں کچھ حرج نہیں کہ وہ تو نقش لکھنے والے ہیں اور یقیناً وہ تو اپنے ہاتھ کے کام سے کھاتے ہیں یعنے اپنی دستکاری سے۔

(۱۶) اعطوا العامل من عملہ فان عامل اللہ لا یخیب۔

(مسند احمد حنبل)

کام کرنے والے کو اس کے کام میں سے حصّہ دو کیونکہ خدا کا عامل نامراد نہیں کیا جا سکتا۔

(۱۷) عن ابی ھریرۃ عن النبی صلے اللہ علیہ وسلّم قال اذا اتی احدکم خادمہ بطعامہ فان لم یجلسہ معہ فلیناولہ اکلۃ او اکلتین اولقمۃ اولقمتین فانہ ولی حرّہ وعلاجہ۔

(بخاری۔ کتاب الاطعمۃ)

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب کہ تمہارا خادم کھانا لائے تو اگر خادم کو اپنے ساتھ نہ بٹھائے تو چاہئے کہ اسے ایک لقمہ یا دو لقمے ایک نوالہ یا دو تو الے دیدے کیونکہ (اس نے محنت کی ہے) گرمی کی شدت برداشت کی ہے۔ اور اسکو پکایا ہے۔

علم کی اہمیّت

آیات

(۱) قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِينَ يَعْلَمُونَ وَالَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ ۝ الزمر آیت (۹)

آپ کہد یجیے کیا علم والے اور جہل والے برابر ہو سکتے ہیں۔

(۲) وَمَنْ كَانَ فِي هَٰذِهِ أَعْمَىٰ فَهُوَ فِي الْآخِرَةِ أَعْمَىٰ وَأَضَلُّ سَبِيلًا ۝ بنی اسرائیل آیت (۷۲)

اور جو کوئی اس دنیا میں اندھا رہا (اور اُس نے اللہ کے دیئے ہوئے ہوش و حواس سے کام نہیں لیا) تو یقین کرو آخرت میں بھی وہ اندھا ہی رہے گا اور راستہ سے بالکل بھٹکا ہوا۔

(۳) الَّذِي عَلَّمَ بِالْقَلَمِ ۝ عَلَّمَ الْإِنْسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ ۝ العلق آیت (۴-۵)

جس نے آدمی کو قلم کے ذریعے علم سکھایا۔ انسان کو وہ باتیں سکھائیں جو اسکو معلوم نہیں تھیں

(۴) وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ ۚ وَكَانَ فَضْلُ اللَّهِ عَلَيْكَ عَظِيمًا ۝ النساء۔ آیت (۱۱۳)

(اور اے پیغمبر) ہم نے تم کو ان سب چیزوں کی تعلیم دے دی جن کو تم جانتے نہ تھے اور خدا کا فضل آپ پر عظیم ہے۔

(۵) وَقُلْ رَبِّ زِدْنِي عِلْمًا ۝ طٰہٰ۔ آیت (۱۱۴)

اور آپ یہ دعا کیجئے، پروردگار میرا علم اور زیادہ کر۔

(۶) لَقَدْ مَنَّ اللَّهُ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ إِذْ بَعَثَ فِيهِمْ رَسُولًا مِنْ أَنْفُسِهِمْ يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ وَيُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَإِنْ كَانُوا مِنْ قَبْلُ لَفِي ضَلَالٍ

یقیناً اللہ نے مومنوں پر احسان کیا جب ان میں انہیں میں سے ایک رسول بھیجا جو اُن پر اس کی آیتیں پڑھتا ہے اور انھیں پاک کرتا ہے اور انھیں کتاب اور حکمت سکھاتا ہے۔ گو وہ پہلے کھلی گمراہی میں تھے۔

علم

طلب علم ہر مرد، ہر عورت کے لئے فرض ہے۔ طلب علم نہ صرف ہر فرد کے پیشہ کے لحاظ سے ضروری ہے بلکہ زندگی میں تمدنی و روحانی ارتقاء کے لئے بھی لازمی ہے۔ لیکن جس قانون کا اسباب رزق کے حصول پر اطلاق کیا گیا تھا وہی قانون حصول علم پر بھی منطبق ہوتا ہے — حلال و حرام کا قانون۔ یہاں جس نکتہ کو پیش نظر رکھنا ضروری ہے وہ یہ ہے کہ حلال و حرام کی تمیز خود علم یا معلومات کے حصول کے متعلق اتنی نہیں جتنی کہ ضروریات زندگی و احتیاجات معاشری کے حصول کے وقت متعلق ہوتی ہے۔ اس نقطۂ نظر سے کہا جا سکتا ہے کہ کسی علم کے حصول کی ممانعت نہیں کی گئی بشرطیکہ وہ اپنے مقاصد و نتائج کے لحاظ سے مفاد معاشرہ کے خلاف نہ ہو اور رضائے حق کے مطابق ہو۔

مسلمانوں میں خصوصاً ان کے زوال و انحطاط کے زمانہ میں یہ خیال عام ہو گیا کہ علم سے مراد صرف دین اسلام ہی کا علم ہے، یعنی تفسیر و حدیث و فقہ کا علم۔ لیکن یقین کے ساتھ کہا جا سکتا ہے کہ پیغمبر اسلام صلعم کا یہ مطلب نہ تھا کہ صرف یہی علم ہیں۔ کیونکہ آپ نے اپنے متبعین کو حکم دیا تھا کہ ”علم اگر چین میں بھی ہو تو اس کو حاصل کرو“۔ اور فرمایا تھا کہ حکمت و دانائی مومن کی گم شدہ متاع ہے اس کو جہاں پائے حاصل کرلے۔

قرآن کریم و احادیث مصطفوی کے جو اقتباسات یہاں دیئے گئے ہیں ان سے واضح ہو جائے گا کہ علم سے مراد نہ صرف اسلام کے اساسی اصول و فرائض کا علم ہے بلکہ زندگی کا بھی علم ہے، ان چیزوں کا بھی علم ہے جن کا تعلق زندگی سے ہوتا ہے، زمین و افلاک کے ان وسائل و ذرائع کا بھی علم ہے جن کو انسان کے نفع کے لئے حاصل کرتا ہے اور ان واقعات کا بھی علم ہے جو انسان کی زندگی میں ظہور پذیر ہوتے ہیں۔ طلب علم کی واحد شرط جو قرآن پیش کرتا ہے وہ یہ ہے کہ علم کے استعمال کے وقت اس کے معاشری نتائج پیش نظر رہیں اور یہ علم حق کی طرف رہنمائی کرے۔ ع

علمے کہ رہ بحق نہ نماید جہالت است

حکمت؛ حکم الٰہی ہوا اے آدم تم اب فرشتوں کو ان (حقائق) کے نام بتلاؤ جب آدم نے بتلا دیئے تو اللہ نے فرمایا کیا میں نے تم سے نہیں کہا تھا کہ آسمان و زمین کے تمام غیب مجھ پر روشن ہیں اور جو کچھ تم ظاہر کرتے ہو وہ بھی میرے علم میں ہے اور جو کچھ تم چھپاتے تھے، وہ بھی مجھ سے مخفی نہیں۔

انسان کو اشیاء اور ان کی تسخیر کا علم دیا گیا

(۸) وَسَخَّرَ لَكُمْ مَّا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا مِّنْهُ ۚ إِنَّ فِي ذٰلِكَ لَآيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَتَفَكَّرُونَ ۝

الجاثیہ۔ آیت (۱۳)

اور کام میں لگا دیا تمھارے لئے جو کچھ ہے آسمانوں میں اور زمین میں اپنی طرف سے اس میں نشانیاں ہیں ان لوگوں کے واسطے جو دھیان کرتے ہیں۔

(۹) اَللّٰهُ الَّذِي خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ وَأَنْزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَأَخْرَجَ بِهِ مِنَ الثَّمَرٰتِ رِزْقًا لَّكُمْ ۖ وَسَخَّرَ لَكُمُ الْفُلْكَ لِتَجْرِيَ فِي الْبَحْرِ بِأَمْرِهِ ۖ وَسَخَّرَ لَكُمُ الْأَنْهٰرَ ۝ وَسَخَّرَ لَكُمُ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ دَائِبَيْنِ ۖ وَسَخَّرَ لَكُمُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ ۝ وَآتٰكُمْ مِّنْ كُلِّ مَا سَأَلْتُمُوهُ ۚ وَإِنْ تَعُدُّوا نِعْمَتَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوهَا ۗ إِنَّ الْإِنْسَانَ لَظَلُومٌ كَفَّارٌ ۝

ابراہیم۔ آیت (۳۲ تا ۳۴)

اللہ ہی ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا اور آسمان سے پانی برسایا جسکی آبیاری سے طرح طرح کے پھل لگائے تاکہ تمہارے لئے غذا کا سامان ہو اور جہاز تمھارے لئے مسخر کر دیئے کہ اسکے حکم سے (یعنی اسکے ٹھہرائے ہوئے قانون کے تحت) سمندر میں چلنے لگیں نیز دریا بھی تمھارے لئے مسخر کر دیئے اور اسی طرح سورج اور چاند بھی مسخر کر دیئے ہیں کہ ایک خاص دستور پر برابر چلے جا رہے ہیں اور رات اور دن کا ظہور بھی مسخر ہے۔ غرض کہ تمھیں جو کچھ مطلوب تھا سب اس نے عطا فرما دیا۔ اگر تم اللہ کی نعمتیں گننی چاہو تو وہ اتنی ہیں کہ کبھی اُن کا احاطہ

مُّبِيْنٍ ○ آل عمران ۔ آیت (۱۶۴)

فَلَوْلَا نَفَرَ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِّنْهُمْ طَآئِفَةٌ لِّيَتَفَقَّهُوْا فِي الدِّيْنِ وَلِيُنْذِرُوْا قَوْمَهُمْ إِذَا رَجَعُوْٓا إِلَيْهِمْ لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُوْنَ ع

التوبہ ۔ آیت (۱۲۲)

تو ایسا کیوں نہ ہو کہ ان کی ہر ایک جماعت میں سے ایک گروہ نکلے تاکہ وہ دین میں سمجھ حاصل کرے اور تاکہ یہ لوگ اپنی قوم کو ڈرائیں جب وہ ان کے پاس آئیں تاکہ وہ لوگ بچیں۔

آدم کو جمیع اشیاء کا علم دیا گیا

(۷)

وَإِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ إِنِّيْ جَاعِلٌ فِي الْأَرْضِ خَلِيْفَةً ؕ قَالُوْٓا أَتَجْعَلُ فِيْهَا مَنْ يُّفْسِدُ فِيْهَا وَيَسْفِكُ الدِّمَآءَ ۚ وَنَحْنُ نُسَبِّحُ بِحَمْدِكَ وَنُقَدِّسُ لَكَ ؕ قَالَ إِنِّيْٓ أَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ○ وَعَلَّمَ اٰدَمَ الْأَسْمَآءَ كُلَّهَا ثُمَّ عَرَضَهُمْ عَلَى الْمَلٰٓئِكَةِ فَقَالَ أَنْۢبِئُوْنِيْ بِأَسْمَآءِ هٰٓؤُلَآءِ إِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ○ قَالُوْا سُبْحٰنَكَ لَا عِلْمَ لَنَآ إِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا ؕ إِنَّكَ أَنْتَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ ○ قَالَ يٰٓاٰدَمُ أَنْۢبِئْهُمْ بِأَسْمَآئِهِمْ ۚ فَلَمَّآ أَنْۢبَأَهُمْ بِأَسْمَآئِهِمْ ۙ قَالَ أَلَمْ أَقُلْ لَّكُمْ إِنِّيْٓ أَعْلَمُ غَيْبَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ ۙ وَأَعْلَمُ مَا تُبْدُوْنَ وَمَا كُنْتُمْ تَكْتُمُوْنَ ○

البقرہ ۔ آیت (۳۰ تا ۳۳)

(اور اے پیغمبر! اس حقیقت پر غور کر) جب ایسا ہوا تھا کہ تمھارے پروردگار نے فرشتوں سے کہا "میں زمین میں ایک خلیفہ بنانے والا ہوں" فرشتوں نے عرض کیا "کیا ایسی ہستی کو خلیفہ بنایا جا رہا ہے جو زمین میں خرابی پھیلائے گی اور خونریزی کرے گی حالانکہ ہم تیری حمد و ثنا کرتے ہوئے تیری پاکی و قدوسی کا اقرار کرتے ہیں۔ اللہ نے فرمایا میں جانتا ہوں اس بات کو جس کو تم نہیں جانتے (میری نظر جس حقیقت پر ہے تمھیں اس کی خبر نہیں) اور آدم نے تعلیم الٰہی سے تمام چیزوں کے نام معلوم کر لئے تو اللہ نے فرشتوں کے سامنے وہ تمام حقایق پیش کر کے اور فرمایا اگر تم سچے ہو (اپنے شبہہ میں درستی پر ہو) تو مجھ کو بتلاؤ ان (حقایق) کے نام کیا ہیں؟ فرشتوں نے عرض کیا خدایا ساری پاکیاں اور بڑائیاں تیرے ہی لئے ہیں۔ ہم تو اتنا ہی جانتے ہیں جتنا تو نے ہمیں سکھلا دیا ہے۔ علم تیرا علم ہے اور حکمت تیری

وَمِن كُلِّ الثَّمَرَاتِ ۗ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ
لَآيَةً لِّقَوْمٍ يَتَفَكَّرُونَ ○ وَسَخَّرَ
لَكُمُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ۖ
وَالنُّجُومُ مُسَخَّرَاتٌ بِأَمْرِهِ ۗ إِنَّ
فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِّقَوْمٍ يَعْقِلُونَ ○ وَمَا
ذَرَأَ لَكُمْ فِي الْأَرْضِ مُخْتَلِفًا أَلْوَانُهُ ۗ
إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً لِّقَوْمٍ يَذَّكَّرُونَ ○
وَهُوَ الَّذِي سَخَّرَ الْبَحْرَ لِتَأْكُلُوا مِنْهُ
لَحْمًا طَرِيًّا وَتَسْتَخْرِجُوا مِنْهُ حِلْيَةً
تَلْبَسُونَهَا ۖ وَتَرَى الْفُلْكَ مَوَاخِرَ
فِيهِ وَلِتَبْتَغُوا مِن فَضْلِهِ وَلَعَلَّكُمْ
تَشْكُرُونَ ○ وَأَلْقَىٰ فِي الْأَرْضِ رَوَاسِيَ
أَن تَمِيدَ بِكُمْ وَأَنْهَارًا وَسُبُلًا
لَّعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ ○ وَعَلَامَاتٍ ۚ
وَبِالنَّجْمِ هُمْ يَهْتَدُونَ ○

النحل - آیت (۱۰ تا ۱۶)

کھیتیاں بھی پیدا کرتا ہے نیز زیتون، کھجور، انگور اور ہر طرح کے پھل ہوتے ہیں۔ یقیناً اس بات میں اُن لوگوں کے لئے ایک بڑی ہی نشانی ہے جو غور و فکر کرنے والے ہیں اور اُس نے تمھارے لئے رات اور دن اور سورج اور چاند مسخر کر دیئے اور اسی طرح ستارے بھی اُس کے حکم سے تمھارے لئے مسخر ہو گئے ہیں یقیناً اس بات میں ان لوگوں کے لئے بڑی ہی نشانیاں ہیں جو عقل سے کام لیتے ہیں اور زمین کی سطح پر طرح طرح کے رنگوں کی پیداوار جو تمھارے لئے پیدا کر دی ہے (اُس پر غور کرو) بلا شبہ اُس میں ان لوگوں کیلئے ایک نشانی ہے جو سوچنے سمجھنے والے ہیں اور وہی ہے جس نے سمندر تمھارے لئے مسخر کر دیا کہ اس سے تر و تازہ گوشت نکالو اور کھاؤ اور زیور کی چیزیں نکالو جنھیں تم (آرائش کے لئے) پہنتے ہو نیز تم دیکھتے ہو کہ جہاز پانی کو چیرتے ہوئے چلے جاتے ہیں تاکہ اس کا فضل تلاش کرو (یعنی جہازوں کے ذریعے تجارت کرو) اور تاکہ شکر گزار ہو اور اُس نے زمین میں پہاڑ قائم کر دیئے کہ وہ تمھیں لیکر (کسی طرف کو) جھک نہ پڑے۔ اور اُس نے نہریں رواں کر دیں اور راستے نکال دیئے تاکہ تم اپنی منزل مقصود تک پہنچو اور اس نے (قطع مسافت کے لئے طرح طرح کی) علامتیں پیدا کر دیں اور ستاروں سے لوگ رہنمائی پاتے ہیں۔

هُوَ الَّذِي جَعَلَ الشَّمْسَ ضِيَاءً
وَالْقَمَرَ نُورًا وَقَدَّرَهُ مَنَازِلَ لِتَعْلَمُوا
عَدَدَ السِّنِينَ وَالْحِسَابَ ۚ مَا

(۱۵) وہی ہے جس نے سورج کو چمکتا ہوا بنایا اور چاند کو روشن اور پھر چاند کی منزلوں کو مقرر فرمایا تاکہ تم برسوں کی گنتی اور حساب معلوم کر لیا کرو۔ اللہ نے یہ سب

ذکر سکو حقیقت یہ ہے کہ انسان بڑا ہی نا انصاف
بڑا ہی ناشکرا ہے۔

فطرت کا مطالعہ

(١٠) وَكَأَيِّنْ مِّنْ آيَةٍ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ يَمُرُّوْنَ عَلَيْهَا وَهُمْ عَنْهَا مُعْرِضُوْنَ ○

یوسف۔ آیت (١٠٥)

اور آسمانوں میں اور زمین میں (اللہ کی قدرت و حکمت کی) بہت سی نشانیاں ہیں جن پر سے لوگ گذر جاتے ہیں اور نظر اٹھا کر دیکھتے بھی نہیں۔

(١١) وَيَتَفَكَّرُوْنَ فِي خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ ۚ رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا ۚ

آل عمران۔ ٣ آیت (١٩٠)

اور (جن کا شیوہ یہ ہوتا ہے کہ) آسمان اور زمین کی خلقت میں غور و فکر کرتے ہیں خدایا یہ سب کچھ (جو تو نے پیدا کیا ہے سو بلاشبہہ) بیکار اور عبث پیدا نہیں کیا۔

(١٢) وَمَا خَلَقْنَا السَّمَآءَ وَالْأَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا بَاطِلًا ۚ

ص ۔ آیت (٢٧)

ہم نے آسمان اور زمین اور ان کے درمیان جو کچھ ہے بیکار پیدا نہیں کیا۔

(١٣) إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَاخْتِلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ لَآيٰتٍ لِّأُولِي الْأَلْبَابِ ۚ

آل عمران۔ آیت (١٨٩)

بلاشبہہ آسمانوں اور زمین کی خلقت میں اور رات اور دن کے ایک کے بعد ایک آتے رہنے میں ارباب دانش کے لئے (معرفت حق کی) بڑی ہی نشانیاں ہیں۔

(١٤) هُوَ الَّذِي أَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً لَّكُمْ مِّنْهُ شَرَابٌ وَّمِنْهُ شَجَرٌ فِيْهِ تُسِيْمُوْنَ ○ يُنْبِتُ لَكُمْ بِهِ الزَّرْعَ وَالزَّيْتُوْنَ وَالنَّخِيْلَ وَالْأَعْنَابَ

وہی ہے جس نے آسمان سے پانی برسایا۔ جو تمہارے پینے کے کام آتا ہے اور جو زمین کو سیراب کرتا ہے جس سے درختوں کے جنگل پیدا ہو جاتے ہیں جن میں تم اپنے مویشی چراتے ہو۔ اسی پانی سے وہ تمھارے لئے

(۱۸) قُلِ انْظُرُوْا مَاذَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا تُغْنِي الْاٰيٰتُ وَالنُّذُرُ عَنْ قَوْمٍ لَّا يُؤْمِنُوْنَ ٥
یونس ۔ آیت (۱۰۱)

(اے پیغمبر) تم لوگوں سے کہو جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے ان سب پر نظر ڈالو لیکن جو لوگ یقین نہیں رکھتے ان کے لئے : تو نشانیاں ہی سودمند ہیں نہ تنبیہیں۔

(۱۹) وَفِي الْاَرْضِ اٰيٰتٌ لِّلْمُوْقِنِيْنَ ٥ وَفِيْٓ اَنْفُسِكُمْ ۭ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ ٥
الذٰریٰت ۔ آیت (۲۰،۲۱)

اور زمین میں نشانیاں ہیں ان لوگوں کیلئے جو یقین رکھتے ہیں اور (یوں دیکھا جائے تو) تم میں خود نشانیاں ہیں۔ کیا تم نہیں دیکھتے۔

(۲۰) بَلْ هُوَ اٰيٰتٌۢ بَيِّنٰتٌ فِيْ صُدُوْرِ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ ۭ
العنکبوت ۔ آیت (۴۹)

بلکہ وہ کھلی ہوئی نشانیاں ہیں اُن لوگوں کے دلوں میں جن کو علم دیا گیا ہے۔

قوموں اور اُن کی تاریخ کا مطالعہ

(۲۱) اَوَلَمْ يَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۭ
الروم ۔ آیت (۹)

کیا یہ لوگ زمین میں چلتے پھرتے نہیں جس میں دیکھتے بھالتے کہ جو لوگ اُن سے پہلے ہو گذرے ہیں ان کا انجام کیا ہوا۔

(۲۲) لَقَدْ كَانَ فِيْ قَصَصِهِمْ عِبْرَةٌ لِّاُولِي الْاَلْبَابِ ۭ مَا كَانَ حَدِيْثًا يُّفْتَرٰى وَلٰكِنْ تَصْدِيْقَ الَّذِيْ بَيْنَ يَدَيْهِ وَتَفْصِيْلَ كُلِّ شَيْءٍ وَّهُدًى وَّرَحْمَةً لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ٥
یوسف ۔ آیت (۱۱۱)

یقیناً ان لوگوں کے قصے میں دانشمندوں کیلئے بڑی ہی عبرت ہے یہ (قرآن) کوئی جی سے گڑھی ہوئی بات نہیں بلکہ اُس کتاب کی تصدیق کرنے والا ہے جو اس سے پہلے آچکی ہے اور ساری باتوں کی تفصیل کرنے والا ہے اور ایمان والوں کے لئے (اور ان لوگوں کے لئے جو یقین رکھتے ہیں) ہدایت (رہنمائی) اور رحمت ہے۔

(۲۳) اَفَلَمْ يَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَتَكُوْنَ لَهُمْ قُلُوْبٌ يَّعْقِلُوْنَ بِهَآ اَوْ اٰذَانٌ

کیا یہ لوگ ملکوں میں چلے پھرے نہیں (کہ عبرت حاصل کرتے) اُن کے پاس دل ہوتے کہ سمجھتے بوجھتے

خَلَقَ اللّٰهُ ذٰلِكَ اِلَّا بِالْحَقِّ ۚ يُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ○ اِنَّ فِي اخْتِلَافِ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَمَا خَلَقَ اللّٰهُ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَّقُوْنَ ○

یونس - آیت (۵ و ۶)

نہیں بنایا ہے مگر حکمت و مصلحت کے ساتھ ان لوگوں کے لئے جو جاننے والے ہیں وہ (اپنی قدرت و حکمت کی) دلیلیں کھول کھول کر بیان کر دیتا ہے۔

بلاشبہ اس بات میں کہ رات کے پیچھے دن اور دن کے پیچھے رات آتی ہے اور ان تمام چیزوں میں جو اللہ نے آسمانوں میں اور زمین میں پیدا کی ہیں ان لوگوں کے لئے (قدرت و حکمت کی) نشانیاں ہیں جو متقی ہیں۔

(۱۴) وَهُوَ الَّذِيْ مَدَّ الْاَرْضَ وَجَعَلَ فِيْهَا رَوَاسِيَ وَاَنْهٰرًا ۭ وَمِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ جَعَلَ فِيْهَا زَوْجَيْنِ اثْنَيْنِ يُغْشِي الَّيْلَ النَّهَارَ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ○ وَفِي الْاَرْضِ قِطَعٌ مُّتَجٰوِرٰتٌ وَّجَنّٰتٌ مِّنْ اَعْنَابٍ وَّزَرْعٌ وَّنَخِيْلٌ صِنْوَانٌ وَّغَيْرُ صِنْوَانٍ يُّسْقٰى بِمَاۗءٍ وَّاحِدٍ ۣ وَنُفَضِّلُ بَعْضَهَا عَلٰي بَعْضٍ فِي الْاُكُلِ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ○

الرعد - آیت (۳ و ۴)

اور (دیکھو) وہی ہے جس نے زمین کی سطح پھیلا دی اس میں پہاڑ بنائے نہریں جاری کر دیں اور ہر طرح کے پھلوں کے جوڑے دو دو قسموں کے اگا دیئے اس نے رات اور دن کا ایسا قاعدہ بنا دیا کہ دن کی روشنی کو رات کی تاریکی ڈھانپ لیا کرتی ہے یقیناً اس بات میں ان لوگوں کے لئے کتنی ہی نشانیاں ہیں جو غور و فکر کرنے والے ہیں اور دیکھو زمین میں طرح طرح کے ٹکڑے ہیں ایک دوسرے سے ملے ہوئے اور ان میں انگور کے باغ ہیں (غلہ کی) کھیتیاں ہیں، کھجور کے درخت ہیں، باہم دگر ملتے جلتے۔

اور بعض ایسے کہ ملتے جلتے ہوئے نہیں ہیں سب ایک ہی پانی سے سیراب ہوتے ہیں مگر ہم بعض پھلوں کو بعض پر مزہ میں برتری دیتے ہیں یقیناً عقل رکھنے والوں کیلئے اس میں بڑی نشانیاں ہیں۔

(۱۵) خَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ○

العنکبوت - آیت (۴۴)

اللہ آسمانوں اور زمین کو صحیح صحیح بناوٹ کے ساتھ پیدا کیا۔ یقیناً ان میں اللہ تعالیٰ کی نشانیاں ہیں، جو ایمان رکھتے ہیں۔

ریتنا ھی الی رأیہم ۔

(جامع بیان العلم)

کیجاتی ہے اور ان کی رایوں پر اعتماد کیا جاتا ہے۔

(۲) عن عائشۃؓ انہا قالت سمعت رسول اللہ ﷺ یقول ان اللہ عزوجل اوحی الی انہ من سلک مسلکا فی طلب العلم سہلت لہ طریق الجنۃ وفضل فی علم خیر من فضل فی عبادۃ

(رواہ البیہقی فی شعب الایمان مشکوٰۃ)

حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے میری طرف وحی کی ہے کہ جو شخص علم کی تلاش میں چلتا ہے میں اس کے لئے جنت کا راستہ آسان کردیتا ہوں، اور علم کی زیادتی، عبادت کی زیادتی سے بہتر ہے۔

(۳) ولیفشوا العلم ولیجلسوا حتی یعلم من لا یعلم فان العلم لا یہلک حتی یکون سرا ۔

(صحیح بخاری کتاب العلم)

اور عالموں کو علم پھیلانا چاہئے اور تعلیم دینے کے لئے بیٹھنا چاہئے تاکہ جو لوگ علم سے محروم ہیں انکو تعلیم دیں اس لئے کہ جہاں علم پوشیدہ ہوا بس وہ مٹ گیا۔

(۴) عبد اللہ بن عمرو ان رسول اللہ ﷺ مر بمجلسین فی مسجدہ فقال کلاھما علی خیر واحدھما افضل من صاحبہ اما ھؤلاء فیدعون اللہ ویرغبون الیہ فان شاء اعطاھم وان شاء منعھم واما ھؤلاء فیتعلمون الفقہ والعلم ویعلمون الجاھل فھم افضل وانما بعثت معلما ثم جلس فیھم ۔ (رواہ الدارمی مشکوٰۃ)

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دو مجلسوں کے پاس سے گذرے جو آپ کی مسجد میں منعقد تھیں آپ نے فرمایا یہ دونوں مجلسیں خیر کی ہیں لیکن ان سے ایک دوسرے سے بہتر ہے اس مجلس کے لوگ اللہ سے دعا کرتے ہیں اور اسکی طرف رغبت کررہے ہیں اگر وہ چاہے عطا فرمائے اور اگر چاہے منع کردے لیکن یہ دوسری مجلس کے لوگ علم حاصل کررہے ہیں اور جہلا کو تعلیم دے رہے ہیں پس یہ لوگ افضل ہیں اسلئے کہ میں خود معلم بناکر بھیجا گیا ہوں۔ اور آپ اس مجلس میں بیٹھ گئے۔

(۵) افضل العبادۃ طلب العلم

(کنوز الحقائق حرف الہمزہ)

بہترین عبادت علم کا طلب کرنا ہے۔

(۶) (حذیفۃؓ) رفعہ ـ فضل العلم

حضرت حذیفہؓ سے مروی ہے کہ عبادت سے

يَسْمَعُونَ بِهَا فَإِنَّهَا لَا تَعْمَى الْأَبْصَارُ
وَلَٰكِن تَعْمَى الْقُلُوبُ الَّتِي فِي الصُّدُورِ ۝

الحج - آیت (۴۶)

کان ہوتے کہ سنتے حقیقت یہ ہے کہ جب کوئی اندھا
میں پڑتا ہے تو آنکھیں اندھی نہیں ہو جایا کرتی ہیں
(جو سروں میں ہیں) بلکہ دل اندھے ہو جاتے ہیں جو سینوں
کے اندر پوشیدہ ہیں۔

أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللَّهَ أَنزَلَ مِنَ السَّمَاءِ (۲۷)
مَاءً فَأَخْرَجْنَا بِهِ ثَمَرَاتٍ مُّخْتَلِفًا
أَلْوَانُهَا ۚ وَمِنَ الْجِبَالِ جُدَدٌ بِيضٌ
وَحُمْرٌ مُّخْتَلِفٌ أَلْوَانُهَا وَغَرَابِيبُ
سُودٌ ۝ وَمِنَ النَّاسِ وَالدَّوَابِّ
وَالْأَنْعَامِ مُخْتَلِفٌ أَلْوَانُهُ كَذَٰلِكَ ۗ إِنَّمَا
يَخْشَى اللَّهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَاءُ ۗ إِنَّ
اللَّهَ عَزِيزٌ غَفُورٌ ۝

فاطر - آیت (۲۷ - ۲۸)

کیا تو نے اس بات پر نظر نہیں کی کہ اللہ تعالیٰ
نے آسمان سے پانی اُتارا پھر ہم نے اُس کے ذریعے سے
مختلف رنگوں کے پھل نکالے اور پہاڑوں کے بھی
مختلف حصے ہیں سفید اور سرخ کہ انکی بھی مختلف
رنگتیں ہیں اور بہت گہرے سیاہ اور اسی طرح آدمیوں
اور جانوروں اور چوپایوں میں بھی بعضے ایسے ہیں کہ
ان کی رنگتیں مختلف ہیں۔ خدا سے اُس کے وہی
بندے ڈرتے ہیں جو علم رکھتے ہیں۔ اللہ بڑا زبردست
بخشنے والا ہے۔

احادیث

تعلّموا العلم لانه معالم الحلال (۱)
والحرام ومنار سبیل اهل الجنة و
هو الأنس فی الوحشة والصاحب
فی الغربة والدلیل علی السرّاء و
الضرّاء والسلاح علی الاعداء والزین
عند الاخلّاء یرفع الله به اقواما
فیجعلهم فی الخیر قادة وائمة
تقتص آثارهم ویقتدی بفعالهم

علم سیکھو، اس لئے کہ وہ حلال و حرام میں تمیز
سکھاتا ہے اور اہل جنت کا راستہ بتلاتا ہے وہ وحشت
میں اُنس و محبت پیدا کرتا ہے۔ تنہائی کا ساتھی ہے
عسرت و تنگدستی میں رہنما ہے۔ دشمنوں کے مقابلے
میں بہترین ہتھیار ہے۔ دوستوں کا نایاب ساتھی ہے
اسکی وجہ سے اللہ تعالیٰ قوموں کو عروج عطا فرماتا ہے
جس کی وجہ سے لوگ نیکیوں کے لیڈر و رہنما اور امام
بن جاتے ہیں کہ اُن کے اعمال و افعال کی پیروی

(۱۴) عن انس بن مالکؓ قال قال رسول اللہؐ طلب العلم فریضۃ علی کل مسلم۔
(سنن ابن ماجہ - باب فضل العلماء)

انس بن مالکؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ہر مسلم پر علم کا طلب کرنا فرض ہے۔

(۱۵) (جابرؓ) قال رجل یا رسول اللہؐ ای الناس اعلم؟ قال من جمع علم الناس الی علمہ کل صاحب علم غرثان۔ (ابویعلی موصلی)

حضرت جابرؓ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) سب سے بڑا عالم کون ہے؟ فرمایا۔ جو دوسروں سے بھی علم حاصل کرتا رہے کیونکہ عالم علم کا بھوکا رہتا ہے۔

(۱۶) (علیؓ) قال حدثوا الناس بما یعرفون اتحبون ان یکذب اللہ و رسولہ۔
(بخاری)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ عوام کو انکی عقل کے مطابق مسائل بتاؤ۔ کیا تمہیں پسند ہے کہ اللہ اور اسکے رسول کی تکذیب کیجائے؟

(۱۷) (ابن مسعودؓ) قال ما انت بمحدث قوما حدیثا لا تبلغہ عقولہم الا کان لبعضہم فتنۃ۔
(مسلم)

حضرت ابن مسعودؓ سے مروی ہے کہ جب تم لوگوں کے سامنے ایسی گفتگو کروگے جو اُن کی عقل کی رسائی سے باہر ہو۔ تو وہ کچھ لوگوں کیلئے فتنہ بن جائے گی۔

(۱۸) یحاسب الناس علی قدر عقولہم
(کنز الحقایق بحرف الیاء)

لوگوں سے بمقدار ان کی عقلوں کے حساب کیا جائے گا۔

(۱۹) (کثیر بن مرۃ) قال لا تحدث الباطل للحکماء فیمقتوك ولا تحدث الحکمۃ للسفہاء فیکذبوك ولا تمنع العلم اہلہ فتاثم ولا تضعہ فی غیر اہلہ فتجہل ان علیك فی علمك حقا کما ان علیك فی مالك حقا۔
(دارمی)

کثیرہ بن مرۃ سے مروی ہے کہ داناؤں کے سامنے بے سروپا بات نہ کرو ورنہ وہ خفا ہوجائینگے کم عقل والوں سے حکمت کی باتیں نہ کرو ورنہ وہ تمہاری تکذیب کریں گے۔ علم کے اہل کو علم سے محروم نہ رکھو ورنہ تم گنہگار ہوگے۔ نا اہل سے علمی گفتگو نہ کرو ورنہ وہ تمہیں ہی جاہل کہے گا (علم ہو یا دولت) تمہارے علم میں تمھارا ایسا ہی حق ہے جیسا کہ تمہاری دولت میں تمھارا حق ہے۔

خیر من فضل العبادة وخیر دینکم الورع۔ (اوسط - بزار)

علم فضل ہے اور دین میں بہترین نیکی تقویٰ ہے۔

(ابومسعودؓ) رفعہ: طلب العلم (۷) فریضة علیٰ کل مسلم۔

(سنن ابن ماجہ باب فضل العلماء)

ابومسعودؓ سے مروی ہے کہ ہر مسلمان پر علم حاصل کرنا واجب ہے۔

تفکر ساعة خیر من عبادة (۸) سبعین سنة۔

(کنوز الحقایق حرف التاء)

ایک گھڑی فکر کرنا ستر سال کی عبادت سے بہتر ہے۔

عالم ینتفع بعلمه خیر من (۹) الف عابد۔

(کنوز الحقایق حرف التاء)

جس عالم کے علم سے فائدہ اٹھایا جائے وہ ہزار عابد سے بہتر ہے۔

(علیؓ) انه لاخیر فی عبادة لاعلم (۱۰) فیها ولاخیر فی علم لافهم فیه ولاخیر فی قرأة لاتدبر فیها۔

(دارمی کتاب العلم)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ جس عبادت میں علم شامل نہ ہو اس میں کوئی خیر نہیں اور جس علم میں فہم نہ ہو اس میں بھی خیر نہیں اور جس قرأت میں تدبر (غور و فکر) نہ ہو اس میں بھی کوئی خیر نہیں۔

(انسؓ) مثل العالم فی الارض (۱۱) کمثل النجوم فی السماء یهتدی بها فی ظلمات البر والبحر فاذا انطمست النجوم اوشك ان تضل الهداة۔

(احمد)

حضرت انسؓ سے مروی ہے کہ زمین پر عالم کی مثال فلک پر ستاروں کی مانند ہے جن سے خشکی و تری کی تاریکی میں راستہ ملتا ہے۔ جب ستارے ڈوب جائیں تو ہدایت حاصل کرنے والے کا گمراہ ہو جانا ممکن ہے۔

لاتزال نفس ابن آدم شابة (۱۲) فی طلب العلم۔

(کنوز الحقایق حرف لا)

ہمیشہ انسان کا نفس طلب علم کے اندر جوان رہتا ہے۔

قال مجاهد لایتعلم العلم (۱۳) مستحی ولامتکبر (بخاری کتاب العلم)

مجاہد کا قول ہے جو شخص شرم یا غرور کرے گا وہ علم حاصل نہیں کر سکتا۔

يقول من يرد الله به خيراً يفقهه في الدين ۔ (اخرجه الشيخان)

ہوئے سنا کہ اللہ تعالیٰ جس کے حق میں بہتری کا ارادہ کرتا ہے اس کو دین میں سمجھ عطا کرتا ہے۔

علم کا چھپانا معصیت ہے

(۲۴) (ابو هريرةؓ) رفعه: من سئل علما يعلمه فكتمه الجم بلجام من نار (ترمذی، ابوداؤد۔ کتاب العلم)

حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ اگر عالم سے کوئی بات دریافت کیجائے جسے وہ جانتا ہو اور وہ اُسے چھپائے تو قیامت کے دن اُسے آگ کی لگام چڑھائی جائے گی۔

(۲۵) (جابرؓ) لا ينبغي للعالم ان يسكت على علمه ولا ينبغي للجاهل ان يسكت على جهله قال الله تعالىٰ فاسئلوا اهل الذكر ان كنتم لا تعلمون۔ (اوسط۔ طبرانی)

حضرت جابرؓ سے مروی ہے کہ عالم کو زیبا نہیں کہ اظہار علم کے موقع پر خاموش رہے۔ اور نہ جاہل کو زیبا ہے کہ اپنی بے علمی کو چھپانے کے لئے چپ رہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جس بات کا تمہیں علم نہ ہو اُسے جاننے والے سے دریافت کرلو۔

(۲۶) (ابن عباسؓ) رفعه: تناصحوا في العلم فان خيانة احدكم في علمه اشد من خيانته في ماله وان الله سائلكم يوم القيامة ۔ (طبرانی)

حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ حقوق علم ادا کرنے کی ایک دوسرے کو نصیحت کرتے رہو، مال کی خیانت سے علم کی خیانت زیادہ معیوب ہے حشر میں اللہ تعالیٰ اس کا بھی حساب لے گا۔

(۲۷) عن سهل بن سعدؓ قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم والله لان يهدي بهداك واحد خير لك من حمر النعم۔ (اخرجه ابو داؤد)

سہل بن سعدؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تیرے سبب سے ایک آدمی کا ہدایت پانا تیرے لئے سرخ اونٹ سے بہتر ہے۔

عقل سلیم

(۲۰) دین المرء عقله ومن لا دین له لا عقل له۔

(کنوز الحقایق حرف دال)

انسان کا دین اس کی عقل ہے اور جس کا کوئی دین نہیں اسکو عقل نہیں۔

(۲۱) یتفاضل الناس بالعقل فی الدنیا والاخرۃ۔

(کنوز الحقایق حرف الیاء)

حسب عقل لوگوں کی دنیا و آخرت میں باہم فضیلت ہوگی۔

(۲۲) عن حفصؓ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لما اراد ان یبعث معاذ الی الیمن قال کیف تقضی اذا عرض لك قضاء قال اقضی بکتاب اللہ قال فان لم تجد فی کتاب اللہ قال فبسنة رسول اللہ (صلعم) قال فان لم تجد فی سنة رسول اللہ (صلعم) ولا فی کتاب اللہ قال اجتهد رائی ولا آلو فضرب رسول اللہ (صلعم) صدرہٗ فقال الحمد للہ الذی وفق رسول رسول اللہ لما یرضی رسول اللہ (صلعم)

(ابو داؤد۔ کتاب القضاء)

حفصؓ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے معاذؓ کو قاضی بنا کر یمن کی طرف روانہ کرنے کا ارادہ کیا تو معاذ سے پوچھا کہ تم کس طرح فیصلہ کروگے اگر کوئی مسئلہ درپیش ہو۔ معاذ نے جواب دیا کہ کتاب اللہ سے فیصلہ کرونگا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر کتاب اللہ میں نہ ملے تو معاذ نے کہا رسول اللہ صلعم کی سنت سے فیصلہ کرونگا۔ آپ نے فرمایا میری سنت اور کتاب اللہ میں بھی نہ ملے تو کیا کروگے۔ معاذ نے کہا کہ میں اجتہاد کرکے اپنی رائے سے کام لونگا اور حق سے اعراض نہیں کرونگا۔ اس پر رسول اللہ صلعم نے معاذ کے سینہ پر ہاتھ مار کر تحسین دی) پھر معاذ نے کہا کہ خدا کا شکر ہے کہ اس نے رسول اللہ صلعم کو توفیق دی کہ رسول اللہ صلعم نے خوشنودی کا اظہار فرمایا۔

(۲۳) عن حمید سمعت معاویةؓ یقول سمعت رسول اللہ صلعم

حمید سے روایت ہے کہ معاویہؓ کہتے تھے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے

کسی فن کے اختیار کرنے سے پہلے اُس کا علم حاصل کرنا ضروری ہے

(٣٢) عن موسىٰ بن طلحة عن ابيه قال مررت مع رسول الله صلعم بقوم على رؤس النخل فقال ما يصنع هؤلاء فقالوا يلقحونه يجعلون الذكر في الانثى فيتلقح فقال رسول الله صلعم ما اظن يغني ذٰلك شيئاً قال فاخبروا بذٰلك فتركوه فاخبر رسول الله صلعم بذٰلك فقال ان كان ينفعهم فليصنعوا فاني انما ظننت ظناً فلا تؤاخذوني بالظن ولكن اذا حدثتكم عن الله شيئاً فخذوا به فاني لن اكذب على الله عز وجل

(کتاب الفضائل صحیح مسلم مطبوعہ مصر ۱۳۳۰ھ ص ۲۲۳)

موسیٰ بن طلحہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلعم (مدینہ منورہ کے) بعض باغوں میں سے گذرے دیکھا کہ کچھ لوگ کھجوروں کے درختوں پر چڑھ کر کچھ کر رہے ہیں۔ آپ نے دریافت فرمایا کہ یہ کیا کر رہے ہیں ایک ہمراہی نے کہا یہ مادہ کھجوروں میں نر کھجوروں کے پھول ڈالتے ہیں تاکہ پھل زیادہ آئیں۔ فرمایا میں تو نہیں سمجھتا کہ اس سے کچھ زیادہ فائدہ ہوگا۔ اس نے جا کر باغ والوں سے آپ کا یہ فقرہ بیان کر دیا۔ صحابہ نے جو سراپا اطاعت تھے اس پر عمل کیا یعنی ایسا کرنا چھوڑ دیا۔ اس سال پھل کم آئے۔ آپ کا پھر اس طرف گذر ہوا تو ان لوگوں نے صورت حال عرض کی۔ آپ نے فرمایا میں نے تو یونہی ایک بات سمجھ کے کہدی تھی۔ اگر ان کو اس عمل سے فائدہ ہوتا ہو تو کریں۔ پھر فرمایا میں نے ایک گمان کیا تھا۔ گمان پر مجھ کو نہ پکڑو۔ ہاں جب خدا کی طرف سے کوئی بات کہوں تم اس کو لو کہ میں خدا پر ہرگز جھوٹ نہ کہوں گا۔

(٣٣) وفي رواية اخرىٰ عن انس بن مالك قال انتم اعلم بامر دنياكم (ايضاً)

دوسری روایت میں انس بن مالک سے مروی ہے کہ "تم اپنے دنیا کے کام کو زیادہ جانتے ہو"

(٣٤) وفي رواية اخرىٰ عن رافع بن خديج قال انما انا بشر مثلكم اذا امرتكم بشيء من دينكم فخذوا به واذا امرتكم بشيء من رائي فانما انا بشر مثلكم۔

ایک اور روایت میں رافع بن خدیج سے مروی ہے کہ "میں تو ایک آدمی ہوں جب تمہارے دین کا کوئی حکم دوں تو اُس کو قبول کرو اور جب اپنی رائے سے کچھ کہوں تو میں ایک آدمی ہی ہوں تم جیسا۔"

علم کا بیجا استعمال منع ہے

(۲۸) (جندلؓ) رفعہ: کمثل الذی یعلم الناس الخیر وینسی نفسہ کمثل السراج یضئ للناس ویحرق نفسہ۔ (کبیر۔ مطولا)

حضرت جندلؓ سے مروی ہے کہ جو شخص دوسروں کو نیکی کی تعلیم دیتے اور خود اس پر عمل نہ کرے۔ اسکی مثال چراغ کی سی ہے کہ اوروں کو روشنی دے اور خود کو جلاتا رہے۔

(۲۹) (ابو ہریرہؓ) رفعہ: شرار الناس الذین یسألون عن شرار المسائل کی یغلطوا بہا العلماء۔ (رزین)

حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ بدترین وہ لوگ ہیں جو شر انگیز مسائل پوچھکر علماء کو مغالطے میں ڈالتے ہیں۔

(۳۰) (کعبؓ بن مالک) رفعہ: من طلب العلم لیجاری بہ العلماء او لیماری بہ السفہاء ویصرف بہ وجوہ الناس الیہ ادخلہ اللہ النار۔ (ترمذی)

کعب بن مالکؓ سے مروی ہے کہ جو شخص اس لئے علم پڑھتا ہے کہ علماء کا مقابلہ اور جہلاء سے مناظرہ کرکے عوام کو اپنی طرف مائل کرے اسے اللہ تعالیٰ دوزخ میں ڈالے گا۔

(۳۱) عن جابر بن عبد اللہؓ ان النبیؐ قال لا تعلموا العلم تباھوا بہ العلماء ولا تماروا بہ السفہاء ولا تمیزوا بہ المجالس فمن فعل ذلک فالنار النار۔ (سنن ابن ماجہ باب الانتفاع بالعلم والعمل)

جابر بن عبد اللہؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم اس لئے علم نہ حاصل کرو کہ علما پر فوقیت لیجاؤ اور جہلا سے جھگڑا کرو اور نہ اس لئے کہ لوگوں میں عزت حاصل کرو۔ جو ایسا کرے گا اس کے لئے آگ ہے پس آگ سے بچو (یعنے علم کو علم کی خاطر حاصل کرو)

لین دین

علم و حکمت جہاں سے ملے حاصل کرو

(ابو ہریرۃؓ) رفعہ: الکلمۃ (۳۵)
الحکمۃ ضالۃ المومن فحیث
وجدھا فھو احق بھا۔ (ترمذی)
خذ الحکمۃ ولا یضرک من ای (۳۶)
وعاء خرجت۔
(کنوز الحقائق - حرف الخاء)

حضرت ابو ہریرہ سے مروی ہے کہ سخن حکیمانہ مومن ہی کی گم شدہ دولت ہے۔ جہاں بھی ملے اس کا زیادہ حقدار وہی ہے۔
تو علم و حکمت حاصل کرلے جس برتن سے بھی نکلے تجھے نقصان نہیں ہوگا۔

انبیاء کا ورثہ اُن کا عِلم ہے

(ابو الدرداءؓ) من سلک طریقا (۳۷)
یطلب بہ علما سلک بہ طریقا من
طرق الجنۃ وان الملائکۃ لتضع
اجنحتھا رضاءً لطالب العلم وانّ
العالم لیستغفر لہ من فی السمٰوٰت
ومن فی الارض والحیتان فی جوف
الماء وان فضل العالم علی العابد
کفضل القمر لیلۃ البدر علی سائر
الکواکب وان العلماء ورثۃ الانبیاء
وان الانبیاء لم یورّثوا دینارا ولا
درھما ولکن ورثوا العلم فمن اخذہ
اخذ بحظ وافر۔

(ترمذی - ابوداؤد)

ابو الدرداءؓ سے مروی ہے کہ حصول علم کے لئے سفر کرنا جنت کی راہ طے کرنا ہے۔ جویانِ علم کی رضا جوئی کے لئے فرشتے پنے پر بچھاتے ہیں۔ ارض و سما کا ایک ایک فرد حتیٰ کہ سمندر کی مچھلیاں بھی اس کی مغفرت کے لئے دست بدعا رہتی ہیں۔ عالم کی فضیلت عابد پر ایسی ہے جیسے بدر کامل کو ستاروں پر ہوتی ہے۔ ترکۂ انبیاء علیہم السلام کے یہی اہل علم وارث ہیں۔ نبیوں نے درہم و دینار کی میراث نہیں چھوڑی۔ بلکہ میراثِ علم چھوڑی ہے۔ جس نے اُسے حاصل کرلیا اُس نے بہت کچھ لے لیا۔

لین دین

آیات

(۱) وَاَوْفُوا الْكَيْلَ وَالْمِيزَانَ بِالْقِسْطِ

الانعام۔ آیت (۱۵۲)

اور انصاف کے ساتھ صحیح طور پر ناپو اور تولو۔

(۲) وَالسَّمَاءَ رَفَعَهَا وَوَضَعَ الْمِيزَانَ ۝ أَلَّا تَطْغَوْا فِي الْمِيزَانِ ۝ وَأَقِيمُوا الْوَزْنَ بِالْقِسْطِ وَلَا تُخْسِرُوا الْمِيزَانَ ۝

الرحمٰن آیت (۷تا ۹)

اور اسی نے آسمان کو بلند کیا اور میزان کو قائم کیا ہے تاکہ تم حد (اعتدال) سے تجاوز نہ کرو اور انصاف کے ساتھ وزن ٹھیک رکھو اور کم نہ تولو۔

(۳) وَيْلٌ لِلْمُطَفِّفِينَ ۝ الَّذِينَ إِذَا اكْتَالُوا عَلَى النَّاسِ يَسْتَوْفُونَ ۝ وَإِذَا كَالُوهُمْ أَوْ وَزَنُوهُمْ يُخْسِرُونَ ۝

المطففین۔ آیت (۱تا ۳)

بڑی خرابی ہے ناپ تول میں کمی کرنے والوں کی کہ جب لوگوں سے ناپ کر لیں تو پورا لے لیں اور جب ان کو ناپ کر یا تول کر دیں تو گھٹا دیں۔

(۴) فَأَوْفُوا الْكَيْلَ وَالْمِيزَانَ وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ أَشْيَاءَهُمْ۔

الاعراف۔ آیت (۸۵)

پس ناپ تول پورا پورا کیا کرو۔ لوگوں کو انکی چیزیں کم نہ دو۔

(۵) وَلَا تَنْقُصُوا الْمِكْيَالَ وَالْمِيزَانَ إِنِّي أَرَاكُمْ بِخَيْرٍ وَإِنِّي أَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ مُحِيطٍ ۝

ہود۔ آیت (۸۴)

اور ناپ تول میں کمی نہ کیا کرو۔ میں دیکھ رہا ہوں کہ (خیانت کیوجہ) تم خوشحال ہو۔ میں ڈرتا ہوں کہ تم پر عذاب کا ایسا دن نہ آجائے جو سب پر چھا جائے گا۔

(۶) يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَأْكُلُوا أَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ إِلَّا أَنْ تَكُونَ تِجَارَةً عَنْ تَرَاضٍ مِنْكُمْ

النساء (۲۹)

اے ایمان والو آپس میں ایک دوسرے کا مال ناجائز طریقہ سے نہ کھاؤ۔ ہاں اگر آپس کی رضامندی سے تجارت ہو تو (اس میں کھا سکتے ہو)۔

لین دین

گزشتہ ابواب میں یہ بتایا گیا ہے کہ انسان کے اولین فرائض میں سے ایک فرض یہ بھی ہے کہ وہ حصول معاش کیلئے جد و جہد کرے کوئی پیشہ اس کیلئے ممنوع نہیں قرار دیا گیا بشرطیکہ وہ اسکے اخلاقی نشو و نما میں مانع و حارج نہو یا دوسروں کے فوز و فلاح میں مزاحم نہو۔ مختلف پیشوں میں سے جنھیں اختیار کیا جا سکتا ہے پیشۂ تجارت کو خاص اہمیت دیگئی ہے لیکن حکم یہ ہے کہ تجارت کے ہر معاملہ میں دیانت و امانت سے کام لیا جائے "اقیموا الوزن ولا تخسروا المیزان" یہ معاشرے کی فلاح کیلئے ضروری ہے جس طرح کائنات کے مختلف عناصر میں توازن پایا جاتا ہے تاکہ اس کا قیام و بقا ممکن ہو سکے اسی طرح تمام انسانی کاروبار میں بھی توازن ضروری ہے تاکہ معاشرے میں استحکام باقی رہے۔

قرآن کریم اور احادیث نبوی صلعم سے جو اقتباسات یہاں پیش کئے گئے ہیں وہ تمام اس امر پر زور دیتے ہیں کہ کسی کو دھوکا دینا یا کسی سے ناجائز استفادہ کرنا گناہ ہے۔ یہ افعال مرتکب کی روح کو بھی نقصان پہنچاتے ہیں اور معاشرے کے مفادات کیلئے بھی مضر ہیں۔ ہمارے کاروبار اور تمام انسانی تعلقات میں اسی بنیادی اصول کو پیش نظر رکھنا چاہئے۔ کوئی چیز جو اس کو برابر ناپا یا تولا جائے۔ "اقیموا الوزن"! ہر شئی کے نقائص کو خریدار کے سامنے ظاہر کر دینا چاہئے قبل اس کے کہ قیمت پر اتفاق ہو۔ احتکار زیادہ قیمت وصول کرنے کیلئے، گناہ کبیرہ ہے اور سختی کے ساتھ منع ہے۔ مسابقت اپنے بھائی (انسان) کو تباہ کرنے کیلئے یا بازار کے نرخ میں خلل ڈالنے کے لئے ایک گناہ ہے۔ اسی طرح ہر قسم کا سٹہ یا قمار مذموم و حرام قرار دیا گیا ہے۔ حکومت کی جانب سے قیمتوں کے تعین کی اجازت نہیں۔ حکومت کا یہ فرض ہے کہ تجارت کے کاروبار کو کامل آزادی عطا کرے اور استحصال سے محفوظ رکھے۔

اسی بناء پر ایک طرف تو دولت کا جمع کرنا اور دوسری طرف سود پر روپیہ کا قرض دینا منع کر دیا گیا ہے معاشرے کے خلاف یہ جرم ہے دوسروں کے حالات کی تنگی سے فائدہ اٹھایا جائے۔ قرآن کریم چند افراد کے ہاتھ دولت کے جمع ہو جانے کا مخالف ہے۔ نہ صرف دولتمندوں کے مفاد کی خاطر دولت کو آزادی کے ساتھ گردش کرتے رہنا چاہئے بلکہ ان لوگوں کے مفاد کی خاطر بھی ایسا ہونا ضروری ہے جو دولتمند تو نہیں لیکن جو اگر صحیح طریقوں پر سرمایہ مل جائے تو کسی منفعت بخش کام پر لگانا چاہتے ہیں اس لئے دولتمندوں کا یہ اخلاقی فریضہ ہے کہ غریبوں کو بغیر سود کے قرض دیں۔ قرآن اسکو "قرض حسن" کے نام سے تعبیر کرتا ہے۔ قرآن کریم میں خود خدا سوال کرتا ہے کہ من ذالذی یقرض اللہ قرضا حسنا؟ کوئی ہے جو اللہ کو قرض حسنہ دے؟ ظاہر ہے کہ یہاں "اللہ" سے مراد اللہ کی وہ مخلوق ہے جو دولت کی مالک نہیں۔ قرآن کریم کا یہ تصور ہے اور نبی کریم صلعم کا بھی کہ معاشرہ کے ہر فرد کو دیانت کے ساتھ روزی کمانے کا موقع ملنا چاہئے۔

اس مضمون پر ایک بعد میں آنے والے باب میں جس کا عنوان "تقسیم دولت" ہے مزید روشنی ڈالی جائے گی۔

أَنْ تَضِلَّ إِحْدٰىهُمَا فَتُذَكِّرَ إِحْدٰىهُمَا
الْأُخْرٰى ۚ وَلَا يَأْبَ الشُّهَدَاءُ
إِذَا مَا دُعُوا ۚ وَلَا تَسْأَمُوا أَنْ تَكْتُبُوهُ
صَغِيرًا أَوْ كَبِيرًا إِلٰى أَجَلِهِ ۚ ذٰلِكُمْ
أَقْسَطُ عِنْدَ اللّٰهِ وَأَقْوَمُ لِلشَّهَادَةِ وَ
أَدْنٰى أَلَّا تَرْتَابُوا ۖ إِلَّا أَنْ تَكُونَ
تِجَارَةً حَاضِرَةً تُدِيرُونَهَا
بَيْنَكُمْ فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَلَّا
تَكْتُبُوهَا ۗ وَأَشْهِدُوا إِذَا تَبَايَعْتُمْ ۚ
وَلَا يُضَارَّ كَاتِبٌ وَلَا شَهِيدٌ ۚ وَإِنْ
تَفْعَلُوا فَإِنَّهُ فُسُوقٌ بِكُمْ ۗ وَاتَّقُوا
اللّٰهَ ۖ وَيُعَلِّمُكُمُ اللّٰهُ ۗ وَاللّٰهُ بِكُلِّ
شَيْءٍ عَلِيمٌ ۝ وَإِنْ كُنْتُمْ عَلٰى سَفَرٍ
وَلَمْ تَجِدُوا كَاتِبًا فَرِهٰنٌ مَقْبُوضَةٌ ۖ
فَإِنْ أَمِنَ بَعْضُكُمْ بَعْضًا فَلْيُؤَدِّ
الَّذِي اؤْتُمِنَ أَمَانَتَهُ وَلْيَتَّقِ
اللّٰهَ رَبَّهُ ۗ وَلَا تَكْتُمُوا الشَّهَادَةَ ۚ وَ
مَنْ يَكْتُمْهَا فَإِنَّهُ آثِمٌ قَلْبُهُ ۗ
وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُونَ عَلِيمٌ ۝

البقرہ ۔ آیت (۲۸۲، ۲۸۳)

صورت میں چاہئے اُس کی جانب سے اس کا سرپرست دیانتداری کے ساتھ مطلب بولتا جائے، اور اس پہ اپنے میں سے دو آدمیوں کو گواہ کر لو۔ اگر دو مرد نہ ہوں تو پھر ایک مرد اور دو عورتیں جنھیں تم گواہ کرنا پسند کرو تاکہ اگر ایک بھول جائے گی تو دوسری یاد دلا دے گی اور جب گواہ طلب کئے جائیں تو گواہی دینے سے انکار نہ کریں اور معاملہ چھوٹا ہو یا بڑا، جب تک میعاد باقی ہے دستاویز لکھنے میں کاہلی نہ کرو کتابت کیا کرو۔ اللہ کے نزدیک (اس طریقے سے لکھ لینے میں) تمھارے لئے انصاف کی زیادہ مضبوطی ہے۔ اور شہادت کو بھی طرح قائم رکھنے کا اور زیادہ سزاوار کہ تم اس طریقے سے بات درست کرنے میں شک و شبہہ میں نہ پڑو ہاں اگر لیا جو کہ نقد کاروبار دست بدست ہو جسے تم لیا دیا کرتے ہو تو ایسی حالت میں کوئی مضائقہ نہیں اگر تم لکھا پڑھی نہ کیا کرو لیکن سودا کرتے ہوئے گواہ کر لیا کرو اور کاتب اور گواہ کو کسی طرح کا نقصان نہ پہنچایا جائے اگر تم نے ایسا کیا تو یہ تمہارے لئے گناہ کی بات ہوگی اور چاہئے کہ اللہ سے ڈرتے رہو اللہ تمھیں سکھلاتا ہے اور اللہ ہر چیز کا علم رکھنے والا ہے اور اگر تم سفر میں ہو اور کوئی کاتب نہ ملے تو اس صورت میں ایسا ہو سکتا ہے کہ کوئی چیز رہن رکھ کر اس کا قبضہ دیدیا جائے پھر اگر ایسا ہو کہ تم میں سے ایک آدمی دوسرے کا اعتبار کرے تو جس کا اعتبار کیا گیا ہے وہ امانت واپس کر دے اور اپنے پروردگار سے ڈرتا رہے اور دیکھو ایسا نہ کرو کہ گواہی چھپاؤ جو کوئی گواہی چھپائے گا اس کا قلب گنہگار ہوگا اور تم جو کچھ بھی کرتے ہو اللہ کے علم سے پوشیدہ نہیں۔

(۷) يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّ كَثِيْرًا مِّنَ الْاَحْبَارِ وَالرُّهْبَانِ لَيَاْكُلُوْنَ اَمْوَالَ النَّاسِ بِالْبَاطِلِ وَيَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۭ وَالَّذِيْنَ يَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا يُنْفِقُوْنَهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۙ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ

التوبہ - آیت (۳۴)

مسلمانو! یاد رکھو (یہودیوں اور عیسائیوں کے) علماء اور مشائخ میں ایک بڑی تعداد ایسے لوگوں کی ہے جو لوگوں کا مال ناحق ناروا کھاتے ہیں اور اللہ کی راہ سے انہیں روکتے ہیں، اور جو لوگ سونا، چاندی جمع کر رکھتے ہیں اور اللہ کی راہ میں اُسے خرچ نہیں کرتے تو ایسے لوگوں کو عذاب دردناک کی خوشخبری سنا دو۔

(۸) اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُكُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمٰنٰتِ اِلٰٓى اَهْلِهَا ۙ وَاِذَا حَكَمْتُمْ بَيْنَ النَّاسِ اَنْ تَحْكُمُوْا بِالْعَدْلِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ نِعِمَّا يَعِظُكُمْ بِهٖ ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ سَمِيْعًۢا بَصِيْرًا

النساء - آیت (۵۸)

(مسلمانو) خدا تمہیں حکم دیتا ہے کہ جو جس کی امانت ہو، وہ اس کے حوالے کر دیا کرو۔ اور جب لوگوں کے درمیان فیصلہ کرو تو چاہئے کہ انصاف کے ساتھ کرو کیا ہی اچھی بات ہے جس کی خدا تمہیں نصیحت کرتا ہے بلاشبہ وہ سب کچھ سننے والا اور سب کچھ دیکھنے والا ہے۔

(۹) يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا تَدَايَنْتُمْ بِدَيْنٍ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى فَاكْتُبُوْهُ ۭ وَلْيَكْتُبْ بَّيْنَكُمْ كَاتِبٌۢ بِالْعَدْلِ ۠ وَلَا يَاْبَ كَاتِبٌ اَنْ يَّكْتُبَ كَمَا عَلَّمَهُ اللّٰهُ فَلْيَكْتُبْ ۚ وَلْيُمْلِلِ الَّذِيْ عَلَيْهِ الْحَقُّ وَلْيَتَّقِ اللّٰهَ رَبَّهٗ وَلَا يَبْخَسْ مِنْهُ شَـيْـــًٔـا ۭ فَاِنْ كَانَ الَّذِيْ عَلَيْهِ الْحَقُّ سَفِيْهًا اَوْ ضَعِيْفًا اَوْ لَا يَسْتَطِيْعُ اَنْ يُّمِلَّ ھُوَ فَلْيُمْلِلْ وَلِيُّهٗ بِالْعَدْلِ ۭ وَاسْتَشْهِدُوْا شَهِيْدَيْنِ مِنْ رِّجَالِكُمْ ۚ فَاِنْ لَّمْ يَكُوْنَا رَجُلَيْنِ فَرَجُلٌ وَّامْرَاَتٰنِ مِمَّنْ تَرْضَوْنَ مِنَ الشُّهَدَاۗءِ

مسلمانو! جب کبھی ایسا ہو کہ تم خاص میعاد کیلئے اُدھار لینے دینے کا معاملہ کرو تو چاہئے کہ لکھا پڑھی کر لو اور تمہارے درمیان ایک لکھنے والا ہو جو دیانتداری کے ساتھ دستاویز قلمبند کرے۔ لکھنے والے کو اس سے گریز نہیں کرنا چاہئے کہ جس طرح اللہ نے اُسے بتلایا ہے اُس کے مطابق لکھ دے۔ اُسے لکھ دینا چاہئے۔ لکھا پڑھی اس طرح ہو کہ جس کے ذمہ دینا ہے وہ مطلب بولتا جائے اور کاتب لکھتا جائے اور چاہئے کہ ایسا کرتے ہوئے اپنے پروردگار کا دل میں خوف رکھے جو کچھ اس کے ذمے آتا ہے اس میں کسی طرح کی کمی نہ کرے۔ ٹھیک ٹھیک لکھوا دے اگر ایسا ہو کہ جسکے ذمہ دینا ہے وہ بے عقل ہو یا ناتواں ہو یا اسکی استعداد نہ رکھتا ہو کہ خود کہے اور لکھوائے تو اس

(۵) عن عثمانؓ قال قال رسول اللہ ﷺ اذا بعت فکل واذا ابتعت فاکتل
(اخرجهما البخاری)
(کتاب تیسیر الوصول - کتاب البیوع)

حضرت عثمانؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم بیچا کرو تو ناپ کر دیا کرو اور جب تم خریدا کرو تو ناپ کر خریدا کرو۔

(۶) عن حکیم بن حزامؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم البیعان بالخیار ما لم یتفرقا او قال حتی یتفرقا فان صدقا وبینا بورك لهما فی بیعهما وان کتما وکذبا محقت برکة بیعهما۔
(بخاری - کتاب البیوع)

حضرت حکیم بن حزامؓ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بائع اور مشتری دونوں کو اختیار ہے جب تک جدا نہ ہوں یا یہ فرمایا یہاں تک کہ علیحدہ ہو جائیں۔ پس اگر وہ دونوں سچ بولیں اور عیب و ہنر ظاہر کر دیں تو انہیں ان کی بیع میں برکت دیجائے گی اور اگر جھوٹ بولیں گے یا عیب پوشی کریں گے تو بیع کی برکت مٹا دی جائے گی۔

(۷) عن ابی هریرةؓ ان رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم قال لا تلقوا الرکبان لبیع ولا یبع بعضکم علی بیع بعض ولا تناجشوا ولا یبع حاضر لباد ولا تصروا الابل والغنم فمن ابتاعها بعد ذلك فهو بخیر النظرین بعد یحلبها ان رضیها امسکها وان سخطها ردها وصاعا من تمر وفی روایة من اشتری شاة مصراة فهو بالخیار ثلثة ایام فان ردها ردها معها صاعا من طعام۔
(مسلم و بخاری - کتاب البیوع)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لوگو! تم غلہ خریدنے کے لئے (شہر سے باہر جا کر) مال لانیوالوں سے نہ ملو اور ایک شخص ایک چیز خرید رہا ہو اور بائع اور مشتری باہم رضامند ہو گئے ہوں یعنی بیع ہو چکی ہو تو ان کے معاملہ کو برہم کر کے تم اسے نہ خریدو۔ اور قیمت بڑھا کر کسی کو دھوکہ نہ دو۔ اور شہری دیہاتی کو کوئی چیز نہ بیچے۔ اور اونٹ بکری کا دودھ تھنوں میں نہ چھوڑ رکھو (دودھ تھنوں میں جمع ہو کر مشتری کے دھوکے کا باعث ہوتا ہے) جو شخص اس کے بعد ایسے جانور کو خریدے اسے دودھ دوہنے کے بعد اختیار ہے پسند ہو تو رکھ لے ناپسند ہو تو پھیر دے اور ساتھ کھجوروں کا ایک صاع بھی دے۔ ایک روایت میں یوں آیا ہے کہ جو شخص دودھ چڑھی ہوئی بکری خریدے اسے تین روز تک اختیار (تین دن کے اندر)

(۱۰) فَإِنْ كَانَ الَّذِي عَلَيْهِ الْحَقُّ سَفِيهًا أَوْ ضَعِيفًا أَوْ لَا يَسْتَطِيعُ أَنْ يُمِلَّ هُوَ فَلْيُمْلِلْ وَلِيُّهُ بِالْعَدْلِ

(البقرہ - آیت ۲۸۲)

پس اگر وہ شخص جس پر حق ہو وہ ناسمجھ ہو یا کمزور ہو یا لکھانے کی استطاعت نہ رکھتا ہو تو چاہئے کہ اس کا ولی انصاف سے لکھدے۔

احادیث

(۱) عن ابی سعیدؓ قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم التاجر الامین الصدوق مع النبیین والصدیقین والشہداء والصالحین (اخرجہ الترمذی)

(تیسیر الوصول - کتاب البیع)

ابو سعیدؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ امانت دار اور سچا تاجر قیامت کے دن انبیاء اور صدیقین اور شہداء اور صالحین کے ساتھ ہوگا۔

(یہ روایت ترمذی میں ہے)

(۲) من اخون الخیانۃ تجارۃ الوالی فی رعیتہ۔

(کنوز الحقایق - طبرانی)

بڑی خیانت والا وہ حاکم ہے جو اپنی رعایا میں تجارت کرے۔

(۳) عن عمرؓ انہ قال لا یبیع فی سوقنا الا من قد تفقہ فی الدین (اخرجہ ترمذی)

(تیسیر الوصول کتاب البیع)

حضرت عمرؓ سے روایت ہے کہ ہمارے بازار میں بجز ایسے اشخاص کے جو دین میں پوری سمجھ رکھتے ہوں اور کوئی شخص خرید و فروخت نہ کرے

(ترمذی میں یہ روایت ہے)

(۴) عن ابن عباسؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لاصحاب الکیل والمیزان انکم قد ولیتم امرین ھلکت فیہما الامم السابقۃ۔

(ترمذی - ابواب البیوع)

ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ جناب رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ناپنے اور تولنے والوں سے فرمایا کہ تم لوگوں کے متعلق ایسی دو چیزیں کی گئی ہیں (یعنی ناپ تول) جن کی وجہ سے پہلی اُمتیں ہلاک ہوگئیں۔

(۱۲) عن ابن عمرؓ ان رسول اللہ ﷺ قال من احتکر طعاما اربعین یوما یرید به الغلاء فقد برئ من الله تعالیٰ وبرئ الله تعالیٰ منه۔

(تیسیر الوصول ج۱)

ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص چالیس روز تک غلہ ذخیرہ کرکے رکھے اور اس سے اسکی یہ نیت ہو کہ نرخ میں گرانی پیدا ہو جائے تو وہ شخص گویا خدا سے بیزار ہو گیا اور خدا نے بھی اس سے اپنا تعلق منقطع کر لیا۔

(۱۳) عن ابی امامةؓ ان رسول اللہ ﷺ قال اهل المدائن هم الحبساء في سبيل الله تعالى فلا تحتكروا عليهم الاقوات ولا تغلوا عليهم الاسعار فان من احتكر عليهم طعاما اربعين يوما ثم تصدق به لم يكن له كفارة۔

(تیسیر الوصول ج۱)

ابو امامہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔۔۔۔ مداین کے لوگ ایسے ہیں جو اللہ کے راستے میں مقید ہیں ان پر انکی روزی کو بند مت کرو اور ان پر بھاؤ کو گراں مت کرو اور جو شخص کہ ان پر چالیس روز تک غلہ بند کریگا اور اسکے بعد تمام غلہ کو خیرات کر دے گا جب بھی یہ صدقہ اس کے گناہ کے کفارہ کے لئے کافی نہ ہوگا۔

(۱۴) عن معمر بن عبد اللہ بن نضلةؓ قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يحتكر الا خاطئ۔

(ابن ماجہ باب الحکرۃ والجلب)

معمر بن عبد اللہ بن نضلہؓ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا احتکار نہیں کرتا مگر وہی جو خاطی (یعنی گنہگار) ہو۔

(۱۵) عن معاذؓ قال سمعت رسول اللہ صلى الله عليه وسلم يقول بئس العبد المحتكر ان ارخص الله تعالىٰ الاسعار حزن وان اغلاها فرح۔

(تیسیر الوصول ج۱)

معاذؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ غلے کو روکنے والا شخص بہت برا ہے کہ اگر خدا نے ارزانی کر دی تو نہایت غمگین ہو جاتا ہے اور اگر گرانی کر دی تو نہایت خوش ہوتا ہے۔

(۱۶) عن مالك انه بلغه ان عمر ابن الخطابؓ قال لا حكرة في سوقنا لا يعمد رجال بايديهم فضول من اذهاب الى رزق من ارزاق الله

امام مالکؒ کو یہ روایت پہنچی کہ حضرت عمرؓ نے فرمایا ہمارے بازار میں کوئی احتکار نہ کرے جن لوگوں کے ہاتھ میں حاجت سے زیادہ روپیہ ہے وہ کسی ایک غلہ کو جو ہمارے ملک میں آئے خرید کر

پھینا چاہے تو اس کے ساتھ ایک صاع غلہ بھی دیدے

عن ابی هریرةؓ قال سمعت رسول الله صلے الله علیه وسلّم یقول الحلف منفقة للسلعة ممحقة للبرکة۔

(صحیحین۔ کتاب البیوع)

(۸) حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ میں نے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سُنا ہے کہ قسم سے مال تجارت کی نکاسی تو ہوتی ہے مگر برکت جاتی رہتی ہے۔

عن ابی امامةؓ ان رسول اللهؐ قال لا تبیعوا القینات المغنیات ولا تشتروهن ولا تعلموهن ولا خیر فے تجارة فیهن وثمنهن حرام قال وفے مثل هذا انزلت و من الناس من یشتری لهو الحدیث

(تیسیر الوصول۔ کتاب البیوع)

(۹) ابوامامہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم گانے والی لونڈیوں کو نہ خریدو۔ نہ بیچو۔ نہ ان کو گانا بجانا سکھاؤ۔ ان کی تجارت میں کچھ خیر و برکت نہیں ہے اور ان کی قیمت حرام ہے۔ اور اسی قسم کے افعال کے متعلق یہ آیت نازل ہوئی ہے

(الآیۃ ومن الناس من یشتری لهو الحدیث)

احتکار

عن سعید بن المسیبؒ ان عمر ابن الخطابؓ مرّ بحاطب بن ابی بلتعة وهو یبیع زبیبا له فے السوق فقال له عمرؓ امّا ان تزید فے السعر وامّا ان ترفع من سوقنا۔

(موطا امام مالک۔ کتاب البیوع)

(۱۰) سعید بن مسیبؒ سے روایت ہے کہ حضرت عمرؓ ابن الخطابؓ حاطب ابی بلتعہ کے پاس سے ہو کر گذرے وہ بازار میں منقی بیچ رہے تھے (بازار کے بھاؤ سے کم پر۔ یہ دیکھکر) حضرت عمرؓ نے ان سے فرمایا یا تو تم بھاؤ بڑھاؤ ورنہ ہمارے بازار سے اٹھ جاؤ۔

عن عمر بن الخطابؓ قال قال رسول اللهؐ الجالب مرزوق والمحتکر ملعون۔

(ابن ماجه باب الحکرة والجلب)

(۱۱) حضرت عمرؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جالب (یعنی باہر سے مال لانے والا) خوش نصیب ہے (اس کو نفع ہوگا برکت ہوگی) اور احتکار کرنے والا ملعون ہے۔

ثم جاء آخر فقال یا رسول اللہ سعر لنا فقال بل اللہ تعالیٰ یخفض ویرفع وانی لارجو ان القی اللہ تعالیٰ ولیس لاحد عندی مظلمۃ۔

(تیسیر الوصول ج ۱)

یا رسول اللہ آپ نرخ مقرر فرما دیجئے۔ آپ نے فرمایا کہ میں دعا کرتا ہوں۔ پھر دوسرا شخص آیا اس نے بھی کہا کہ یا رسول اللہ آپ نرخ مقرر فرما دیجئے۔ آپ نے فرمایا خدا ہی سستا کرتا ہے اور مہنگا کرتا ہے اور میں امید رکھتا ہوں کہ میں خدا سے ایسی حالت میں ملوں کہ میرے پاس کوئی مظلمہ نہ ہو (مظلمہ۔ یعنی کوئی ایسی بات نہ ہو جس سے میرا ظلم کسی پر پایا جائے)

(۲۱) عن انس ان الناس قالوا یا رسول اللہ غلا السعر فسعر لنا فقال ان اللہ ھو المسعر القابض الباسط الرزاق وانی لارجو ان القی اللہ تعالیٰ ولیس احد یطالبنی بمظلمۃ فی دم ولا مال۔

(تیسیر الوصول ج ۱)

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ بھاؤ مہنگا ہو گیا ہے آپ نرخ مقرر فرما دیجئے۔ آپ نے فرمایا خدا تعالیٰ نرخ دینے والا ہے۔ اور وہی مہنگا اور سستا کرنے والا ہے اور وہی رازق ہے اور میں امید کرتا ہوں کہ خدا سے ایسی حالت میں ملوں کہ کسی کو مجھ سے خون اور مال سے متعلق کسی قسم کے مطالبہ کا حق نہ ہو۔

سُود

(۱) وَاَحَلَّ اللّٰہُ الْبَیْعَ وَحَرَّمَ الرِّبٰوا۔ (البقرہ آیت ۲۷۵)

اور اللہ نے خرید و فروخت کے معاملہ کو حلال کیا ہے اور سودی کاروبار کو حرام کر دیا ہے۔

(۲) اَلَّذِیْنَ یَاْکُلُوْنَ الرِّبٰوا لَا یَقُوْمُوْنَ اِلَّا کَمَا یَقُوْمُ الَّذِیْ یَتَخَبَّطُہُ الشَّیْطٰنُ مِنَ الْمَسِّ ذٰلِکَ بِاَنَّھُمْ قَالُوْٓا اِنَّمَا الْبَیْعُ مِثْلُ الرِّبٰوا۔ (البقرہ آیت ۲۷۵)

جو لوگ سود کھاتے ہیں وہ آخرت میں خدا کے حضور ایسی حالت میں کھڑے ہوں گے کہ گویا انکو شیطان لپٹ کر خبطی کر دیا ہے۔ یہ اسلئے کہ وہ کہتے ہیں کہ خرید و فروخت کا معاملہ سود کے معاملہ ہی کی طرح ہے۔

نزل بساحتنا فيحتكر ونه علينا، ولكن ايما جالب جلب على عمود كبده في الشتاء والصيف فذالك ضيف عمر فليبيع كيف شاء الله و ليمسك كيف شاء الله .

(موطا امام مالک - کتاب البیوع)

احتکار نہ کریں اور جو شخص تکلیف اٹھا کر ہمارے ملک میں غلہ لائے گرمی یا جاڑے میں تو وہ عمر کا مہمان ہے جس طرح اللہ کو منظور ہو بیچے اور جس طرح اللہ کو منظور ہو رکھ چھوڑے۔

(۱۷) عن ابی هريرة ومعقل بن يسار قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يحشر الحاكرون وقتلة الانفس في درجة ومن دخل في شيء من سعر المسلم يغليه عليهم كان حقا على الله تعالى ان يعذبه في معظم النار يوم القيمة۔

(تیسیر الوصول ج ۱)

ابوہریرہ رض اور معقل بن یسار رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ غلہ بند کرنے والوں کا اور قاتلین کا ایک ہی درجہ میں حشر ہوگا۔ اور جو شخص کسی مسلمان کے بھاؤ میں اس نیت سے مداخلت کرے کہ ان پر نرخ کو گراں کرے تو ایسے شخص کی نسبت خدائے تعالیٰ کو اس امر کا پورا حق حاصل ہوگا کہ اس کو قیامت کے دن دوزخ کے بڑے درجہ میں عذاب اور تکلیف میں مبتلا رکھے۔

(۱۸) عن ابن عباس ان النبي قال لا تستقبلوا السوق ولا تحفلوا ولا ينفق بعضكم لبعض۔

(جامع ترمذی - کتاب البیوع)

ابن عباس رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بازار سے نکل کر قافلے کے آگے مت جاؤ اور نہ بھاؤ بڑھاؤ ایک دوسرے پر۔

(۱۹) عن ابن عمر رض قال الجالب مرزوق والمحتكر محروم ومن احتكر على المسلمين طعاما ضربه الله تعالى بالافلاس والجذام۔

(تیسیر الوصول ج ۱)

ابن عمر رض سے روایت ہے کہ انھوں نے فرمایا کہ غلہ کی کھیپ لانے والا ضرور مرزوق ہوگا اور غلہ روکنے والا ضرور محروم رہے گا اور جو شخص مسلمانوں کا غلہ روک رکھے گا خدائے تعالیٰ اس کو ضرور افلاس اور جذام میں گرفتار کرے گا۔

(۲۰) عن ابی هريرة ان رجلا قال يا رسول الله سعر لنا فقال ادعو

ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ

احادیث

(١) (ابن مسعودؓ) لعن النبی صلی اللہ علیہ وسلم آکل الربوٰ ومؤکلہ وشاہدیہ وکاتبہ۔
(مسلم، ابی داؤد، ترمذی) کتاب تیسیر الوصول۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سود کھانے والے پر کھلانے والے پر گواہوں پر اور اس کے کاتب پر سب ہی پر لعنت فرمائی ہے۔

(٢) عن ابی ہریرۃؓ قال قال رسول اللہ ﷺ لیاتین علی الناس زمان لا یبقیٰ احدٌ الا آکل الربوٰ فمن لم یاکلہ اصابہ من بخارہ وفی روایۃ من غبارہ۔
(تیسیر الوصول ج ١)

ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لوگوں پر ایک زمانہ آئیگا کہ بجز سود کے کھانے والوں کے اور کوئی باقی نہیں رہے گا جو سود نہیں کھائے گا اُس کو اُس کا دھواں پہنچے گا اور بعض روایات میں ہے کہ اُس کا غبار پہنچے گا۔

(٣) ان کل ربًا موضوعٌ ولکن لکم رءوس اموالکم لا تظلمون ولا تظلمون قضی اللہ انہ لا ربا وان ربا عباس بن عبد المطلبؓ موضوعٌ کلہ ایہا الناس اسمعوا قولی واعقلوہ تعلمن ان کل مسلمٍ اخٌ للمسلم وان المسلمین اخوۃ فلا یحل لامرئٍ من اخیہ الا ما اعطاہ عن طیب نفس منہ فلا تظلمن انفسکم اللّٰھم ھل بلغت۔
(حجۃ الوداع کا خطبہ سیرۃ ابن ہشام ج ٢)

ہر قسم کا سود ساقط ہے مگر اصل رقم تمھاری ہے تاکہ نہ تم پر ظلم ہو اور نہ تم دوسروں پر ظلم کرو اللہ نے فیصلہ کر دیا ہے کہ سود قطعی ساقط ہے اور ابن عباسؓ کا سود بھی ساقط ہے۔ اے لوگو! سنو میری بات اور سمجھ لو اور جان لو کہ ہر مسلمان مسلمان کا بھائی ہے اور مسلمان سب آپس میں بھائی بھائی ہیں۔ پس نہیں جائز کہ ایک بھائی دوسرے بھائی کا مال اسکی مرضی کے خلاف لے۔ پس تم میں سے کوئی ایک دوسرے پر ظلم نہ کرے۔ اے اللہ میں نے پہنچا دیا۔

(۳) يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَاْكُلُوا الرِّبٰوٓا اَضْعَافًا مُّضٰعَفَةً ۠ وَّاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۚ

آل عمران آیت (۱۲۹)

اے ایمان والو! تم سود نہ کھاؤ کئی حصہ زاید۔ اور اللہ سے ڈرو تاکہ تم فلاح حاصل کرو۔

(۴) وَمَآ اٰتَيْتُمْ مِّنْ رِّبًا لِّيَرْبُوَا فِيْٓ اَمْوَالِ النَّاسِ فَلَا يَرْبُوْا عِنْدَ اللّٰهِ ۚ

الروم۔ آیت (۳۹)

اور جو سود تم دیتے ہو تاکہ لوگوں کے مالوں میں ترقی ہو تو وہ اللہ کے نزدیک ترقی نہیں پاتا (یعنی پاداش عمل کے قانون کے مطابق یہ آخری نتیجہ گھاٹا اور نقصان ہے)۔

(۵) وَّاَخْذِهِمُ الرِّبٰوا وَقَدْ نُهُوْا عَنْهُ وَاَكْلِهِمْ اَمْوَالَ النَّاسِ بِالْبَاطِلِ ۭ النساء آیت (۱۶۱)

اور (بہ سبب اس کے کہ) وہ (یعنی یہودی) سود لیا کرتے تھے جس سے ان کو منع کیا گیا تھا۔ اور دوسروں کا مال ناحق طریقے پر کھا جاتے تھے۔

(۶) يَمْحَقُ اللّٰهُ الرِّبٰوا وَيُرْبِي الصَّدَقٰتِ ۭ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ كُلَّ كَفَّارٍ اَثِيْمٍ ۝ البقرہ۔ آیت (۲۷۶)

اور اللہ تعالیٰ سود کو مٹاتا اور صدقات کو بڑھاتا ہے اور اللہ تعالیٰ کافر بدکار کو کسی طرح پسند نہیں کرتا۔

(۷) يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَذَرُوْا مَا بَقِيَ مِنَ الرِّبٰوٓا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝ فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا فَاْذَنُوْا بِحَرْبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ۚ

البقرہ۔ آیت (۲۷۸، ۲۷۹)

اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور جو سود تمھارا باقی رہ گیا ہے اسے درگذر کردو۔ اور اگر تم ایسا نہ کرو تو پھر اللہ اور اس کے رسول سے جنگ کے لئے تیار ہو جاؤ۔

(۸) وَاِنْ تُبْتُمْ فَلَكُمْ رُءُوْسُ اَمْوَالِكُمْ ۚ لَا تَظْلِمُوْنَ وَلَا تُظْلَمُوْنَ ۝ البقرہ۔ آیت (۲۷۹)

اگر تم باز آجاؤ تو تمھارا اصل سرمایہ دلایا جائے گا (اللہ کی مرضی یہ ہے کہ) نہ تم لوگوں پر ظلم کرو اور نہ تم پر ظلم کیا جائے۔

احادیث

(١) عن جابرؓ قال کان لی علی النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم دین فقضانی وزادنی۔ (ابوداؤد)

جابرؓ کہتے ہیں کہ جناب نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر میرا کچھ قرضہ آتا تھا تو آپ نے میرا قرضہ ادا کر دیا اور اوپر سے کچھ اضافہ بھی دیا۔

(٢) عن عبد اللّٰہ بن ابی ربیعۃؓ قال استقرض منی النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم اربعین الفاً فجاءہ مالٌ فدفعہ الی فقال بارک اللّٰہ تعالٰی فی اھلک ومالک انما جزاء السلف الحمد والاداء۔ (نسائی)

عبد اللہ بن ابی ربیعہؓ سے مروی ہے کہ جناب کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے چالیس ہزار قرض لئے اور آپ کے پاس مال آیا تو آپ نے میرا پورا قرضہ ادا کر دیا اور فرمایا خدا تجھے تیرے مال اور اہل میں برکت دے۔ قرض کی تلافی اس کے سوا اور کیا ہو سکتی ہے کہ قرضہ ادا کر دیا جائے اور قرض دینے والے کا احسان مانا جائے۔

(٣) عن ابی ہریرۃؓ ان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم قال مطل الغنی ظلم۔ (بخاری کتاب الحوالۃ)

ابو ہریرۃؓ کہتے ہیں کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مالدار آدمی کا (قرض ادا کرنے میں) دیر کرنا ظلم کرنا ہے۔

(٤) عن ابی ہریرۃؓ ان رسول اللّٰہ قال مطل الغنی فاذا اُتبع احدکم علی ملیّ فلیتبع۔ (صحیحین)۔ بخاری کتاب الحوالۃ۔

ابو ہریرۃؓ کہتے ہیں کہ جناب رسول خدا نے فرمایا کہ مالدار آدمی کا (قرض ادا کرنے میں) دیر کرنا ظلم ہے اور جب تم میں کوئی غنی کے حوالے کر دیا جائے تو حوالے کو قبول کر لینا چاہئے۔

(٥) عن ابی ہریرۃؓ ان رجلاً تقاضٰی رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم فاغلظ لہ فھم اصحابہ فقال دعوہ فان لصاحب الحق مقالاً واشتروا لہ بعیراً فاعطوہ ایاہ قالوا لا نجد

حضرت ابو ہریرۃؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے جناب رسول خداؐ پر تقاضا کیا اور نہایت سختی کے ساتھ کیا۔ صحابہ نے (زجر و توبیخ کا) ارادہ کیا تو پیغمبر خداؐ نے فرمایا۔ اس سے کچھ تعرض نہ کرو کیونکہ حقدار کو سختی کرنے کا حق ہے

قرضِ حسنہ

آیات

(۱) مَنْ ذَا الَّذِیْ یُقْرِضُ اللّٰہَ قَرْضًا حَسَنًا۔ البقرہ۔ آیت (۲۴۵)

کوئی شخص ہے جو اللہ تعالیٰ کو قرض حسنہ دے (اچھے طور پر قرض دے)

(۲) مَنْ ذَا الَّذِیْ یُقْرِضُ اللّٰہَ قَرْضًا حَسَنًا فَیُضٰعِفَہٗ لَہٗ وَلَہٗٓ اَجْرٌ کَرِیْمٌ ۝

الحدید۔ آیت (۱۱)

کوئی شخص ہے جو اللہ تعالیٰ کو قرض حسنہ دے پھر اللہ تعالیٰ اس کو اس شخص کے لئے بڑھاتا چلا جائے اور اس کو بہت اچھا بدلہ ملے گا۔

(۳) وَاِنْ کَانَ ذُوْ عُسْرَۃٍ فَنَظِرَۃٌ اِلٰی مَیْسَرَۃٍ وَاَنْ تَصَدَّقُوْا خَیْرٌ لَّکُمْ اِنْ کُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝

البقرہ۔ آیت (۲۸۰)

اگر قرضدار تنگدست ہو تو چاہیئے کہ آسودگی ہونے تک مہلت دی جائے اور اگر معاف کردو تو تمہارے لئے یہ بہتر ہے۔ اگر تم علم رکھتے ہو۔

(۴) وَاِمَّا تُعْرِضَنَّ عَنْھُمُ ابْتِغَآءَ رَحْمَۃٍ مِّنْ رَّبِّکَ تَرْجُوْھَا فَقُلْ لَّھُمْ قَوْلًا مَّیْسُوْرًا ۝

بنی اسرائیل۔ آیت (۲۸)

اگر تم فی الوقت نہیں دینا چاہتے اور آیندہ تم کو اللہ کی رحمت کی امید ہے تو اُن سے کوئی اچھی نرم بات کہدو۔

(۵) وَاِنْ کَانَ ذُوْ عُسْرَۃٍ فَنَظِرَۃٌ اِلٰی مَیْسَرَۃٍ وَاَنْ تَصَدَّقُوْا خَیْرٌ لَّکُمْ اِنْ کُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝ وَاتَّقُوْا یَوْمًا تُرْجَعُوْنَ فِیْہِ اِلَی اللّٰہِ ثُمَّ تُوَفّٰی کُلُّ نَفْسٍ مَّا کَسَبَتْ وَھُمْ لَا یُظْلَمُوْنَ ۝

البقرہ۔ آیت (۲۸۰، ۲۸۱)

اور اگر کوئی تنگدست (تمہارا مقروض) ہو تو فراخی تک کی مہلت دو اور اگر تم معاف کردو تو تمہارے حق میں یہ زیادہ بہتر ہے اگر تم سمجھو اور اس دن سے ڈرو جبکہ تم اللہ کی طرف لوٹائے جاؤگے پھر ہر شخص کو اس کے کئے کا پورا پورا بدلہ دیا جائے گا اور ان پر کسی قسم کا ظلم نہ ہوگا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تصدقوا علیہ فتصدق الناس علیہ فلم یبلغ ذلک وفاء دینہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لغرمائہ خذوا ما وجدتم ولیس لکم الا ذالک۔

(مسلم۔ کتاب البیوع)

قرضہ بہت ہوگیا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے (لوگوں کی طرف روئے سخن کرکے) فرمایا کہ اس کو خیرات دو۔ لوگوں نے خیرات دی مگر یہ خیرات اسکے قرضہ کو پورا نہ کرسکی اس پر جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قرضخواہوں سے فرمایا کہ جو تم نے پالیا ہے اسی پہ بس کرو اسکے سوا تمھیں اور کچھ نہیں ملے گا۔

(۱۰) عن ابی موسیٰ قال قال رسول اللہ ان من اعظم الذنوب عند اللہ تعالیٰ یلقاہ بہ عبدٌ بعد الکبائر التی نھی اللہ تعالیٰ عنھا ان یموت رجل وعلیہ دین لا یدع لہ قضاء۔ اخرجہ ابو داؤد۔

(تیسیر الوصول۔ کتاب البیوع)

ابو موسیٰ رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سب سے بڑا گناہ خدا کے نزدیک کبیرہ گناہوں کے بعد وہ گناہ ہے کہ کوئی شخص قرضدار مرجائے اور اتنی جائداد نہ چھوڑ جائے جو ادائے قرضہ کے لئے کافی ہو۔

(ابو داؤد کی روایت ہے)

(۱۱) عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ من اخذ اموال الناس یرید اداءھا ادی اللہ عنہ ومن اخذھا یرید اتلافھا اتلفہ اللہ تعالیٰ۔ اخرجہ البخاری۔

(تیسیر الوصول۔ کتاب الدین)

ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص لوگوں کا مال ادائی کے ارادہ سے لیتا ہے۔ خدائے تعالیٰ اس کے ذمہ سے ادا کردیتا ہے اور جو لوگوں کا مال تلف کردینے کی غرض سے لیتا ہے خدائے تعالیٰ اسکو تلف کردیتا ہے۔ (بخاری کی روایت ہے)

(۱۲) عن سلمۃ بن الاکوع رضی اللہ عنہ قال کنا جلوسا عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذ اتی بجنازۃ فقالوا صل علیھا فقال ھل علیہ دین قالوا لا قال فھل ترک شیئا قالوا لا فصلی

سلمہ بن اکوع رض کہتے ہیں کہ ایک دن ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک جنازہ لایا گیا۔ لوگوں نے عرض کیا: حضور، اس کی نماز پڑھ دیں۔ آپ نے پوچھا "کیا اس پر کچھ قرض ہے؟" لوگوں نے کہا نہیں،

الا افضل من سنه قال اشتروه فاعطوه اياه فان خيركم احسنكم قضاءً۔

(بخاری۔ کتاب الوکالۃ)

تم ایک اونٹ خرید کر اسکے حوالے کردو۔ صحابہ نے عرض کیا کہ ہمیں اس کا سا اونٹ تو ملتا نہیں بلکہ اس کے اونٹ سے بڑی عمر کا اونٹ ملتا ہے۔ فرمایا وہی خرید کر حوالے کردو۔ کیونکہ تم میں سب سے بہتر وہ ہے جو قضاء دَین میں اچھا اور بہتر ہے۔

(۶) عن جابر بن عبد الله ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال رحم الله رجلاً سمحاً اذا باع واذا اشتری واذا اقتضی۔

(بخاری۔ کتاب البیوع)

جابر بن عبد اللہ ؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خدا اس شخص پر رحم کرے جو بیچے اور خریدے اور تقاضا کرے تو سب میں آسانی اور سیر چشمی اور فیاضی کرنے والا ہو۔

(۷) عن عائشة رضی الله تعالیٰ عنها قالت قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان الرفق ما کان فی شیء الا زانه ولا نزع من شیء الا شانه اخرجه مسلم۔

(تیسیر الوصول کتاب الرفق)

حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ؐ نے فرمایا کہ نرمی جس میں ہوتی ہے اُس کو خوشنما اور حسین بنا دیتی ہے اور جس کے دل سے نرمی نکال لیجاتی ہے اس کو بدنما اور معیوب کردیتی ہے۔

(مسلم کی روایت ہے)

(۸) عن ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم قال کان تاجر یداین الناس فاذا رای معسرا قال لفتیانه تجاوزوا عنه لعل الله ان یتجاوز عنا فتجاوز الله عنه۔

(بخاری کتاب البیوع)

حضرت ابوہریرہ ؓ کہتے ہیں کہ جناب نبی ؐ نے فرمایا کہ ایک تاجر لوگوں سے قرض کا معاملہ کیا کرتا تھا اور (اس کا قاعدہ تھا کہ) جب کسی کو تنگدست دیکھتا تو اپنے گماشتوں سے کہدیتا کہ اسکو معاف کردو۔ شاید خدا ہمیں معاف کردے۔ چنانچہ خدا نے اُس کے قصور معاف کردیئے۔

(۹) عن ابی سعید قال یصیب رجل فی عهد النبی صلی الله علیه وسلم فی ثمار ابتاعها فکثر دینه فقال

ابوسعید ؓ کہتے ہیں کہ جناب نبی خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں ایک شخص کو اسکے پھلوں میں آفت پہنچنے کی وجہ نقصان ہوا تو اُس پر

حصّہ سوم

علیہ ثم اتی بجنازۃ اخریٰ فقالوا
یا رسول اللہ صل علیہا قال ھل
علیہ دین فقیل نعم قال فھل
ترک شیئاً قالوا ثلاثۃ دنانیر فصلّٰی
علیہا ثم اتی بالثالثۃ فقالوا صلّ
علیہا قال ھل ترک شیئاً قالوا لا قال
فھل علیہ دین قالوا ثلاثۃ دنانیر
قال صلّوا علٰی صاحبکم قال ابو قتادۃ
صل علیہ یا رسول اللہ وعلیَّ دینہ
فصلی علیہ۔

(کتاب الحوالات۔ بخاری)

پھر آپ نے اسکی نماز پڑھا دی۔ اس کے بعد
دوسرا جنازہ لایا گیا لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ
اسکی بھی نماز پڑھا دیجئے۔ آپ نے پوچھا۔" اس پر
کچھ قرض ہے؟" عرض کیا ہاں۔ آپ نے فرمایا کیا
اس نے کچھ مال چھوڑا ہے۔ لوگوں نے کہا تین اشرفیاں۔
پس آپ نے اسکی بھی نماز پڑھا دی۔ اس کے بعد
تیسرا جنازہ لایا گیا اور لوگوں نے عرض کی اسکی بھی
نماز پڑھا دیجئے۔ آپ نے فرمایا۔" اس نے کچھ مال
چھوڑا ہے؟" لوگوں نے کہا نہیں۔ آپ نے فرمایا۔
اس پر کچھ قرض ہے؟ لوگوں نے کہا ہاں تین اشرفیاں۔
آپ نے فرمایا تم لوگ اپنے دوست کی نماز پڑھ لو۔
ابو قتادہؓ نے کہا یا رسول اللہ! آپ اس کی نماز
پڑھا دیجئے۔ اس کا قرض میرے ذمے ہے اس پر
آپ نے اسکی نماز پڑھا دی۔

قرآن کا اقتصادی نظام

تقسیمِ دولت

روزی کمانے کے قابل نہ رہیں۔ انسانی معاشرہ کا قدیم ترین مسئلہ ہے اسلام سے پہلے اس مسئلہ کا زیادہ سے زیادہ حل یہ سوچا گیا کہ ایسے لوگ امیروں کی خیرات پر گزارہ کریں لیکن اسلام اس قسم کے بیکس و بے بس انسانوں کو گداگری کے ٹکڑوں پر کبھی نہیں چھوڑ سکتا تھا۔ وہ ملت کی دولت میں ان کا حق قرار دیتا ہے۔ قرآن باربار اعلان کرتا ہے کہ جو کچھ زمین سے حاصل کیا جاتا ہے وہ صرف انسانی محنت کا نتیجہ نہیں ہوتا۔ اس میں خدا کا ہاتھ بھی شامل ہوتا ہے۔ فطرت کی تمام قوتیں جنھیں انسان اپنے کام میں لاتا ہے خدا کے تعاون کی زندہ شہادتیں ہیں۔ اس اعتبار سے خدا انسان کا شریک کار ہو جاتا ہے بلکہ شریک غالب۔ قرآن کہتا ہے کہ "اے جماعت مومنین! اگر تم نے خدا کی مدد کی تو خدا تمھاری مدد کریگا اور تمھیں دنیا میں ثبات عطا کر دے گا" جب خدا انسان کا رفیق کار ٹھہرا تو ظاہر ہے کہ ہر پیداوار میں خدا کا حصہ بھی ہوگا۔ خدا اپنے حصہ کو لوگوں کیلئے وقف کر دیتا ہے جو اپنی روزی آپ کمانے کے قابل نہ ہوں ۔۔۔۔ یتامیٰ، بیوائیں، محتاج، مساکین، نادار مسافر اور وہ لوگ جو ہنگامی حوادث کی وجہ سے حصول رزق سے محروم ہو چکے ہوں یا وہ جو غلامی کی زنجیروں میں جکڑے ہوئے ہوں اور ایسے مقروض جو ادائیگی قرض کی وسعت نہ رکھتے ہوں۔ قرآن ان سب کو خدا کی کفالت میں دیتا ہے اسلئے کہ یہ خدا کی ذمہ داری ہے کہ جس نے اسے پیدا کیا ہے اسے رزق بھی پہنچائے۔ اس ذمہ داری کو پورا کرنا ہر مملکت کا فرض ہے جس کو زمین پر خدا کی نیابت کرنی ہے۔

اس لئے قرآن ان لوگوں کا، جو رزق پیدا کرنے کی استعداد رکھتے ہیں یہ فریضہ قرار دیتا ہے کہ وہ اپنی کمائی کا ایک حصہ مملکت کی طرف منتقل کر دیں تاکہ انھیں محتاجوں اور محروموں کی ضروریات پورا کرنے کیلئے صرف کیا جائے۔ قرآن کی اصطلاح میں اسے "انفاق فی سبیل اللہ" کہتے ہیں جسے وہ خدا کی محبت کا ثبوت قرار دیتا ہے۔ انفاق کی کئی شکلیں ہیں جن میں سے خاص کر زکوٰۃ پر اس قدر زور دیا گیا ہے کہ اس کا ذکر قرآن صلوٰۃ جیسے مقدس فریضے کے ساتھ کرتا ہے۔ اسکی اہمیت کا اس سے اندازہ لگائیے کہ جب خلیفۂ اول ابوبکرؓ کے زمانہ میں بعض قبائل نے زکوٰۃ کو مرکزی بیت المال میں بھیجنے سے انکار کر دیا تو خلیفہ نے ان کے خلاف اعلان جہاد کر دیا تا آنکہ انھوں نے اس حکم کے سامنے سر تسلیم خم کر دیا

قرآن کا اقتصادی نظام

تقسیم دولت

اسلامی اخلاقیاتِ عمرانی کی بنیاد اس تصور پر ہے کہ تمام نوع انسانی اُمتِ واحدہ ہے یعنی رسول اللہؐ کے ارشاد کے مطابق تمام انسان عیال اللہ ہیں۔ ایک گلہ جس میں ہر فرد دوسرے کا راعی یا نگہبان ہے اس تصور کے ماتحت ہر قسم کا استحصال ناجائز قرار پاتا ہے یہ وہ بنیادی اصول ہے جس پر نوع انسانی کی اقتصادی زندگی کی وہ عمارت استوار ہوتی ہے جو قرآن کی مقصود و مطلوب ہے

قرآنی نظام کا دوسرا بنیادی اصول یہ ہے کہ کائنات کی پستیوں اور بلندیوں میں جو کچھ ہے سب خدا کی ملکیت ہے۔ اسلام کے نزدیک پیداوار اور تقسیم کا کوئی نقشہ جائز نہیں قرار پا سکتا۔ جب تک کہ وہ اس بنیادی تصور سے مطابقت نہ رکھے۔ انسان کو یہ اختیار دیا گیا ہے کہ وہ اپنی ضروریات کی تمام منفعت بخش اشیاء کو زمین سے حاصل کرے لیکن شرط یہ ہے کہ تمام پیداوار کو اس طرح تقسیم کیا جائے کہ اس سے تمام نوع انسانی کی ضروریات پوری ہو جائیں۔ یعنی اس پیداوار سے صرف وہی لوگ استفادہ نہ کریں جنہوں نے اس کے حصول کیلئے محنت کی ہے اس سے وہ بھی فائدہ حاصل کریں جو کسی نہ کسی وجہ سے محنت اور مشقت سے معذور ہو چکے ہوں۔ تقسیم پیداوار کی یہ شرط اسلام کے اُس تصور کے اندر مضمر ہے جس کی رُو سے تمام نوع انسانی کو خدا کا کنبہ قرار دیا گیا ہے۔

غریبوں کا مسئلہ یعنی ان لوگوں کا مسئلہ جو کبر سنی، بیماری یا کسی اور ایسے ہی سبب سے

ملک سے ذاتی استفادہ

آیات

(۱) وَلَا تَتَمَنَّوْا مَا فَضَّلَ اللّٰهُ بِهٖ بَعْضَكُمْ عَلٰى بَعْضٍ ؕ لِلرِّجَالِ نَصِيْبٌ مِّمَّا اكْتَسَبُوْا ؕ وَلِلنِّسَآءِ نَصِيْبٌ مِّمَّا اكْتَسَبْنَ ؕ وَسْئَلُوا اللّٰهَ مِنْ فَضْلِهٖ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمًا ○

النساء - آیت (۳۲)

اور (دیکھو) خدا نے تم میں ایک گروہ کو دوسرے گروہ کے مقابلہ میں جو کچھ دے رکھا ہے اسکی تمنا نہ کرو (کہ کاش ہمیں بھی یہ ملا ہوتا) مردوں نے اپنے عمل سے جو کچھ حاصل کیا ہے اسکے مطابق (ثمرات و نتائج میں) اُن کا حصہ ہے اور عورتوں نے اپنے عمل سے جو کچھ حاصل کیا ہے اسکے مطابق (ثمرات و نتائج میں) انکا حصہ ہے اور چاہئے کہ ہر حال میں اللہ سے اسکی بخشایش کے طلبگار ہو، وہ یقیناً ہر بات کا علم رکھنے والا ہے۔

(۲) یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اَنْفِقُوْا مِنْ طَیِّبٰتِ مَا كَسَبْتُمْ وَمِمَّاۤ اَخْرَجْنَا لَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ ۪ البقرہ - آیت (۲۶۷)

مسلمانو! جو کچھ تم نے (محنت مزدوری یا تجارت) کمائی کی ہو، اس میں سے جو کچھ ہم نے تمہارے لئے زمین میں پیدا کیا ہے اُس میں سے عمدہ چیزیں خرچ کرو۔

(۳) یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اَنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰكُمْ البقرہ - آیت (۲۵۴)

مسلمانو! ہم نے مال و متاعِ دنیا میں سے جو کچھ تمہیں دے رکھا ہے اُس میں سے خرچ کرو۔

(۴) یٰبَنِیْۤ اٰدَمَ خُذُوْا زِیْنَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ وَّكُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَلَا تُسْرِفُوْا ۚ اِنَّهٗ لَا یُحِبُّ الْمُسْرِفِیْنَ ○ الاعراف - آیت (۳۱)

(اور ہم نے حکم دیا) اے اولادِ آدم! عبادت کے ہر موقعہ پر اپنے جسم کی زیب و زینت سے آراستہ رہا کرو۔ کھاؤ اور پیو، مگر حد سے نہ گزر جاؤ۔ خدا انھیں پسند نہیں کرتا جو حد سے گزر جانے والے ہیں۔

(۵) كُلُوْا مِنْ ثَمَرِهٖۤ اِذَاۤ اَثْمَرَ وَاٰتُوْا حَقَّهٗ یَوْمَ حَصَادِهٖ ۖ وَلَا تُسْرِفُوْا ؕ اِنَّهٗ لَا یُحِبُّ الْمُسْرِفِیْنَ ○

(خدا کی اس پیداوار کے) پھل شوق سے کھاؤ۔ جب اس میں پھل لگ جائیں اور (چاہئے کہ) جس دن فصل کاٹو تو اُس کا حق (یعنی زکوٰۃ) بھی دے دیا کرو

لہٰذا اسلام میں کمزوروں اور غریبوں کی سرپرستی مملکت کی ذمہ داری ہے قرآن کا نظام یہ ہے کہ ہر فرد معاشرہ کو کم از کم بنیادی ضروریات زندگی لازماً بہم پہنچائی جائیں۔ رسول اللہؐ کا ارشاد ہے ابن آدم کا پیدائشی حق یہ ہے کہ اسکے پاس رہنے کا مکان۔ ستر ڈھانپنے کو کپڑا۔ کھانے کو روٹی اور پینے کو پانی ہو حضورؐ کے ارشاد گرامی کا یہی مفہوم ہے کہ مملکت کا کوئی فرد بنیادی ضروریات زندگی سے محروم نہ رہنے پائے۔

اُن لوگوں کی جو اپنی روزی آپ نہ پیدا کر سکتے ہوں ضروریات زندگی کا اہتمام کرنے کے قرآن اسکی پوری آزادی دیتا ہے کہ لوگ زیادہ سے زیادہ دولت پیدا کریں اور تمام جائز طریقوں سے اپنے معیار زندگی کو بلند کریں لیکن ہر فرد معاشرہ پر یہ شرط عاید کرتا ہے کہ معاملات میں کسی دوسرے کی کمزوری سے قطعاً فائدہ نہ اٹھایا جائے۔ بنابریں قرآن ناجائز نفع اندوزی کے تمام طریقوں کو حرام قرار دیتا ہے اور قمار بازی اور سٹہ کو ممنوع ٹھہراتا ہے لیکن چھوٹے یا بڑے پیمانہ پر انفرادی یا اجتماعی طریق سے تمام ایسے کاروبار کی اجازت دیتا ہے جو معاشرہ کے مفاد عمومی کے خلاف نہ جائیں اسکے علاوہ استحصالِ زر کے تقاضوں کی حوصلہ شکنی کے پیش نظر ہر شخص کو حصول دولت کے مواقع فراہم کرنے کا یقین دلاتے ہوئے دولت کو ایک جا اکٹھا ہونے سے روکتا ہے۔ یہ مقصد اسلامی قانون وراثت کے ذریعے پورا کیا گیا ہے جس کی رو سے کسی متوفی شخص کی دولت کسی ایک یا خاص فرد خاندان کے قبضہ میں نہیں جا سکتی۔ بلکہ وہ جملہ قریبی رشتہ داروں میں تقسیم ہو جاتی ہے جیسے بیوی شوہر۔ بیٹے بیٹیاں ماں باپ وغیرہ اور اگر کوئی حق دار نہ ہو تو لاوارث مال مملکت کے بیت المال میں داخل ہو جاتا ہے اس کے علاوہ ہر شخص کو یہ اختیار بھی ہے کہ وہ اپنی جائداد کو کسی نیک ارادہ کے تحت کسی شخص یا اشخاص یا کسی ادارہ کے حق میں ایک حد معینہ تک وصیت کر سکتا ہے۔

کتاب کے آنے والے حصہ میں "تقسیم دولت" کے موضوع پر مملکت کے مالیات کے ضمن میں مزید روشنی ڈالی جائے گی۔

وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ رٰكِعُوْنَ ○ المائدہ آیت ۵۵ (۴) اہل ایمان انکسار کے ساتھ زکوٰۃ دیتے ہیں۔

احادیث

(۱) عن ابی هريرة رضی الله عنه قال قال رسول الله صلی الله عليه وسلم من آتاه الله مالاً فلم يؤد زكاته مثل له يوم القيامة شجاعاً اقرع له زبيبتان يطوقه يوم القيامة ثم ياخذ بلهزمتيه يعنی بشدقيه ثم يقول انا مالك انا كنزك ثم تلا هذه الاية ۔ (کتاب الزکوٰۃ بخاری)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسولِ خدا صلعم نے فرمایا اللہ جسے مال دے اور وہ اس مال کی زکوٰۃ نہ دے تو اس کا مال قیامت کے دن اس کے لئے اژدہا سانپ کی ہم شکل کر دیا جائے گا جس کے سر میں دو چتیاں ہونگی۔ وہ سانپ اس کا طوق بنجائے گا جو اس کے دونوں جبڑوں کو ڈسے گا اور کہے گا میں تیرا مال ہوں۔ تیرا خزانہ ہوں۔ پھر آپ نے اس آیت کی تلاوت فرمائی۔

وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ بِمَآ اٰتٰهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ هُوَ خَيْرًا لَّهُمْ ۭ بَلْ هُوَ شَرٌّ لَّهُمْ ۭ سَيُطَوَّقُوْنَ مَا بَخِلُوْا بِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۭ وَلِلّٰهِ مِيْرَاثُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ○ آل عمران آیت (۱۸۰)

اور وہ لوگ یہ خیال نہ کریں جو اس میں بخل کرتے ہیں جو اللہ نے انہیں اپنے فضل سے دیا ہے کہ یہ ان کے لئے اچھا ہے بلکہ وہ ان کیلئے برا ہے قیامت کے دن ہی (مال) انکے گلے کا ہار بنایا جائے گا جس میں وہ بخل کرتے ہیں اور آسمانوں اور زمین کی میراث اللہ کی ہی ہے اور جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اُس سے خبردار ہے۔

(۲) عن عائشة رضی الله عنها قالت سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول لا زكوٰة فی مالٍ حتی يحول عليه الحول ۔ (کتاب الزکوٰۃ ۔ سنن ابن ماجہ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے سنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے کہ کسی مال پر زکوٰۃ نہیں ہے جبتک کہ اس پر سال نہ گذر جائے۔

(۳) عن ابی هريرة رضی الله عنه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

الانعام - آیت (۱۴۲) اور اسراف نہ کرو، خدا انہیں دوست نہیں رکھتا، جو اسراف کرنے والے ہیں۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُلُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ وَاشْكُرُوْا لِلّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ اِيَّاهُ تَعْبُدُوْنَ ۝ (۶) اے لوگو جو ایمان لائے ہو، ان پاکیزہ چیزوں کو کھاؤ جو ہم نے تم کو دی ہیں اور اللہ کا شکر کرو جبکہ تم اسی کی عبادت کرتے ہو۔

البقرہ - آیت (۱۷۲)

وَلَا تُبَذِّرْ تَبْذِيْرًا ۝ (۷) اور بیجا صرف کر کے (مال کو) ضائع مت کرو۔

بنی اسرائیل - آیت (۲۶)

وَالَّذِيْنَ اِذَآ اَنْفَقُوْا لَمْ يُسْرِفُوْا وَلَمْ يَقْتُرُوْا وَكَانَ بَيْنَ ذٰلِكَ قَوَامًا ۝ (۸) وہ لوگ جب خرچ کرتے ہیں تو اسراف نہیں کرتے (لیکن اسکے ساتھ ہی موقع پر) تنگی نہیں کرتے (بلکہ انکی روش ان) دونوں حالتوں کے بین بین اعتدال پر رہتی ہے

الفرقان - آیت (۶۷)

اپنے مال میں دوسروں کا حق

(زکوٰۃ)

آیات

وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ - (۱) اور نماز کو قائم کرو اور زکوٰۃ دیتے رہو۔

البقرہ - آیت (۴۳)

وَوَيْلٌ لِّلْمُشْرِكِيْنَ ۝ الَّذِيْنَ لَا يُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ - (۲) اور خرابی ہے ان مشرکوں کے لئے جو زکوٰۃ نہیں دیتے۔

حم السجدہ آیت (۶ و ۷)

وَمَآ اٰتَيْتُمْ مِّنْ زَكٰوةٍ تُرِيْدُوْنَ وَجْهَ اللّٰهِ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُضْعِفُوْنَ ۝ (۳) اور جو زکوٰۃ تم اللہ کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے دیتے ہو تو ایسے ہی لوگ اپنے مال کو دوگنا کرنے والے ہیں۔

الروم آیت (۳۹)

علیہ وسلم امرت ان اقاتل الناس حتی یقولوا لا الٰہ الا اللہ فمن قالھا فقد عصم منی مالہ ونفسہ الا بحقہ وحسابہ علی اللہ تعالیٰ فقال واللہ لاقاتلن من فرق بین الصلوٰۃ والزکوٰۃ فان الزکوٰۃ حق المال واللہ لو منعونی عناقا کانوا یؤدونھا الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لقاتلتھم علی منعھا قال عمرؓ فواللہ ما ھو الا ان قد شرح اللہ صدر ابی بکرؓ للقتال فعرفت انہ الحق۔

(کتاب الزکوٰۃ ۔ بخاری)

لڑ سکتے ہیں؟ جبکہ رسول خدا صلعم فرما چکے ہیں کہ مجھے حکم دیا گیا ہے لوگوں سے لڑو۔ یہاں تک کہ وہ لا الٰہ الا اللہ کہدیں۔ پس جو شخص لا الٰہ الا اللہ کہدے تو بے شک اُس نے اپنا مال اور اپنی جان مجھ سے بچالی۔ مگر حق اسلام۔ اور اس کا حساب اللہ پر ہے؟ حضرت ابوبکرؓ نے جواب دیا خدا کی قسم میں اُس شخص سے ضرور جنگ کرونگا جو نماز و زکوٰۃ میں فرق سمجھے کیونکہ زکوٰۃ مال کا حق ہے۔ خدا کی قسم اگر وہ ایک بھیڑ کا بچہ جو (زکوٰۃ میں) رسول اللہ صلعم کے زمانہ میں دیتے تھے مجھے نہ دینگے تو میں اس کے نہ دینے پر ضرور ان سے جنگ کروں گا۔ حضرت عمرؓ کہتے ہیں خدا کی قسم مجھے معلوم ہوا کہ یہ بات صرف اس وجہ سے تھی کہ اللہ نے ابوبکرؓ کے سینے کو کھول دیا تھا۔ اور میں سمجھ گیا کہ یہی حق ہے۔

زکوٰۃ کے علاوہ اور بھی حق

صدقات

حدیث

(۱)

عن فاطمۃ ابنۃ قیسؓ قالت سألت اوسئل النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن الزکوٰۃ فقال ان فی المال لحقا سوی الزکوٰۃ۔ ثم تلا ھذہ الاٰیۃ التی فی البقرۃ۔

(کتاب الزکوٰۃ ۔ جامع ترمذی)

حضرت فاطمہ بنت قیسؓ سے روایت ہے کہ اُنہوں نے سوال کیا یا اور کسی نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے زکوٰۃ کے متعلق سوال کیا تو آپ نے فرمایا۔ بیشک مال میں زکوٰۃ کے سوا اور بھی حق ہے۔ پھر آپ نے سورۂ بقرہ کی یہ آیت تلاوت فرمائی۔

قال اذا ادیت زکوٰۃ مالك فقد قضیت ما علیك ۔

(کتاب الزکوٰۃ ۔ سنن ابن ماجہ)

جب تو نے اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کر دی تو تو نے اپنا حق جو تجھ پر تھا ادا کر دیا۔

(۴) عن رافع بن خدیجؓ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول العامل علی الصدقۃ بالحق کالغازی فی سبیل اللہ حتی یرجع الی بیتہ۔ (کتاب الزکوٰۃ ۔ سنن ابن ماجہ)

حضرت رافع بن خدیج رض سے روایت ہے کہ میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے "جو کوئی زکوٰۃ وصول کرنے میں سچائی سے کام کرے اسکو اس غازی جیسا ثواب ملے گا جو اللہ کی راہ میں جہاد کر کے اپنے گھر واپس آیا ہو۔

(۵) عن ابی حمید الساعدی رضی اللہ عنہ قال استعمل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رجلا من الاسد علی صدقات بنی سلیم یدعی ابن اللتبیۃ فلما جاء حاسبہ

(کتاب الزکوٰۃ ۔ بخاری)

حضرت ابو حمید ساعدی رض کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے (قبیلہ) بنی سلیم کے صدقات وصول کرنے کے لئے ایک شخص کو مقرر کیا جسے ابن لتبیہ کہتے تھے۔ جب وہ آیا تو آپ نے اس سے حساب لیا۔

(۶) وقال اللہ عز وجل واقیموا الصلوٰۃ وآتوا الزکوٰۃ وقال ابن عباس حدثنی ابو سفیان فذکر حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یامرنا بالصلوٰۃ والزکوٰۃ والصلۃ والعفاف

(کتاب الزکوٰۃ ۔ بخاری)

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے نماز پابندی سے ادا کرو اور زکوٰۃ دو (قرآن شریف میں زکوٰۃ کا ذکر بیاسی مرتبہ آچکا ہے) عبد اللہ بن عباس فرماتے ہیں جب حدیث زکوٰۃ کا ذکر آیا تو ابو سفیان نے کہا کہ ہم کو رسول اللہ نماز، زکوٰۃ ادا کرنے، رشتہ جوڑنے اور حرام کاری سے بچنے کا حکم دیتے۔

(۷) عن ابی هریرۃ رضی اللہ عنہ قال لما توفی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وکان ابو بکرؓ وعزم للقتال من کفر من العرب فقال عمر کیف تقاتل الناس وقد قال رسول اللہ صلی اللہ

حضرت ابوہریرۃ رض رضی اللہ عنہ کہتے ہیں جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی اور حضرت ابو بکر رض خلیفہ ہوئے تو عرب کے جو لوگ منکر (زکوٰۃ) ہو گئے تھے ابو بکر رض نے اُن سے لڑنے کا ارادہ کیا جس پر حضرت عمر کہنے لگے آپ ان لوگوں سے کیونکر

(۵) لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِیْ كَبَدٍ ۝ — یقیناً ہم نے انسان کو مشقت کیلئے پیدا کیا ہے

اَیَحْسَبُ اَنْ لَّنْ یَّقْدِرَ عَلَیْهِ اَحَدٌ ۝ — کیا وہ خیال کرتا ہے کہ اس پر کسی کو قدرت حاصل نہیں۔

یَقُوْلُ اَهْلَكْتُ مَالًا لُّبَدًا ۝ — کہے گا میں نے بہت سا مال برباد کر دیا۔

اَیَحْسَبُ اَنْ لَّمْ یَرَهٗۤ اَحَدٌ ۝ — کیا وہ خیال کرتا ہے کہ اسے کوئی نہیں دیکھتا۔

اَلَمْ نَجْعَلْ لَّهٗ عَیْنَیْنِ ۝ — کیا ہم نے اسکے لئے دو آنکھیں نہیں بنائیں۔

وَ لِسَانًا وَّ شَفَتَیْنِ ۝ — اور زبان اور دو ہونٹ

وَ هَدَیْنٰهُ النَّجْدَیْنِ ۝ — اور ہم نے اسے دونوں راستے دکھا دیئے۔

فَلَا اقْتَحَمَ الْعَقَبَةَ ۝ — سو وہ اونچی گھاٹی پر چڑھنے کی ہمت نہیں کرتا۔

وَ مَاۤ اَدْرٰىكَ مَا الْعَقَبَةُ ۝ — اور تجھے کیا خبر ہے کہ اونچی گھاٹی کیا ہے۔

فَكُّ رَقَبَةٍ ۝ — کسی گردن کا آزاد کرنا۔

اَوْ اِطْعٰمٌ فِیْ یَوْمٍ ذِیْ مَسْغَبَةٍ ۝ — یا بھوک کے دن میں کھانا کھلانا

یَّتِیْمًا ذَا مَقْرَبَةٍ ۝ — قریبی یتیم کو

اَوْ مِسْكِیْنًا ذَا مَتْرَبَةٍ ۝ — یا مٹی سے ملے ہوئے مسکین کو۔

البلد۔ آیت (۴ تا ۱۶)

(۶) اِنَّمَا الصَّدَقٰتُ لِلْفُقَرَآءِ وَ الْمَسٰكِیْنِ وَ الْعٰمِلِیْنَ عَلَیْهَا وَ الْمُؤَلَّفَةِ قُلُوْبُهُمْ وَ فِی الرِّقَابِ وَ الْغٰرِمِیْنَ وَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَ ابْنِ السَّبِیْلِ ؕ فَرِیْضَةً مِّنَ اللّٰهِ ؕ وَ اللّٰهُ عَلِیْمٌ حَكِیْمٌ ۝

التوبہ۔ آیت (۶۰)

بیشک صدقات فقیروں اور مسکینوں اور اس کے (صدقات کے) وصول کرنے والوں کیلئے ہے جنکے دلوں میں کلمۂ حق کی الفت پیدا کرنی ہے اور ان کے لئے ہے جن کی گردنیں (غلامی سے) آزاد کرانی ہیں اور قرضداروں کیلئے جو کہ قرض کی بوجھ سے دبے ہوئے ہیں اور اللہ کی راہ میں (یعنی مجاہدین اور اعلاء کلمۃ الحق میں معروف رہنے والوں کے لئے) اور مسافرین کیلئے۔ یہ اللہ کا حکم ہے اور اللہ سب کچھ جاننے والا اور حکمت والا ہے۔

(۷) لِلْفُقَرَآءِ الَّذِیْنَ اُحْصِرُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ لَا یَسْتَطِیْعُوْنَ

خیرات ان حاجتمندوں کے واسطے ہے جو راہ خدا میں مقید ہو گئے ہیں اور زمین پر گھومنے کی

آیات

(۱) لَيْسَ الْبِرَّ اَنْ تُوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ
قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَلٰكِنَّ
الْبِرَّ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ
وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالْكِتٰبِ وَالنَّبِيّٖنَ ۚ
وَاٰتَى الْمَالَ عَلٰى حُبِّهٖ ذَوِي
الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنَ
وَابْنَ السَّبِيْلِ ۙ وَالسَّآئِلِيْنَ
وَفِى الرِّقَابِ ۚ وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ
وَاٰتَى الزَّكٰوةَ ۚ وَالْمُوْفُوْنَ بِعَهْدِهِمْ
اِذَا عٰهَدُوْا ۚ وَالصّٰبِرِيْنَ فِى
الْبَاْسَآءِ وَالضَّرَّآءِ وَحِيْنَ الْبَاْسِ ؕ
اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ صَدَقُوْا ۖ وَ
اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ ○

البقرہ ۔ آیت (۱۷۷)

نیکی صرف یہی نہیں ہے کہ تم اپنے مونہوں کو مشرق اور مغرب کی طرف پھیرو۔ لیکن نیکی وہ ہے جو اللہ اور آخرت کے دن اور فرشتوں اور کتاب اور نبیوں پر ایمان لائے اور اسکی محبت کے لئے قرابتداروں، اور یتیموں اور مسکینوں اور مسافروں اور سوال کرنے والوں کو اور غلاموں کو آزاد کرنے میں مال دے اور نماز کو قائم کرے اور زکوٰۃ دے اور اپنے اقراروں کو پورا کرنے والے جب وہ اقرار کریں اور صبر کرنے والے تنگی اور تکلیف میں اور مقابلے کے وقت یہی لوگ ہیں جنھوں نے سچ کر دکھایا اور یہی متقی ہیں۔

(۲) وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ خَيْرٍ
فَلِاَنْفُسِكُمْ ؕ البقرہ آیت (۲۷۲)

اور جو مال تم خرچ کروگے اس کا فائدہ تمھیں کو پہونچے گا۔

(۳) خُذْ مِنْ اَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً
تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيْهِمْ بِهَا۔

التوبہ ۔ آیت (۱۰۳)

اے پیغمبر اُن لوگوں کی دولت میں سے صدقے لے کر اس کے ذریعہ انہیں پاک کرو اور اُن کا تزکیہ کرو۔

(۴) اَلَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمُ
ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ وَتَثْبِيْتًا
مِّنْ اَنْفُسِهِمْ ۔ البقرہ آیت (۲۶۵)

جو اپنے مال راہ خدا میں اس لئے خرچ کرتے ہیں تاکہ اللہ کی خوشنودیاں حاصل ہوں اور اُن کے اپنے دلوں میں ایمان کی جڑیں مضبوط ہوں۔

(۱۱) وَفِيٓ اَمْوَالِهِمْ حَقٌّ لِّلسَّآئِلِ وَالْمَحْرُوْمِ ○ الذٰرٰیت ۔ آیت (۱۹)

اور ان کے مالوں میں سوالی اور غیر سوالی کا حق ہے۔

(۱۲) اَلَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ بِالَّيْلِ وَالنَّهَارِ سِرًّا وَّعَلَانِيَةً فَلَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ
البقرہ ۔ آیت (۲۷۴)

جو لوگ اپنے مالوں کو رات دن خرچ کرتے ہیں پوشیدہ طور پر اور علانیہ طور پر تو ان کے لئے ان کے رب کے پاس اس کا بدلہ ہے۔

(۱۳) وَيُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ عَلٰى حُبِّهٖ مِسْكِيْنًا وَّيَتِيْمًا وَّاَسِيْرًا ○ اِنَّمَا نُطْعِمُكُمْ لِوَجْهِ اللّٰهِ لَا نُرِيْدُ مِنْكُمْ جَزَآءً وَّلَا شُكُوْرًا ○
الدھر ۔ آیت (۸ و ۹)

اور وہ اللہ کی محبت میں مسکینوں، یتیموں، قیدیوں کو کھلاتے ہیں (اور کہتے ہیں) ہمارا یہ کھلانا اس کے سوا کچھ نہیں ہے کہ محض اللہ کے لئے ہے ہم تم سے نہ تو کوئی بدلہ چاہتے ہیں اور نہ کسی طرح کی شکر گزاری۔

(۱۴) اَلَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ لَا يُتْبِعُوْنَ مَآ اَنْفَقُوْا مَنًّا وَّلَآ اَذًى لَّهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ
البقرہ ۔ آیت (۲۶۲)

وہ لوگ جو اللہ کے راستے میں اپنے مال کو خرچ کرتے ہیں اور پھر جو خرچ کرتے ہیں اس کے بعد نہ احسان جتاتے ہیں اور نہ کوئی تکلیف دیتے ہیں ان کے لئے اللہ کے پاس اجر ہے۔

(۱۵) وَاَنْفِقُوْا مِنْ مَّا رَزَقْنٰكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ
المنافقون ۔ آیت (۱۰)

اور جو کچھ ہم نے تم کو دیا ہے اس میں سے اس سے پہلے ہی خرچ کر لو کہ تم میں سے کسی کے پاس موت آ موجود ہو۔

احادیث

(۱) الخلق عیال اللہ فاحب الخلق الی اللہ من احسن الیٰ عیالہ۔

ساری مخلوق عیال اللہ ہے۔ اور اللہ سب سے زیادہ محبت اس سے کرتا ہے جو اللہ کی مخلوق کو

ضَرْبًا فِي الْأَرْضِ يَحْسَبُهُمُ الْجَاهِلُ
أَغْنِيَاءَ مِنَ التَّعَفُّفِ تَعْرِفُهُم
بِسِيمَاهُمْ لَا يَسْأَلُونَ النَّاسَ إِلْحَافًا
وَمَا تُنفِقُوا مِنْ خَيْرٍ فَإِنَّ اللَّهَ
بِهِ عَلِيمٌ

البقرہ - آیت (۲۷۳)

کی استطاعت نہیں رکھتے ۔ ان کے سوال سے بچنے کی وجہ سے ناواقف انہیں دولت مند سمجھتا ہے تم ان کے چہروں کو دیکھ کر پہچان لوگے وہ لوگوں سے لپٹ کر (پیچھا کرکے) نہیں مانگتے۔ اور جو مال تم خرچ کرو گے بے شک اللہ تعالیٰ اس کو جانتا ہے۔

(۸) يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمُ
الَّذِي خَلَقَكُم مِّن نَّفْسٍ وَاحِدَةٍ
وَخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا
كَثِيرًا وَنِسَاءً وَاتَّقُوا اللَّهَ
الَّذِي تَسَاءَلُونَ بِهِ وَالْأَرْحَامَ
إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيبًا ○

النساء - آیت (۱)

اے افرادِ نسلِ انسانی! اپنے پروردگار (کی نافرمانی کے نتائج) سے ڈرو جس پروردگار نے تمہیں اکیلی جان سے پیدا کیا اور اس سے اس کا جوڑا پیدا کر دیا پھر ان دونوں کی نسل سے مردوں اور عورتوں کی ایک بڑی تعداد دنیا میں پھیلا دی (اور اس طرح تنہا ایک مورثِ اعلیٰ کی نسل نے خاندانوں، قبیلوں اور اور بستیوں کی شکل اختیار کرلی اور رشتوں قرابتوں کا بہت بڑا دائرہ ظہور میں آگیا) پس دیکھو اللہ سے ڈرو جس کے نام پر باہم دگر (مہر و الفت کا) سوال کرتے ہو نیز قرابت داری کے معاملہ میں (بے پرواہ نہ ہو جاؤ) یقین رکھو کہ اللہ تم پر (تمہارے اعمال کا) نگران حال ہے۔

(۹) فَآتِ ذَا الْقُرْبَىٰ حَقَّهُ
وَالْمِسْكِينَ وَابْنَ السَّبِيلِ ط

الروم - آیت (۳۸)

پس تو عزیز و اقارب، محتاج و مسافر کو ان کا حق دے۔

(۱۰) وَآتِ ذَا الْقُرْبَىٰ حَقَّهُ
وَالْمِسْكِينَ وَابْنَ السَّبِيلِ وَلَا
تُبَذِّرْ تَبْذِيرًا ○ إِنَّ الْمُبَذِّرِينَ
كَانُوا إِخْوَانَ الشَّيَاطِينِ ط

بنی اسرائیل - آیت (۲۶/۲۷)

اور رشتہ دار اور غریب اور مسافر (ہر ایک کو) اس کا حق دو۔ اور (دولت) بے جا مت اڑاؤ۔ کیونکہ دولت کے بے جا اڑانے والے شیطان کے بھائی ہیں۔

قال استسقاك عبدی فلان فلم تسقه اما انك لو سقيته لوجدت ذلك عندی؟ (مسلم عن ابی ھریرۃ)

بھوکے بندے نے تجھ سے کھانا مانگا تھا اور تونے کھلانے سے انکار کر دیا تھا! اگر تو اُسے کھانا کھلاتا تو تو اُسے میرے پاس پاتا۔ ایسے ہی خدا فرمائے گا اے ابن آدم! میں نے تجھ سے پانی مانگا۔ مگر تونے مجھے پانی نہیں پلایا۔ بندہ عرض کریگا۔ بھلا ایسا کیسے ہو سکتا ہے کہ تجھے پیاس لگے تو تو خود پروردگارِ عالم ہے؟ خدا فرمائے گا۔ میرے فلاں پیاسے بندہ نے تجھ سے پانی مانگا لیکن تونے اُسے پانی نہیں پلایا اگر تو اُسے پانی پلا دیتا تو تو اُسے میرے پاس پاتا۔

(۷) عن عبد اللہ بن عمرؓ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تحل الصدقة لغنی ولا لذی مرة سوی۔
(کتاب الزکوٰۃ۔ جامع ترمذی)

حضرت عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا غنی کو اور قوی تندرست کو صدقہ لینا درست نہیں ہے۔

(۸) تحل الصدقة للغنی اذا کان فی سبیل اللہ۔ (کنز الحقائق)

غنی شخص اگر جہاد میں ہو تو اس کے لئے صدقہ لینا حلال ہے۔

(۹) تصدقوا علی اهل الادیان کلها۔
(کنز الحقائق)

تمام اہل ادیان پر صدقہ کیا کرو۔

(۱۰) عن حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الید العلیا خیر من الید السفلی وابدأ بمن تعول وخیر الصدقة عن ظهر غنی ومن یستعفف یعفه اللہ ومن یستغن یغنه اللہ۔
(کتاب الزکوٰۃ۔ بخاری)

حضرت حکیم بن حزامؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا "اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے اور صدقہ کی ابتدا اس شخص سے کرو جو تمہارے عیال میں ہو اور عمدہ صدقہ وہ ہے جو مالدار ہو کر ادا کرے اور جو شخص سوال سے بچے گا اللہ اسے بچائے گا اور جو شخص اللہ تعالیٰ سے غنا کا طالب ہو گا۔ اللہ اُسے غنی کر دے گا۔

(بیہقی ۔ کتاب الایمان)

سب سے زیادہ چاہتا ہے۔

(۲) التعظیم لامر اللہ والشفقۃ علیٰ عیال اللہ ۔ (بیہقی ۔ کتاب الایمان)

اللہ کے احکام کی تعظیم کرو اور اللہ کی مخلوق سے محبت رکھو۔

(۳) کلکم راع وکلکم مسئول عن رعیتہ ۔

(بخاری ۔ کتاب الجمعہ)

تم میں سے سب کے سب گلہ بان ہیں اور ہر ایک گلہ بان سے اس کے گلہ کے بارے میں باز پرس ہوگی۔

(۴) (عثمانؓ) رفعہ: لیس لابن آدم حق فی سوی ھذہ الخصال بیت یسکنہ وثوب یواری عورتہ وجلف الخبز والماء ۔

(ترمذی)

ابن آدم کا یہ بنیادی حق ہے کہ اس کیلئے ایک گھر ہو جس میں وہ رہ سکے۔ ایک کپڑا ہو جس سے وہ اپنے جسم کو ڈھانپ سکے۔ اور کھانے کے لئے روٹی اور پینے کے لئے پانی۔

(۵) لَیْسَ الْمُؤْمِنُ بِالَّذِیْ یَشْبَعُ وَجَارُہٗ جَائِعٌ اِلٰی جَنْبِہٖ ۔

ایسا شخص مومن نہیں ہے جو خود تو سیر ہو کر سوئے اور اسکی بغل میں اس کا پڑوسی بھوکا رہے۔

(۶) یا ابن آدم مرضت فلم تعدنی قال کیف اعودک وانت رب العلمین قال اما علمت ان عبدی فلانا مرض فلم تعدہ اما علمت انک لو عدتہ لوجدتنی عندہ؟ یا ابن آدم استطعمتک فلم تطعمنی قال یارب کیف اطعمک وانت رب العلمین؟ قال اما علمت انہ استطعمک عبدی فلان فلم تطعمہ اما علمت انک لو اطعمتہ لوجدت ذلک عندی؟ یا ابن آدم استسقیتک فلم تسقنی قال کیف اسقیک وانت رب العلمین!

(قیامت کے دن ایسا ہوگا کہ خدا ایک انسان سے کہے گا) اے ابن آدم! میں بیمار ہوگیا تھا۔ مگر تو نے میری بیمار پرسی نہ کی۔ بندہ متعجب ہو کر کہے گا بھلا ایسا کیوں کر ہو سکتا ہے اور تو تو رب العلمین ہے خدا فرمائے گا کیا تجھے معلوم نہیں کہ میرا فلاں بندہ بیمار ہو گیا تھا اور تو نے اس کی خبر نہیں لی تھی۔ اگر تو اس کی بیمار پرسی کے لئے جاتا تو مجھے اس کے پاس پاتا۔ اسی طرح خدا فرمائے گا اے ابن آدم میں نے تجھ سے کھانا مانگا تھا مگر تو نے نہیں کھلایا بندہ عرض کرے گا بھلا ایسے کیسے ہو سکتا ہے۔ میں تجھے کیسے کھلاتا آپ تو خود رب العلمین ہیں خدا فرمائے گا کیا تجھے یاد نہیں کہ فلاں میرے

الیٰ بیرحاء وانھا صدقۃ للّٰہ ارجو برّھا و ذخرھا عند اللّٰہ تعالیٰ فضعھا یا رسول اللّٰہ حیث اراک اللّٰہ قال فقال رسول اللّٰہ صلے اللّٰہ علیہ وسلم بخ ذالک مال رابح ذٰلک مال رابح وقد سمعت ما قلت وانّی اریٰ ان تجعلھا فی الاقربین فقال ابوطلحۃ افعل یارسول اللّٰہ فقسمھا ابوطلحۃ فی اقاربہ وبنی عمّہ۔

(کتاب الزکوٰۃ ۔ بخاری)

آپ اسکو جہاں مناسب خیال فرمائے خرچ کیجئے۔ (حضرت انسؓ کہتے ہیں) اس پر رسُولِ خدا صلعم نے فرمایا" واہ واہ یہ تو ایک نفع بخش مال ہے! میں نے سن لیا جو تم نے کہا۔ مگر میں یہ مناسب سمجھتا ہوں کہ تم اس کو اپنے قرابت والوں میں تقسیم کر دو" ابوطلحہؓ نے عرض کی یا رسول اللہ میں ایسا ہی کروں گا۔ چنانچہ ابوطلحہ نے اُسے اپنے قرابت والوں اور چچا کے بیٹوں میں تقسیم کر دیا۔

(۱۳) عن عوف بن مالکؓ قال خرج رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم وبیدہ عصا وقد علق رجلٌ قنو حشف فجعل یطعن فی ذٰلک القنو فقال لو شاء رب ھذہ الصدقۃ تصدق باطیب من ھذا ان رب ھذہ الصدقۃ یاکل حشفا یوم القیامۃ۔

(کتاب الزکوٰۃ ۔ سنن نسائی)

حضرت عوف بن مالکؓ سے روایت ہے کہ رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نکلے اور آپ کے ہاتھ میں لکڑی تھی۔ ایک شخص سوکھے خراب کھجور لٹکایا تھا مسجد میں (دستور تھا کہ صدقے کے کھجور مسجد میں لٹکا دیتے تھے تاکہ مسکین انکو کھائیں) آپ اس خوشہ پر لکڑی مارتے تھے اور فرماتے تھے اگر اس کا مالک چاہتا تو اچھے کھجور دے سکتا تھا۔ بے شک اس کا مالک قیامت کے روز ایسی ہی خراب کھجوریں کھائے گا۔

صدقہ دینے کی ترغیب

حدیث (۱)

عن ابی ھریرۃ رضی اللّٰہ عنہ قال قال رسُول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم

حضرت ابوہریرہ رضؓ کہتے ہیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص پاک کمائی سے

(۱۱) عن ابی موسٰی رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال علی کل مسلم صدقۃ فقالوا یا نبی اللہ فان لم یجد قال یعمل بیدہ فینفع نفسہ ویتصدق قالوا فان لم یجد قال یعین ذا الحاجۃ الملھوف قالوا فان لم یجد قال فلیعمل بالمعروف ولیمسک عن الشر فانھا لہ صدقۃ
(بخاری کتاب الزکوٰۃ باب علی کل مسلم صدقۃ)

حضرت ابو موسٰی رضؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "ہر مسلمان پر صدقہ دینا ضروری ہے۔ لوگوں نے عرض کی یا نبی اللہ اگر کسی کو مقدور نہ ہو؟ آپ نے فرمایا۔ وہ اپنے ہاتھ سے محنت کرے اپنی جان کو آرام دے۔ اور صدقہ دے۔ لوگوں نے عرض کی۔ اگر اس کا بھی مقدور نہ ہو؟ آپ نے فرمایا" صاحب حاجت مظلوم کی مدد کرے۔ لوگوں نے عرض کی اگر اس کا بھی مقدور نہ ہو؟ آپؐ نے فرمایا اچھی بات پر عمل کرے اور بُرائی سے باز رہے یہی اس کے لئے صدقہ ہے۔

(۱۲) عن انس بن مالک رضی اللہ عنہ قال کان ابو طلحۃ اکثر الانصار بالمدینۃ مالا من نخل وکان احب اموالہ الیہ بیرحاء وکانت مستقبلۃ المسجد وکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یدخلھا ویشرب من ماءٍ فیھا طیب قال انس فلما انزلت ھذہ الایۃ لن تنالوا البر حتی تنفقوا مما تحبون قام ابو طلحۃ الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ ان اللہ تبارک وتعالٰی یقول لن تنالوا البر حتی تنفقوا مما تحبون وان احب اموالی

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ مدینہ میں تمام انصار سے زیادہ ابو طلحہ رضؓ کے پاس مال تھا۔ از قسم باغات اور سب سے زیادہ پسندیدہ مال ان کا بیرحاء نامی باغ تھا جو مسجد نبوی کے سامنے واقع تھا۔ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم وہاں تشریف لیجاتے تھے اور اس کے خوشگوار پانی کو پیتے تھے۔ حضرت انس رضؓ کہتے ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی۔ لن تنالوا البر حتی تنفقوا (الخ) تو ابو طلحہ رضؓ رسول خدا صلعم کے پاس حاضر ہوئے اور عرض کی۔ یا رسول اللہ! اللہ بزرگ و برتر فرماتا ہے لن تنالوا البر (الخ) اور بے شک مجھے اپنے سب مالوں میں زیادہ محبوب "بیرحاء" ہے اب وہ خدا کے لئے صدقہ ہے میں اسکے ثواب کی اللہ کے ہاں امید رکھتا ہوں پس یا رسول اللہ

يَآيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّ كَثِيْرًا مِّنَ الْاَحْبَارِ وَالرُّهْبَانِ لَيَاْكُلُوْنَ اَمْوَالَ النَّاسِ بِالْبَاطِلِ وَيَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۭ وَالَّذِيْنَ يَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا يُنْفِقُوْنَهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۙ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ۝ التوبہ ۔ آیت (۳۴)

اے ایمان والو! اہلِ کتاب کے بہت سے عالم اور درویش، لوگوں کے مال ناحق کھاتے اور اللہ کی راہ سے روکتے ہیں اور جو لوگ سونے چاندی کا خزانہ رکھتے ہیں اور اس کو اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے ان کو آگاہ کر دو کہ ان کے لئے دردناک سزا ہے۔

مذموم صدقات

(آیت)

(۱) يَآيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُبْطِلُوْا صَدَقٰتِكُمْ بِالْمَنِّ وَالْاَذٰى ۙ كَالَّذِيْ يُنْفِقُ مَالَهٗ رِئَاۗءَ النَّاسِ وَلَا يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ۭ

البقرہ ۔ آیت (۲۶۴)

اے ایمان والو! اپنے صدقات وخیرات کو احسان جتا کر اور ایذا دے کر ضائع مت کرو اُس شخص کی طرح جو اپنا مال لوگوں کے دکھانے کو خرچ کرتا ہے اور نہ اللہ پر ایمان رکھتا ہے اور نہ آخرت کے دن پر۔

صدقات پر کتنا خرچ کریں!!

آیات

(۱) يَسْـَٔلُوْنَكَ مَاذَا يُنْفِقُوْنَ ڛ قُلْ مَآ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ خَيْرٍ فَلِلْوَالِدَيْنِ وَالْاَقْرَبِيْنَ وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَابْنِ السَّبِيْلِ ۭ وَمَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ

(اے محمدؐ) لوگ تم سے پوچھا کرتے ہیں کہ کیا خرچ کریں۔ تم کہدو جو کچھ تم سے ہو سکے والدین ۔ رشتہ داروں ۔ یتیموں ۔ مسکینوں اور مسافروں پر خرچ کرو۔ اور تم جو بھی نیکی کروگے تو بے شک خدا اسکو جانتا ہے۔

من تصدق بعدل تمرة من کسب طیب ولا یقبل اللہ الا الطیب فان اللہ یتقبلها بیمینه ثم یربیها لصاحبها کما یربی احدکم فلوہ حتی تکون مثل الجبل۔

(کتاب الزکوٰۃ ۔ بخاری)

ایک چھوارے کے برابر بھی صدقہ دیتا ہے اور اللہ تعالیٰ پاک ہی چیزوں کو قبول فرماتا ہے تو اللہ اسکو اپنے داہنے ہاتھ میں لے لیتا ہے پھر اس کو اس صدقہ دینے والے کیلئے بڑھاتا ہے جیسے تم میں سے کوئی اپنے بچے کو (پال کر) بڑھاتے حتیٰ کہ وہ چھوارا پہاڑ کے مثل ہو جاتا ہے۔

صدقات سے گریز

آیات

(۱) وَاَنْفِقُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَلَا تُلْقُوْا بِاَیْدِیْكُمْ اِلَى التَّهْلُكَةِ۔

البقرہ ۔ آیت (۱۹۵)

اور اللہ کی راہ میں (جان کے ساتھ مال بھی) خرچ کیا کرو۔ اور اپنے آپ کو اپنے ہاتھوں سے ہلاکت میں نہ ڈالو۔

(۲) لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ۔

آل عمران ۔ آیت (۹۱)

تم ہرگز بھلائی نہ پاسکو گے جب تک کہ اس شئی میں سے خرچ نہ کرو جس کو تم محبوب رکھتے ہو۔

(۳) نِ الَّذِیْ جَمَعَ مَالًا وَّعَدَّدَهٗ یَحْسَبُ اَنَّ مَالَهٗۤ اَخْلَدَهٗ كَلَّا لَیُنْۢبَذَنَّ فِی الْحُطَمَةِ۔

الہمزہ ۔ آیت (۲ تا ۴)

جو مال کو جمع کرتا اور اسے شمار میں لاتا ہے وہ خیال کرتا ہے کہ اس کا مال اس کے پاس ہمیشہ رہے گا۔ ہرگز نہیں وہ حطمہ (اللہ کی جلائی ہوئی آگ) میں ڈالا جائے گا۔

(۴) وَكَمْ اَهْلَكْنَا مِنْ قَرْیَةٍۭ بَطِرَتْ مَعِیْشَتَهَا فَتِلْكَ مَسٰكِنُهُمْ لَمْ تُسْكَنْ مِّنْۢ بَعْدِهِمْ اِلَّا قَلِیْلًا۔

قصص ۔ آیت (۵۸)

بہت سی بستیاں ہیں جو اپنے سامان عیش و عشرت پر نازاں تھیں ان کو ہم نے ہلاک کیا اب یہ انکے مکانات ہیں جو انکے بعد آباد نہیں ہوئے اور سنسان پڑے ہوئے ہیں لیکن قلیل مدت کیلئے۔

(۳) عن جابر بن عبد اللہ الانصاریؓ قال کنا عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا جاء رجل بمثل بیضۃ من الذھب فقال یا رسول اللہ اصبت ھذہ من معدن فخذھا فھی صدقۃ ما املک غیرھا فاعرض عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم اتاہ من خلفہ فاخذھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فحذفہ بھا فلو اصابتہ لاوجعتہ اولعقرتہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یاتی احدکم بما یملک فیقول ھذہ صدقۃ ثم یقعد یستکف الناس خیر الصدقۃ ما کان عن ظھر غنی۔

(کتاب الزکوٰۃ۔ سنن ابوداؤد)

حضرت جابر بن عبداللہ انصاریؓ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے کہ اتنے میں ایک شخص انڈے برابر سونا لیکر آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ یہ سونا میں نے ایک کان میں پایا آپ اس کو لے لیجئے یہ صدقہ ہے۔ اس کے سوا میرے پاس کچھ مال نہیں ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکی طرف سے منھ پھیر لیا۔ وہ پھر پیچھے سے آیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ سونا لیکر پھینک دیا۔ اگر وہ اس کو لگتا تو زخمی کر دیتا یا چوٹ آ جاتی۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "ایک تم میں سے اپنا سب مال لیکر آتا ہے اور کہتا ہے یہ صدقہ ہے۔ پھر بیٹھ کر لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلاتا ہے۔ بہتر صدقہ وہ ہے جس کا مالک صدقہ دے کر بھی مالدار رہے۔"

وراثت

آیات

(۱) کی لا یکون دولۃ بین الاغنیاء منکم۔

(الحشر۔ آیت ۷)

ایسا نہ ہو کہ مال و دولت صرف تمھارے دولتمندوں ہی میں محدود ہو کر رہ جائے۔

(۲) ولکل جعلنا موالی مما

اور جو کچھ ترکہ ماں باپ اور رشتہ دار

بِهٖ عَلِيْمٌ ○ البقرہ - آیت (۲۱۵)

(۲) وَلَا تَجْعَلْ يَدَكَ مَغْلُوْلَةً اِلٰى عُنُقِكَ وَلَا تَبْسُطْهَا كُلَّ الْبَسْطِ فَتَقْعُدَ مَلُوْمًا مَّحْسُوْرًا ○

بنی اسرائیل - آیت (۲۹)

اور اپنا ہاتھ نہ تو اتنا سکیڑو کہ (گویا) گردن میں بندھا (یعنی بخل کی وجہ سے روکا ہوا ہے) اور نہ اسکو بالکل پھیلا دو (یعنی بخشش کے ذریعے) ایسا کروگے تو تم بیٹھے رہ جاؤ گے لوگ تم کو ملامت بھی کرینگے اور تم تہی دست بھی ہو جاؤ گے

(۳) وَاللّٰهُ فَضَّلَ بَعْضَكُمْ عَلٰى بَعْضٍ فِى الرِّزْقِ ۚ فَمَا الَّذِيْنَ فُضِّلُوْا بِرَآدِّيْ رِزْقِهِمْ عَلٰى مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ فَهُمْ فِيْهِ سَوَآءٌ ۭ اَفَبِنِعْمَةِ اللّٰهِ يَجْحَدُوْنَ

النحل - آیت (۷۱)

اور اللہ نے تم میں سے بعض کو بعض پر باعتبار روزی کے برتری دی ہے (کہ کوئی زیادہ کماتا ہے۔ کوئی کم کماتا ہے) پھر ایسا نہیں ہوتا کہ جس کسی کو زیادہ روزی دی گئی ہے، وہ اپنی روزی اپنے زیر دستوں کو لوٹا دے تاکہ سب ہی برابر ہو جائیں۔ پھر کیا یہ لوگ اللہ کی نعمتوں سے صریح منکر ہو رہے ہیں۔

(۴) وَيَسْـَٔلُوْنَكَ مَاذَا يُنْفِقُوْنَ ۭ قُلِ الْعَفْوَ ۭ البقرہ - آیت (۲۱۹)

اور (اے محمد) وہ تجھ سے پوچھتے ہیں کہ کیا خرچ کریں (کار خیر میں) کہدیجئے جو کچھ حاجت سے زیادہ ہو۔

احادیث

(۱) انما الصدقة عن ظهر غنى (خ)

(کنوز الحقایق)

صدقہ اس وقت دینا چاہئے کہ خود بعد صدقہ کے غنی رہے۔

(۲) ان شئت حبست اصلها وتصدقت بها (خ)

(کنوز الحقایق)

اگر تو چاہے اس کے اصل کو محفوظ رکھ اور اسکے حاصلات کو صدقہ کر۔

عن ابی هریرة رض قال قال رسول اللہ صلعم

(۳) خیر الامور اوسطها (اخرجه رزین)

(کتاب الاعتصام تیسیر الوصول الی جامع الوصول)

ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر ایک کام میں اوسط درجہ (اعتدال) بہت اچھا ہوتا ہے (اسکے راوی رزین ہیں)

مِّنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُّوْصِيْنَ بِهَا أَوْ دَيْنٍ وَلَهُنَّ الرُّبُعُ مِمَّا تَرَكْتُمْ إِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّكُمْ وَلَدٌ فَإِنْ كَانَ لَكُمْ وَلَدٌ فَلَهُنَّ الثُّمُنُ مِمَّا تَرَكْتُمْ مِّنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ تُوْصُوْنَ بِهَا أَوْ دَيْنٍ وَإِنْ كَانَ رَجُلٌ يُّوْرَثُ كَلٰلَةً أَوِ امْرَأَةٌ وَّلَهٗ أَخٌ أَوْ أُخْتٌ فَلِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا السُّدُسُ فَإِنْ كَانُوْا أَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ فَهُمْ شُرَكَاءُ فِي الثُّلُثِ مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُّوْصٰى بِهَا أَوْ دَيْنٍ غَيْرَ مُضَارٍّ وَصِيَّةً مِّنَ اللّٰهِ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَلِيْمٌ

(النساء ، آیت ۱۲)

چھوڑا ہے وصیت (کی ادائیگی) کے بعد جو وصیت کی ہو یا قرض کی ادائیگی کے بعد تمہارا چوتھا حصہ ہے جو تم نے چھوڑا ہے اگر تمہاری اولاد نہ ہو اور اگر تمہاری اولاد ہو تو ان کیلئے آٹھواں حصہ ہے جو تم نے چھوڑا ہے وصیت (کی ادائیگی) کے بعد جو تم نے کی ہو یا قرض کی ادائیگی اور اگر کسی مرد یا عورت کا ورثہ کلالہ ہونے کی حالت میں لیا جائے اور اس کا بھائی یا بہن ہو تو ان دونوں میں سے ہر ایک کیلئے چھٹا حصہ ہے اور اگر وہ اس سے زیادہ ہوں تو وہ تہائی میں شریک ہیں وصیت (کی ادائیگی) کے بعد جو کی گئی ہو یا قرض کے بعد جبکہ ضرر پہنچانے کیلئے نہ ہو یہ اللہ کی طرف سے تاکیدی حکم ہے اور اللہ خوب جاننے والا بردبار ہے۔

(۵) وَإِذَا حَضَرَ الْقِسْمَةَ أُولُوا الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنُ فَارْزُقُوْهُمْ مِّنْهُ وَقُوْلُوْا لَهُمْ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا ۝

(النساء ، آیت ۸)

اور جب ایسا ہو کہ ترکہ تقسیم کرنے کے وقت رشتہ دار اور یتیم اور مسکین افراد بھی حاضر ہوں تو چاہیے کہ میت کے مال میں سے انہیں بھی تھوڑا بہت دیدو اور انہیں اچھے طریقے پر بات کہہ کر سمجھا دو۔

احادیث

(۱) عن ابن عباس رضی اللہ عنہما عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اقسموا المال بین اہل الفرائض علی کتاب اللہ (رواہ مسلم و ابو داؤد)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی کتاب (قرآن) کے مطابق اپنا مال ان لوگوں میں تقسیم کرو جن کا حق مقرر کر دیا گیا ہے۔

تَرَكَ الْوَالِدَانِ وَالْأَقْرَبُونَ ۚ وَالَّذِينَ عَقَدَتْ أَيْمَانُكُمْ فَآتُوهُمْ نَصِيبَهُمْ ۚ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدًا

النساء - آیت (۳۳)

چھوڑ جائیں تو اُن میں سے ہر ایک کے لئے ہم نے حقدار ٹھہرا دیئے ہیں نیز جن سے (عورتوں سے) تمہارا عہد و پیمان (نکاح) بندھ چکا ہو۔ پس چاہیئے کہ جو کچھ جس کا حصّہ ہو اس کے حوالے کر دو۔ اللہ حاضر و ناظر ہے (اس سے کوئی چیز چھپی نہیں)۔

(۳) يُوصِيكُمُ اللَّهُ فِي أَوْلَادِكُمْ ۖ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْأُنْثَيَيْنِ ۚ فَإِنْ كُنَّ نِسَاءً فَوْقَ اثْنَتَيْنِ فَلَهُنَّ ثُلُثَا مَا تَرَكَ ۖ وَإِنْ كَانَتْ وَاحِدَةً فَلَهَا النِّصْفُ ۚ وَلِأَبَوَيْهِ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا السُّدُسُ مِمَّا تَرَكَ إِنْ كَانَ لَهُ وَلَدٌ ۚ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ وَلَدٌ وَوَرِثَهُ أَبَوَاهُ فَلِأُمِّهِ الثُّلُثُ ۚ فَإِنْ كَانَ لَهُ إِخْوَةٌ فَلِأُمِّهِ السُّدُسُ ۚ مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُوصِي بِهَا أَوْ دَيْنٍ ۗ آبَاؤُكُمْ وَأَبْنَاؤُكُمْ لَا تَدْرُونَ أَيُّهُمْ أَقْرَبُ لَكُمْ نَفْعًا ۚ فَرِيضَةً مِنَ اللَّهِ ۗ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلِيمًا حَكِيمًا

النساء - آیت - (۱۱)

تمہاری اولاد کے بارے میں اللہ تمہیں حکم دیتا ہے کہ لڑکے کے لئے دو لڑکیوں کے برابر حصّہ ہو۔ پھر اگر ایسا ہو کہ صرف لڑکیاں ہی ہوں اگر دو سے زیادہ ہوں تو ترکہ میں ان کا حصّہ دو تہائی ہوگا۔ اور اگر صرف ایک لڑکی ہو تو اسے آدھا ملے گا اور میّت کے کل مال میں سے ماں باپ میں سے ہر ایک کو ترکے کا چھٹا حصہ ملے گا۔ یہ اس صورت میں ہے کہ میّت کے اولاد ہو اگر اولاد نہ ہو تو وارث صرف ماں باپ ہی ہوں گے اس وقت ماں کے لئے تہائی ہوگا اگر میت کے ایک سے زیادہ بھائی یا بہنیں بھی ہوں تو ماں کا حصّہ چھٹا ہوگا۔ لیکن یاد رہے میّت نے جو کچھ وصیت کر دی ہو یا جو کچھ اس پر قرض رہ گیا ہو اس کی تعمیل اور ادائیگی کے بعد یہ حصّے تقسیم ہوں گے۔ تمہارے باپ دادا بھی ہیں اور تمہاری اولاد بھی ہے تم نہیں جانتے نفع رسانی کے لحاظ سے کون تم سے زیادہ نزدیک ہے اللہ نے حصّے ٹھہرا دیئے ہیں اور وہ جاننے والا اور حکمت رکھنے والا ہے۔

(۴) وَلَكُمْ نِصْفُ مَا تَرَكَ أَزْوَاجُكُمْ إِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُنَّ وَلَدٌ ۚ فَإِنْ كَانَ لَهُنَّ وَلَدٌ فَلَكُمُ الرُّبُعُ مِمَّا تَرَكْنَ

اور تمہارے لئے اس کا نصف ہے جو تمہاری بیبیاں چھوڑیں اگر ان کی اولاد نہ ہو اور اگر ان کی اولاد ہو تو تمہارے لئے اس کا چوتھا حصّہ ہے جو انہوں نے

حدیث

(۱) عن عامر بن سعد بن ابی وقاصؓ عن ابیہ قال مرضت عام الفتح مرض اشفیت منہ علی الموت فاتانی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعودنی فقلت یا رسول اللہ ان لی مالا کثیرا ولیس یرثنی الا ابنتی افاوصی بمالی کلہ قال لا قلت فثلثی مالی قال لا قلت فالشطر قال لا قلت فالثلث قال الثلث والثلث کثیر انک ان تذر ورثتک اغنیاء خیر من ان تذرھم عالة یتکففون الناس۔

(ترمذی ۔ ابواب الفرائض)

عامر بن سعد بن ابی وقاصؓ سے اس نے اپنے باپ سے روایت کی ہے کہ اس نے کہا میں فتح مکہ کے سال ایسا بیمار ہوا کہ مجھے اپنے مرنے کا خوف پیدا ہوا سو میرے پاس رسول اللہؐ عیادت کے لئے تشریف لائے۔ بس میں نے کہا یا رسول اللہؐ میرے پاس بہت مال ہے اور سوائے ایک بیٹی کے اور کوئی وارث نہیں کیا میں اپنے تمام مال کی وصیت کر دوں۔ آپ نے فرمایا نہیں۔ میں نے کہا دو تہائی کی وصیت کروں۔ فرمایا نہیں۔ میں نے کہا نصف مال کی؟ فرمایا نہیں۔ میں نے کہا تہائی مال کی۔ آپ نے فرمایا تہائی کی اور تہائی ہی بہت ہے۔ اگر تو اپنے وارثوں کو مالدار چھوڑ تو بہتر ہے اس سے کہ ان کو محتاج چھوڑے کہ مانگیں لوگوں سے ہتیلی پھیلا کر۔

قرآنی نظام معیشت کا مآل

حدیث

(۱) عن حارثة بن وھب رضی اللہ عنہ قال سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول تصدقوا فانہ

حضرت حارثہ بن وہب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا" اے لوگو صدقہ دو۔ کیونکہ تمھارے اوپر

(۲) عن ابن عباسؓ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الحقوا الفرایض باھلھا فما بقی فھو لاولی رجل ذکر
(بخاری۔ کتاب الفرایض)

حضرت عباسؓ آنحضرت سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا "میراث مستحقین کو پہنچادو اور جو باقی رہے وہ زیادہ قریبی مرد کے واسطے ہے۔

(۳) عن ابی ھریرۃؓ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال القاتل لا یرث۔ (ترمذی۔ ابواب الفرایض)

ابی ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قاتل وارث نہیں

وصیّت

(آیت)

كُتِبَ عَلَيْكُمْ إِذَا حَضَرَ أَحَدَكُمُ
الْمَوْتُ إِنْ تَرَكَ خَيْرًا ۖ
الْوَصِيَّةُ لِلْوَالِدَيْنِ وَالْأَقْرَبِينَ
بِالْمَعْرُوفِ ۖ حَقًّا عَلَى الْمُتَّقِينَ ۝
فَمَنْ بَدَّلَهُ بَعْدَمَا سَمِعَهُ فَإِنَّمَا
إِثْمُهُ عَلَى الَّذِينَ يُبَدِّلُونَهُ ۚ
إِنَّ اللَّهَ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ۝ فَمَنْ خَافَ
مِنْ مُوصٍ جَنَفًا أَوْ إِثْمًا فَأَصْلَحَ
بَيْنَهُمْ فَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ ۚ إِنَّ اللَّهَ
غَفُورٌ رَحِيمٌ ۝

البقرہ۔ آیت (۱۸۰ تا ۱۸۲)

(مسلمانو! یہ بات بھی) تم پر فرض کر دی گئی ہے کہ جب تم میں سے کوئی آدمی محسوس کرے کہ اس کے مرنے کی گھڑی آگئی اور وہ اپنے بعد مال و متاع میں سے کچھ چھوڑ جانے والا ہو تو چاہئے کہ اپنے ماں باپ اور رشتہ داروں کیلئے اچھی وصیت کر جائے جو متقی انسان ہیں ان کیلئے ایسا کرنا ضروری ہے۔ پھر جو کوئی ایسا کرے کہ کسی آدمی کی وصیت سننے کے بعد اس میں ردو بدل کرے تو اس گناہ کی ذمہ داری انہی کے سر ہوگی جنہوں نے ردو بدل کیا ہے یقین کرو اللہ سب کچھ سننے والا اور سب کچھ جاننے والا ہے۔ اور اگر کسی شخص کو وصیت کرنے والے سے بیجا رعایت کرنے یا کسی معصیت کا اندیشہ ہو اور وہ ان میں مصالحت کرا دے تو ایسا کرنے میں کوئی گناہ نہیں۔ بلاشبہ اللہ بخشنے والا اور رحمت رکھنے والا ہے

حصہ چہارم

یاتی علیکم زمان یمشی الرجل بصدقتہ فلا یجد من یقبلہا یقول الرجل لو جئت بہا بالامس لقبلتہا فاما الیوم فلا حاجۃ لی بہا۔
(کتاب الزکوٰۃ ۔ بخاری)

ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ آدمی اپنا صدقہ لئے لئے پھرے گا۔ مگر وہ کسی ایسے شخص کو نہ پائے گا جو اسے قبول کرے جس شخص سے کہے گا لے لے۔ وہ جواب دیگا کاش تو کل لایا ہوتا تو میں لے لیتا لیکن آج تو مجھے اسکی ضرورت نہیں ۔

معاشرہ

معاشرہ

۱۔ نصب العین

نوٹ۔ اس موضوع سے متعلق "ایمان فی التوحید" اور "اتحادِ انسانی" کے باب میں مزید مواد ملے گا۔

آیت

(۱) يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُم مِّن نَّفْسٍ وَاحِدَةٍ وَخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيرًا وَنِسَاءً ۚ وَاتَّقُوا اللَّهَ الَّذِي تَسَاءَلُونَ بِهِ وَالْأَرْحَامَ ۚ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيبًا ۝

النساء۔ آیت (۱)

اے افرادِ نسلِ انسانی! اپنے پروردگار (کی نافرمانی کے نتائج) سے ڈرو۔ وہ پروردگار جس نے تمہیں ایک ہی جان سے پیدا کیا اور اسی سے اس کا جوڑا پیدا کر دیا۔ پھر ان دونوں کی نسل سے مردوں اور عورتوں کی ایک بڑی تعداد دنیا میں پھیلا دی (اور اس طرح تنہا ایک مورثِ اعلیٰ کی نسل نے خاندانوں، قبیلوں اور بستیوں کی شکل اختیار کر لی اور رشتوں، قرابتوں کا بہت بڑا دائرہ ظہور میں آ گیا) پس دیکھو اللہ سے ڈرو جس کے نام پر باہم دگر (مہر و الفت کا) سوال کرتے ہو نیز قرابتداری کے معاملہ میں (بے پرواہ نہ ہو جاؤ) یقین رکھو کہ اللہ تم پر (تمہارے اعمال کا) نگران حال ہے

احادیث

(۱) الخلق كلهم عيال الله فاحبهم الى الله انفعهم لعياله۔

(جامع صغیر جلد (۱) بحوالہ طبری)

تمام مخلوق اللہ کا کنبہ ہے۔ پس اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب وہ شخص ہے جو اس کے کنبہ کے حق میں مفید ہو۔

معاشرہ

اس باب کا افتتاح بنی نوع انسان کی زندگی کے اس نظام کے تذکرہ سے ہوتا ہے جو ہمیں قرآن کریم میں ملتا ہے۔ اس تصور کو پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک قول میں مجملاً ادا کیا گیا ہے۔

الخلق عیال اللہ فاحب الخلق الی اللہ من احسن الی عیالہ

اسی نصب العین کو نبی کریم صلعم کی دوسری حدیث میں اس طرح ظاہر کیا گیا ہے

کلکم راع وکلکم مسئول عن رعیتہ

اس پر مزید اضافہ یہ فرمایا گیا۔

الراعی یرعی باللیل ویرعی بالنہار

اس نصب العین کو پیش نظر رکھ کر قرآن کریم اور احادیث نبوی ہماری توجہ حیات انسانی کے اساسی حقوق اور بنیادی ضروریات کی طرف منعطف کرتی ہیں۔ ان سب کو ان قرآنی آیات و احادیث میں پیش کر دیا گیا ہے جو فصل (ب) میں دی گئی ہیں۔ یہ علاوہ انہیں دفعات پر حاوی ہیں جو اقوام متحدہ کی مجلس نے سنہ ۱۹۴۸ء میں حقوق انسانی کے کلی اعلان میں پیش کیا تھا۔ اگر فرق ہے تو صرف اتنا کہ اقوام متحدہ کا نقطۂ نظر محض سماجی سیاسی ہے اور قرآن کریم کا نقطۂ نگاہ سماجی روحانی ہے جس کا اثر زندگی کے ہر شعبہ پر طاری ہے اور اس میں سیاسیات بھی شامل ہے۔ عورت کی حیثیت کے سوال کے متعلق جو اس باب کے تحت آسکتا ہے اس کتاب کے آخر میں علیحدہ تفصیلی ابواب میں پیش کیا گیا ہے کیونکہ یہ مشرق وسطیٰ اور ہندوستان کے رہنے والوں کے لئے خاص اہمیت رکھتا ہے۔

حیات انسانی کے بنیادی حقوق کے تذکرہ کے بعد اس باب میں قرآن کریم کے ان مشوروں کا ذکر کیا گیا ہے جن کی روشنی میں حیات کی تنظیم عمل میں لائی جاتی ہے تاکہ یہ حقوق ہر فرد کو حاصل ہو سکیں اور "عیال اللہ" یا اس معاشرہ کا تحقق ہو جس کا ہر فرد راعی بھی ہو اور اپنی رعیت کی طرف سے جوابدہ بھی۔ قرآن کریم اور احادیث نبوی کے جو اقتباسات یہاں دیئے گئے ہیں وہ اس امر پر دلالت کرتے ہیں کہ انسان کا ہر دنیوی مسئلہ جمہوری نقطۂ نظر سے حل کیا جانا چاہئے۔ صالح اساس پر منظم زندگی کے بقا کے لئے مملکت یا حکومت کے ارباب حل وعقد کے مزاج پر خاص طور پر زور دیا گیا ہے جو جماعت یا معاشرہ کے قیام کا ذمہ دار ہے۔ اصول محکم جو وضع کیا گیا ہے وہ یہ ہے کہ معاشرے کا استحکام و استقرار اسی وقت حاصل ہو سکتا ہے جب مملکت کا انتظام صالحین و اتقیاء کے سپرد کیا جاتا ہے جو اس کے اہل ہوتے ہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُکُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمٰنٰتِ اِلٰٓی اَھْلِھَا اور جو توازن یا عدالت کی صفت سے موصوف ہوتے ہیں اور اپنے گرد و پیش ہی فضا پیدا کر دیتے ہیں۔ زمانے کے موجودہ ماحول میں مملکت کے انتظام کے لئے صالحین و ابرار کی خدمات کس طرح حاصل کی جائیں ایک ایسا مسئلہ ہے جو دنیا کے تمام ارباب فکر کی خاص توجہ کا محتاج ہے۔

۲۔ حقوقِ انسانی

(۱) جان و مال و آبرو کی حرمت

آیات

مَنْ قَتَلَ نَفْسًا بِغَيْرِ نَفْسٍ أَوْ فَسَادٍ فِي الْأَرْضِ فَكَأَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِيعًا وَمَنْ أَحْيَاهَا فَكَأَنَّمَا أَحْيَا النَّاسَ جَمِيعًا ۝ (المائدہ۔ آیت ۳۲)	(۱) کسی کی ناحق جان لینا یا زمین میں فساد پھیلانا قتل عام کے مماثل ہے۔ کسی کی جان کی حفاظت کرنا ابقائے انسانیت کے برابر ہے
وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ ۔ (بنی اسرائیل۔ آیت ۳۳)	(۲) اور بدون حق و انصاف کے کسی کی جان نہ لی جائے۔

حدیث

ان دماءکم واموالکم واعراضکم حرام کحرمة یومکم هذا۔ (بخاری کتاب الحج)	(۱) تمہاری جانیں اور تمہارے مال اور تمہاری آبروئیں ویسی ہی حرمت رکھتی ہیں جیسے آج کے دن کی حرمت ہے (یعنی حج کے دن کی)۔

(۲) عن ابن عمرؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کلکم راع وکلکم مسئول عن رعیتہ فالامام راع فی اھلہ وھو مسئول عن رعیتہ والمرءۃ فی بیت زوجھا راعیۃ و ھی مسئولۃ عن رعیتھا والخادم فی مال سیدہ راع وھو مسئول عن رعیتہ قال فسمعت ھؤلاء من النبی صلی اللہ علیہ وسلم احسبہ قال والرجل فی مال ابیہ راع وھو مسئول عن رعیتہ۔ اخرجہ الخمسۃ الا النسائی۔

(تیسیر الوصول)

ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ تم میں سے ہر ایک شخص راعی (حاکم و والی) ہے اور تم میں سے ہر ایک شخص سے اپنی رعیت کے تعلق سے سوال کیا جائے گا پس امام حاکم ہے اس سے اس کی رعیت سے متعلق دریافت کیا جائے گا اور ہر شخص اپنے اہل وعیال کا حاکم ہے اس سے اسکی رعیت سے متعلق دریافت کیا جائے گا اور عورت اپنے شوہر کے گھر کی حاکم ہے اس سے اس کی رعیت کے متعلق پوچھا جائے گا اور غلام اپنے مالک کے مال کا محافظ ہے اس سے اسکی رعیت سے متعلق دریافت کیا جائے گا راوی کا بیان ہے کہ سب باتیں تو میں نے رسول اللہؐ سے سنیں اور میں خیال کرتا ہوں کہ آپ نے فرمایا کہ ہر شخص اپنے باپ کے مال کا حاکم و محافظ ہے۔ اس سے اسکی رعیت کے بارے میں دریافت کیا جائے گا۔ بجز نسائی کے پانچوں اسکے راوی ہیں

(۳) الراعی یرعی باللیل ویرعی بالنھار۔ (فردوس دیلمی کنوز الحقائق حدیث ۱۶۹)

جرواہا رات کو بھی حفاظت کرتا ہے اور دن کو بھی۔

(۴) خیر الناس انفعھم للناس (کنوز الحقائق)

لوگوں میں بہتر وہ ہے جو لوگوں کو فائدہ پہنچائے۔

(۵) خادم القوم اعظمھم اجراً (فردوس دیلمی۔ کنوز الحقائق حدیث)

قوم کی خدمت کرنے والا بڑے اجر والا ہے

تَذَكَّرُونَ ۝ فَإِنْ لَمْ تَجِدُوا
فِيهَا أَحَدًا فَلَا تَدْخُلُوهَا حَتَّىٰ
يُؤْذَنَ لَكُمْ ۖ وَإِنْ قِيلَ لَكُمُ ارْجِعُوا
فَارْجِعُوا هُوَ أَزْكَىٰ لَكُمْ ۚ وَاللَّهُ بِمَا
تَعْمَلُونَ عَلِيمٌ ۝

النور، آیت ۲۷، ۲۸

ان ہدایات کی پابندی تمہارے لئے مفید ثابت ہوگی اور اس کی افادیت کو محسوس کرو تو تمہیں یاد ہی کرنا پڑے گا۔

اگر کسی گھر میں گھر والوں کو نہ پاؤ تو پھر گھر میں داخل ہوئے بغیر لوٹ جاؤ تو یہ تمہارے لئے بہت ہی بہتر ہے ایسے خالی گھر میں بھی مالک خانہ کی اجازت ملے تو مضائقہ نہیں اور اگر تم سے واپسی کے لئے کہا جائے تو پھر واپس ہو جاؤ تمہارے لئے یہی مستحسن عمل ہے۔

ان ہدایات کی تعمیل میں تم جو کچھ دیتے ہو اس سے اللہ تعالیٰ بخوبی واقف ہے۔

۴۔ مساوات

آیت

(۱) يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّا خَلَقْنَاكُمْ
مِنْ ذَكَرٍ وَأُنْثَىٰ وَجَعَلْنَاكُمْ شُعُوبًا
وَقَبَائِلَ لِتَعَارَفُوا ۚ إِنَّ أَكْرَمَكُمْ
عِنْدَ اللَّهِ أَتْقَاكُمْ ۚ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ
خَبِيرٌ ۝

الحجرات، آیت ۱۳

اے لوگو! ہم نے تم کو ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا۔ پھر مختلف قومیں اور خاندان بنایا تاکہ ایک دوسرے کی شناخت کر سکو۔ اللہ کے نزدیک تم میں سے بڑا شریف وہ ہے جو زیادہ پرہیزگار ہو اور اللہ خوب جاننے والا خبردار ہے۔

حدیث

(۱) يا أيها الناس ألا إن ربكم واحد

لوگو! [illegible] تمہارا رب ایک

۲- تہمت - بدگمانی اور توہین سے پرہیز

آیات

(۱) وَالَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ
وَالْمُؤْمِنٰتِ بِغَيْرِ مَا اكْتَسَبُوْا
فَقَدِ احْتَمَلُوْا بُهْتَانًا وَّاِثْمًا مُّبِيْنًا

الاحزاب - آیت (۵۸)

جو لوگ تم میں سے کسی مرد یا عورت کو تکلیف دیں یا غلط الزام لگا دیں تو وہ خود بہت بڑا بوجھ اور گناہ اپنے سر مول لیتے ہیں۔

(۲) يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا يَسْخَرْ
قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ عَسٰۤى اَنْ يَّكُوْنُوْا
خَيْرًا مِّنْهُمْ وَلَا نِسَآءٌ مِّنْ نِّسَآءٍ
عَسٰۤى اَنْ يَّكُنَّ خَيْرًا مِّنْهُنَّ ج
وَلَا تَلْمِزُوْۤا اَنْفُسَكُمْ وَلَا تَنَابَزُوْا
بِالْاَلْقَابِ ط بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوْقُ
بَعْدَ الْاِيْمَانِ ج الحجرات - آیت (۱۱)

اے ایمان والو کوئی شخص دوسرے کا تمسخر نہ کرے ممکن ہے کہ وہ تم سے بہتر ہو۔ اسی طرح (مرد تو مرد) کسی عورت کو بھی یہ روا نہیں کہ دوسری عورت کا مسخرہ پن اڑائے نہ آپس میں ایک دوسرے کو عیب لگاؤ اور نہ ایک دوسرے پر برا نام دھرو۔ ایمان کے بعد برا نام کیا ہی برا ہے

(۳) اِجْتَنِبُوْا كَثِيْرًا مِّنَ الظَّنِّ ز
اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ -

الحجرات - آیت (۱۲)

بدگمانی سے بہت بچتے رہو۔ بعض وقت بدگمانی ہی بڑا جرم ہو جاتی ہے۔

۳- بغیر اجازت کسی کے گھر میں داخل نہ ہونا چاہیے

آیت

(۱) لَا تَدْخُلُوْا بُيُوْتًا غَيْرَ بُيُوْتِكُمْ
حَتّٰى تَسْتَاْنِسُوْا وَتُسَلِّمُوْا عَلٰۤى
اَهْلِهَا ط ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ لَعَلَّكُمْ

کسی کے گھر میں بغیر علم و اطلاع کے داخل مت ہو اور اس گھر والوں کی نسبت خیر سگالی کے جذبات رکھو۔ یہ تمہارے لئے بہت ہی بہتر ہے

آیت

(۱) مَا كَانَ لِنَبِيٍّ أَنْ يَكُونَ لَهٗٓ أَسْرٰى حَتّٰى يُثْخِنَ فِى الْأَرْضِ ۚ تُرِيدُونَ عَرَضَ الدُّنْيَا ۖ وَاللّٰهُ يُرِيدُ الْآخِرَةَ ۗ وَاللّٰهُ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ۝ (انفال۔ آیت ۶۷)

نبی کے لیے سزاوار نہیں
قیدی ہوں۔ جب تک ملک
(مسلمانو!) تم دنیا کی متاع
چاہتا ہے (تمھیں) آخرت ؛
غالب ہے حکمت والا۔

۶۔ آزادئ سکونت

آیات

(۱) سِيرُوا فِى الْأَرْضِ فَانْظُرُوا كَيْفَ بَدَأَ الْخَلْقَ ۔ (العنکبوت آیت ۲۰)

دنیا میں گھومو اور کا
سے متعلق غور و فکر کرو۔

(۲) لَرَآدُّكَ إِلٰى مَعَادٍ ۚ (القصص۔ آیت ۸۵)

تمہیں اپنے وطن واپس
کی پوری پوری مدد حاصل ر

حدیث

---

(۱) کونوا حیث شئتم وبیننا وبینکم ان لا تفسکوا دما ولا تقطعوا سبیلا ولا تظلموا احدًا۔

(نیل الاوطار جلد ۷ صفحہ ۱۳۹)

تم جہاں چاہو رہو اور
درمیان شرط یہ ہے کہ نہ تم
اور نہ تم راہ زنی کرو اور نہ کس

ان اباکم واحد الا لا فضل لعربی علیٰ عجمی ولا لعجمی علیٰ عربی ولا لاحمر علیٰ اسود ولا لاسود علیٰ احمر الا بالتقویٰ۔ (مسند احمد)

بیشک تمہارا باپ ایک ہے۔ ہاں عربی کو عجمی پر عجمی کو عربی پر، سرخ کو سیاہ پر اور سیاہ کو سرخ پر کوئی فضیلت نہیں مگر تقویٰ کے سبب سے۔

۵۔ کسی کو غلام نہ بنایا جائے

احادیث

(۱) مذ کم تعبد الناس وقد ولدتھم امھاتھم احراراً۔ (احسن المحاضر جلد ۲ صفحہ ۱)

تم نے لوگوں کو کب سے غلام بنالیا حالانکہ انکی ماؤں نے اُن کو آزاد پیدا کیا ہے۔

(۲) ان من شرار الناس الذین یبیعون الناس۔ (بخاری۔ بحوالہ کنوز الحقایق)

بہت بُرے وہ لوگ ہیں جو آدمیوں کو فروخت کرتے ہیں۔

(۳) شرار الناس الذی یشترون الناس ویبیعونھم۔ (ترمذی۔ کنوز الحقایق)

بُرے لوگ وہ ہیں جو انسانوں کی خرید و فروخت کرتے ہیں۔

(۴) قال رسول اللّٰہ قال اللّٰہ تعالیٰ ثلاثۃ انا خصمھم یوم القیمۃ رجل اعطی لی ثم غدر ورجل باع حرا فاکل ثمنہ ورجل استاجر اجیراً فاستوفی منہ ولم یعطہ اجرہٗ (بخاری۔ کتاب الاجارہ)

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے تین قسم کے آدمی ہیں جن سے میں قیامت کے دن جھگڑا کروں گا۔ ایک وہ شخص جس نے مجھکو اپنا عہد دیا اور پھر غداری کی اور ایک وہ شخص جس نے آزاد کو غلام بنا کر فروخت کیا اور اس کا ثمن کھالیا اور ایک وہ انسان جس نے کسی شخص سے اجرت پر کام لیا اور پورا کام کرالیا مگر اس کی واجبی اجرت نہ دی۔

۹۔ خیال کی آزادی

آیت

لَآ اِکْرَاهَ فِی الدِّیْنِ قَدْ تَّبَیَّنَ (۱) دین (مذہب) کے
الرُّشْدُ مِنَ الْغَیِّ نہیں ہے۔ بھلائی اور بُرا
البقرہ۔ آیت (۲۵۶) کیا جا چکا ہے۔

حدیث

ایاکم والغلو فے الدین انما (۱) مذہب میں غلو او
ھلک قبلکم الغلو فے الدین۔ تم سے پہلی قومیں اسی سے
(ابن ماجہ ونسائی)

۱۰۔ ملکیت کا حق

آیات

لَیْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰی (۱) انسان کسب معاش
النجم۔ آیت (۳۹) کرتا ہے اس کا پھل پانے کا
کُلُّ امْرِیٍٔ بِمَا کَسَبَ رَهِیْنٌ (۲) ہر آدمی اپنے کئے کا
الطور۔ آیت (۲۱) حق دار ہے۔
وَاِنْ تُخَالِطُوْهُمْ فَاِخْوَانُكُمْ (۳) اگر تم اپنے کاروبار مخلو
وَاللّٰهُ یَعْلَمُ الْمُفْسِدَ مِنَ الْمُصْلِحِ چلا سکتے ہو کیونکہ تم لوگ آپس
البقرہ۔ آیت (۲۲۰) ہو (لیکن یاد رکھو اس شترکہ کا
تمہاری نیت بخیر ہے یا کیا اسے خ

۷۔ ہجرت کا حق

آیات

(۱) اَرْضُ اللّٰهِ وَاسِعَةً فَتُهَاجِرُوْا فِیْهَا۔ — اللہ کی زمین وسیع ہے تم اس میں منتقل ہو سکتے ہو۔
النساء۔ آیت (۹۷)

(۲) قُلْ لِلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ۔ — کہہ اللہ ہی کے لئے مشرق و مغرب ہے (یعنی ساری دنیا اللہ ہی کی ہے)۔
البقرہ۔ آیت (۱۴۲)

(۳) اَللّٰهُ الَّذِیْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ قَرَارًا۔ — اللہ وہ ہے جس نے تمہارے لئے زمین کو ٹھیرنے کی جگہ بنایا۔
المومن۔ آیت (۶۴)

(۴) قُلْ یٰعِبَادِ الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوْا رَبَّكُمْ ۚ لِلَّذِیْنَ اَحْسَنُوْا فِیْ هٰذِهِ الدُّنْیَا حَسَنَةٌ ۚ وَاَرْضُ اللّٰهِ وَاسِعَةٌ ۚ اِنَّمَا یُوَفَّى الصّٰبِرُوْنَ اَجْرَهُمْ بِغَیْرِ حِسَابٍ ○ — (اے محمدؐ!) میرے پرہیزگار بندوں کو ہدایت کرو کہ دنیا (اس زندگی) میں جنہوں نے بھلائی کے کام کئے تو ان کے لئے بھلائی ہے اور اللہ کی زمین وسیع ہے جو شخص صبر و استقامت سے کام کرے اس کو اس کا معاوضہ اس کے اندازے سے زیادہ ملے گا۔
الزمر۔ آیت (۱۰)

۸۔ پناہ لینے کا حق

آیت

(۱) وَاِنْ اَحَدٌ مِّنَ الْمُشْرِكِیْنَ اسْتَجَارَكَ فَاَجِرْهُ۔ — مشرک (دشمن) اگر تم سے پناہ کا خواستگار ہو تو اسے پناہ دو۔
التوبہ۔ آیت (۶)

عن علی قال ان اللہ فرض (۲)
علی الاغنیاء فی اموالھم ما یکفی
فقراءھم وان جاعوا وعروا
وجھدوا فمنع الاغنیاء وحق علی اللہ
ان یحاسبھم یوم القیامۃ ویعذبھم۔
(اخرج البیہقی سعد بن منصور سند)
تمام اسلامکم اداء الزکاۃ (۳)
کتاب فردوس بکنوز الحقائق ص۱۸۴)

میں ز
پوسکے
ہوں آ
وجہ
قرار دیا

۱۲۔ حصولِ علم

حدیث

طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيضَةٌ عَلٰى (۱)
كُلِّ مُسْلِمٍ ○
(مشکوٰۃ المصابیح کتاب العلم)

آیات

وَمَنْ يُّؤْتَ الْحِكْمَةَ فَقَدْ (۱)
أُوْتِيَ خَيْرًا كَثِيرًا ○ (البقرہ آیت ۲۶۹)
وَاَلَنَّا لَهُ الْحَدِيْدَ ۝ اَنِ اعْمَلْ (۲)
سٰبِغٰتٍ وَّقَدِّرْ فِي السَّرْدِ وَاعْمَلُوْا
صَالِحًا ؕ
سبا۔ آیت (۱۰، ۱۱)

عا
ج
اسے بڑ
اور
زرہیں
طرح کی مہ
سے سکھا
استعمال کیا
بنی نوع ا
سکھانا اس

۱۱۔ ملکیت میں دوسروں کا حق

آیات

وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ (۱) البقرہ۔ آیت (۳)
(نیک کردار لوگ) اپنی مقدرہ اور مقبوضہ ملک میں تصرف کرتے اور دوسروں کو اس سے فائدہ پہنچاتے ہیں۔

لِلرِّجَالِ نَصِيْبٌ مِّمَّا اكْتَسَبُوْا ۚ وَلِلنِّسَآءِ نَصِيْبٌ مِّمَّا اكْتَسَبْنَ ط (۲) النساء۔ آیت (۳۲)
مردوں کے لئے اس سے بہرہ ور ہونا ہے جو وہ کمائیں اور عورتوں کے لئے اس سے بہرہ ور ہونا ہے جو وہ کمائیں۔

وَفِيْٓ اَمْوَالِهِمْ حَقٌّ لِّلسَّآئِلِ وَالْمَحْرُوْمِ (۳) الذّٰریٰت۔ آیت (۱۹)
اور ان کی جائداد و املاک میں سائل اور مفلس افرادِ قوم کا بھی حصّہ ہے

اَحْسِنْ كَمَآ اَحْسَنَ اللّٰهُ اِلَيْكَ ط (۴) القصص۔ آیت (۷۷)
جس طرح اللہ تعالیٰ نے تم پر احسانات کی بارش کی ہے اسی طرح تم بھی اپنے ساتھیوں (انسانوں) کے ساتھ حُسنِ سلوک کرو۔

اِنَّمَا الصَّدَقٰتُ لِلْفُقَرَآءِ وَالْمَسٰكِيْنِ وَالْعٰمِلِيْنَ عَلَيْهَا ط (۵) التوبہ۔ آیت (۶۰)
بیت المال (سرکاری خزانہ) سے ضرورتمند لوگوں کی ضروریات کی تکمیل ہونی چاہئے جو مسکین اپاہج / بیمار ہیں اور جو اس صیغہ میں خدمات انجام دیتے ہیں۔

احادیث

(عثمان) رفعہ: لیس لابن آدم حق فی سوی ھذہ الخصال بیت یسکنہ وثوب یواری عورتہ و جلف الخبز والماء۔ (ترمذی) (۱)
ابن آدم کا حق سوائے ان تین چیزوں کے اور کسی شئے سے وابستہ نہیں، وہ گھر جس میں وہ رہے، وہ کپڑا جس سے وہ ستر پوشی کا کام لے اور خشک روٹی اور پانی۔

طلب الحلال جہاد۔ (۶) حلال روزی

(المرغیب الاسلام)

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ رسول اللہ

سلم طلب کسب الحلال فریضۃ (۷) فریضۂ عبادت

بعد الفریضۃ۔ (کنز العمال) بھی ایک فریضہ

۱۴۔ مزدور کا حق

آیت

وَرَفَعْنَا بَعْضَهُمْ فَوْقَ بَعْضٍ (۱) اور ہم نے

دَرَجٰتٍ لِّيَتَّخِذَ بَعْضُهُم بَعْضًا رکھی ہے (اور ہم

سُخْرِيًّا ط رکھا ہے) تاکہ حاشر

الزخرف آیت (۳۲) سے کام لیتے رہیں (

سے کرائے)

احادیث

عن النبیؐ قال خیر الکسب (۱) رسول اللہ

کسب العامل اذا نصح۔ بہترین کمائی مزدو

(رواہ احمد مجمع الزوائد) وہ خیرخواہی اور

کام انجام دے۔

قال رسول اللہ اعطوا الاجیر (۲) رسول اللہ

اجرہٗ قبل ان یجف عرقہ۔ مزدور کی اجرت آ

(ابن ماجہ باب الاجارہ) سے پہلے ادا کردو

عن ابی سعید الخدری ؓ ان (۳) ابو سعید خدر

۱۳۔ کسب کی آزادی

آیات

فَانْتَشِرُوْا فِی الْاَرْضِ وَابْتَغُوْا (۱) خدا کے فضل (رزق) کی تلاش کے لئے
مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ ۔ الجمعہ۔ آیت (۱۰) زمین میں پھیل جاؤ۔

لِلرِّجَالِ نَصِيْبٌ مِّمَّا اكْتَسَبُوْا (۲) مردوں کے لئے ان کی کمائی کے موافق حصّہ
وَلِلنِّسَاۤءِ نَصِيْبٌ مِّمَّا اكْتَسَبْنَ ہے اور عورتوں کے لئے اُن کی کمائی کے موافق
النساء۔ آیت (۳۲) حصّہ ہے۔

احادیث

ان اللّٰہ یحب ان یری العبد (۱) اللہ تعالیٰ اپنے بندہ کو کوئی پیشہ کرتے
محترفا۔ (طبرانی بحوالہ کنز الحقایق) ہوئے دیکھنا پسند کرتا ہے۔

اعملوا فکل میسر لما خلق لہ۔ (۲) عمل کرو۔ ہر شخص کے لئے وہ کام آسان ہے
(بخاری مسلم بحوالہ کنز الحقایق) جس کی وہ صلاحیت رکھتا ہو۔

اسعوا فان اللّٰہ کتب علیکم السعی (۳) کوشش کرو کیونکہ اللہ نے تم پر کوشش
(مسند امام احمد۔ کنز الحقایق) کرنی فرض کی ہے۔

عن ابی حمید الساعدی قال (۴) ابی حمید ساعدی رض سے روایت ہے کہ
قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دنیا کی طلب
وسلم اجملوا فی طلب الدنیا فان اپنی صلاحیت کے مطابق کرو اس لئے کہ جس لئے
کلاً میسر لما خلق لہ۔ آدمی پیدا کیا گیا ہے وہ ضرور اس کو ملے گا۔
(ابن ماجہ باب الاقتصاد فی طلب المعیشۃ)

باب الرزق مفتوح الی باب العرش۔ (۵) رزق کا دروازہ عرش تک کھلا ہوا ہے (یعنی
(کتاب فردوس۔ بحوالہ کنز الحقایق) اسباب معیشت غیر محدود ہیں)۔

وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ عَلٰٓى اَلَّا تَعْدِلُوْا ۭاِعْدِلُوْا ۣ هُوَ اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰى ۡ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ۝

(المائدہ۔ آیت ۸)

ناچاقی کی وجہ سے انصاف کو ہاتھ سے جانے نہ دو۔ عدل و انصاف کیا کرو یہی عمل تو پرہیزگاری کی جان ہے۔

اللہ کے پرہیزگار بندے بنے رہو۔ کیوں کہ اللہ تعالیٰ تمہارے ہر عمل سے خبردار ہے۔

(۳) فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِيْ شَيْءٍ فَرُدُّوْهُ اِلَى اللّٰهِ وَالرَّسُوْلِ ۔

(النساء۔ آیت ۵۹)

اے پرہیزگار بندو! تم میں کسی چیز سے متعلق باہمی نزاع پیدا ہو جائے تو اس کے تصفیہ کیلئے تمہیں چاہئے کہ اللہ اور اس کے رسول (یعنی قانون الٰہی) کی طرف رجوع ہو۔

(۴) وَلَمَنِ انْتَصَرَ بَعْدَ ظُلْمِهٖ فَاُولٰۗىِٕكَ مَا عَلَيْهِمْ مِّنْ سَبِيْلٍ ۝

(شوریٰ۔ آیت ۴۱)

جو مظلوم اپنے ظلم کے معاوضہ کے حصول کے لئے کوئی کارروائی کرے تو وہ مورد الزام نہیں کہا جا سکتا۔

حدیث

العصبیة ھی ان یعین الرجل قومه علی الظلم (مسند امام احمد۔ کنوز الحقائق صفحہ ۸۰)

عصبیت کے معنی یہ ہیں کہ کوئی شخص اپنی قوم کی امداد ظلم پر بھی کرے۔

بدلہ لینے کا حق ضروری احتیاط۔ درگزر کرنا بہتر ہے

آیات

(۱) وَجَزٰۗؤُا سَيِّئَةٍ سَيِّئَةٌ مِّثْلُهَا ج

(شوریٰ۔ آیت ۴۰)

برائی کا بدلہ اسی کے برابر برائی ہو سکتا ہے۔

(۲) فَمَنِ اعْتَدٰى عَلَيْكُمْ فَاعْتَدُوْا عَلَيْهِ بِمِثْلِ مَا اعْتَدٰى عَلَيْكُمْ ۠

(البقرہ۔ آیت ۱۹۴)

جو تم پر زیادتی کرے تو تم بھی اس کے برابر کی زیادتی کرکے اپنا بدلہ لے سکتے ہو مگر اس حد سے آگے مت بڑھو۔

رسول اللہ نھی عن استیجار الاجیر حتی یبین لہ اجرہ۔
(بیہقی کتاب الاجارہ)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی ہے کہ مزدور یا اجیر کو اسکی اجرت طے کئے بغیر کام پر لگایا جائے۔

(۳) عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اللہ عزوجل ثلثۃ انا خصمہم یوم القیمۃ ومن کنت خصمہ خصمتہ ..... ورجل استاجر اجیرا استوفے منہ ولم یوفہ۔
(بیہقی۔ ۲۔ کتاب الاجارہ)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے تین قسم کے انسان ایسے ہیں جن سے میں قیامت کے دن جھگڑا کروں گا اور جس سے میں جھگڑا کروں گا اس کو مغلوب و مقہور ہی کرکے چھوڑوں گا۔ ان میں سے ایک وہ شخص ہے جو مزدور سے کام تو پوری طرح لیتا ہے اور اسکے مناسب اسکی اجرت نہیں دیتا۔

۱۵۔ انصاف

آیات

(۱) یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْا قَوّٰمِیْنَ بِالْقِسْطِ شُهَدَآءَ لِلّٰهِ وَلَوْ عَلٰٓی اَنْفُسِكُمْ اَوِ الْوَالِدَیْنِ وَالْاَقْرَبِیْنَ ۚ اِنْ یَّكُنْ غَنِیًّا اَوْ فَقِیْرًا فَاللّٰهُ اَوْلٰی بِهِمَا ۫ فَلَا تَتَّبِعُوا الْهَوٰٓی اَنْ تَعْدِلُوْا ۚ وَاِنْ تَلْوٗٓا اَوْ تُعْرِضُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِیْرًا ۝
النساء۔ آیت (۱۳۵)

اے وہ جو ایمان رکھتے ہو (اے پرہیزگار بندو) انصاف پر قایم رہو۔ اللہ کو حاضر و ناظر جان کر سچی سچی گواہی دو اگرچہ کہ اس کے نتیجہ کے طور پہ اس کا نقصان تمہاری ذات کو کیوں نہ پہنچے یا تمہارے والدین یا اقربا ہی کو کیوں نہ پہنچے بلا لحاظ افلاس و تونگری اور جب تم انصاف کرنے بیٹھو تو اپنے نفسانی خواہشات کو دخیل مت کرو۔ اگر تم اظہار حق میں گریز کرو یا کترا جاؤ تو اس کو بھی اللہ تاڑ جاتا ہے۔

(۲) یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْا قَوّٰمِیْنَ لِلّٰهِ شُهَدَآءَ بِالْقِسْطِ ز

اے وہ جو ایمان رکھتے ہو (اے پرہیزگار بندو) بوقت گواہی انصاف پر ڈٹے رہو کسی قوم سے

ماخوذ از خطبۂ حجۃ الوداع

مساوات بربنائے توحید باری

لبیک لبیک اللھم لبیک لاشریک لک لبیک ان الحمد والنعمۃ لک والملک لک لاشریک لک۔

(۱) اے خدا ہم تیرے سامنے حاضر ہیں۔ اے خدا تیرا کوئی شریک نہیں۔ ہم حاضر ہیں۔ تعریف اور نعمت سب تیری ہی ہے اور سلطنت میں تیرا کوئی شریک نہیں۔

ایھا الناس! الا ان ربکم واحد، و ان اباکم واحد، الا لا فضل لعربی علی عجمی، ولا لعجمی علی عربی، و لا لاحمر علی اسود، و لا لاسود علی احمر الا بالتقوی (مسند احمد)

(۲) لوگو! ہاں بیشک تمہارا رب ایک ہے، اور بیشک تمہارا باپ ایک ہے۔ ہاں عربی کو عجمی پر اور عجمی کو عربی پر، سرخ کو سیاہ پر، اور سیاہ کو سرخ پر کوئی فضیلت نہیں۔ مگر تقوے کے سبب سے۔

ان کل مسلم اخو المسلم، و ان المسلمین اخوۃ۔ (مستدرک حاکم، بیہقی، ابن اسحٰق)

(۳) ہر مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے اور مسلمان باہم بھائی بھائی ہیں۔

ارقاءکم ارقاءکم اطعموھم مما تاکلون واکسوھم مما تلبسون۔ (ابن سعد بسند)

(۴) تمہارے غلام! تمہارے غلام!! جو خود کھاؤ وہی ان کو کھلاؤ، جو خود پہنو وہی ان کو پہناؤ۔

عورت اور مرد کے باہمی حقوق

فاتقوا اللہ فی النساء۔ (صحیح مسلم و ابو داؤد) (۵) عورتوں کے معاملہ میں خدا سے ڈرو۔

ان لکم علی نسائکم حقا ولھن علیکم حقا۔ (طبری، ابن ہشام) (۶) تمہارا عورتوں پر، اور عورتوں کا تم پر حق ہے۔

(۳) وَاِنْ عَاقَبْتُمْ فَعَاقِبُوْا بِمِثْلِ مَا عُوْقِبْتُمْ بِهٖ ؕ وَلَئِنْ صَبَرْتُمْ لَهُوَ خَيْرٌ لِّلصّٰبِرِيْنَ ○
النحل - آیت (۱۲۶)

اور اگر (مخالفوں کی سختی کے جواب میں) سختی کرو تو چاہئے کہ ویسی ہی اور اتنی ہی کرو جیسی تمہارے ساتھ کیگئی ہے۔ اگر تم نے صبر کیا (یعنے جھیل گئے اور سختی کا جواب سختی سے نہیں دیا) تو بلاشبہہ صبر کرنے والوں کے لئے صبر ہی بہتر ہے۔

۱۷- ایک کی ذمہ داری دوسرے پر عاید نہو

آیت

وَلَا تَكْسِبُ كُلُّ نَفْسٍ اِلَّا عَلَيْهَا ۚ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى ۚ
الانعام - آیت (۱۶۵)

اور کوئی جان نہیں کماتی مگر اس کا وبال اسی پر ہے اور کوئی بوجھ اٹھانے والا دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھاتا۔

حدیث

الا لا یجنی جان الا علیٰ نفسہ
ہاں! مجرم اپنے جرم کا آپ ذمہ دار ہے۔

الا لا یجنی جان علی ولدہ ولا مولود علی والدہ۔ (ابن ماجہ و ترمذی)
ہاں! باپ کے جرم کا ذمہ دار بیٹا نہیں اور بیٹے کے جرم کا جواب دہ باپ نہیں۔

۱۸- ظلم سے پرہیز

آیات

(۱) اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ ○ البقرہ - آیت (۱۹۰)
اللہ تعالیٰ ظلم و زیادتی کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔

(۲) وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ الظّٰلِمِيْنَ ○
العمران - آیت (۵۷)
اللہ ظالموں کو ناپسند فرماتا ہے۔

(۳) اِنَّمَا السَّبِيْلُ عَلَى الَّذِيْنَ يَظْلِمُوْنَ النَّاسَ وَيَبْغُوْنَ فِى الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ ؕ
شوریٰ - آیت (۴۲)

وہ لوگ مجرم ہیں جو انسانوں پر ظلم کرتے ہیں اور ناحق بغاوت، فتنہ و فساد برپا کرتے ہیں۔

عربوں کی جاہلیت کا دستور منسوخ

الا کل شئ من امر الجاھلیۃ تحت قدمی موضوع۔

(۱۱) ہاں! جاہلیت کے تمام دستور میرے دونوں پاؤں کے نیچے ہیں۔ (صحیح مسلم و ابوداؤد)

ودماء الجاھلیۃ موضوعۃ وان اول دم اضع من دمائنا دم ابن ربیعہ بن الحارث۔

(۱۲) جاہلیت کے تمام خون (یعنی انتقام خون) باطل کر دئے گئے اور سب سے پہلے میں (اپنے خاندان کا خون) ربیعہ بن الحارث کے بیٹے کا خون باطل کرتا ہوں۔ (صحیح مسلم و ابوداؤد بروایت جابرؓ)

وربا الجاھلیۃ موضوع واول ربا اضع ربانا ربا عباس بن عبد المطلب۔ (صحیح مسلم و ابوداؤد)

(۱۳) جاہلیت کے تمام سود بھی باطل کر دئے گئے اور سب سے پہلے اپنے خاندان کا سود عباس ابن عبدالمطلب کا سود باطل کرتا ہوں۔

کتاب اللہ کی اتباع

انی قد ترکت فیکم ما لن تضلوا بعدہ ان اعتصمتم بہ کتاب اللہ۔ (صحاح)

(۱۴) میں تم میں ایک چیز چھوڑے جاتا ہوں، اگر تم نے اس کو مضبوط پکڑ لیا تو گمراہ نہ ہوگے، وہ چیز کیا ہے؟ کتاب اللہ۔

ایاکم والغلو فی الدین فانما اھلک قبلکم الغلو فی الدین۔ (ابن ماجہ ونسائی)

(۱۵) مذہب میں غلو اور مبالغہ سے بچو کیونکہ تم میں سے پہلی قومیں اسی سے برباد ہوئیں۔

الا لا ترجعوا بعدی ضلالا یضرب بعضکم رقاب بعض وستلقون ربکم فیسئلکم عن اعمالکم۔ (بروایت ابوبکرہ)

(۱۶) ہاں! میرے بعد گمراہ نہ ہو جانا کہ خود ایک دوسرے کی گردن مارنے لگو تم کو خدا کے سامنے حاضر ہونا پڑیگا، وہ تم سے تمہارے اعمال کی بازپرس کریگا۔

ان امر علیکم عبد مجدع اسود یقودکم بکتاب اللہ فاسمعوا لہ واطیعوا۔ (صحیح مسلم)

(۱۷) اگر کوئی حبشی بینی بریدہ غلام بھی تمہارا امیر ہو اور وہ تم کو خدا کی کتاب کے مطابق لے چلے تو اسکی اطاعت اور فرمانبرداری کرو۔

الا لا یحل لامرءۃ ان تعطی (۷) اس عورت کو اپنے شوہر کے مال میں سے اس کی اجازت
من مال زوجھا شیئًا الا باذنہ' الدین کے بغیر کچھ دینا جائز نہیں' قرض ادا کیا جائے'
مقضیٌ والعاریہ مرداۃ والمنحۃ عاریت واپس کی جائے۔ اور عطیہ لوٹایا جائے'
مردودۃ' والزعیم غارم۔ ضامن تاوان کا ذمہ دار ہے۔

(سنن ابن ماجہ' مسند ابوداؤد ابن سعد وابن اسحاق)

لڑکا اس کا ہے جس کے بستر پر پیدا ہوا

الولد للفراش وللعاھر الحجر (۸) لڑکا اُس کا ہے جس کے بستر پر پیدا ہوا' زنا کار
وحسابھم علی اللہ۔ کے لئے پتھر ہے اور اُن کا حساب خدا کے ذمہ ہے۔

(ابن ماجہ' ابوداؤد' ابن سعد وابن اسحاق)

جان و مال کی حرمت

ان دمائکم و اموالکم علیکم (۹) تمہارا خون اور تمہارا مال تا قیامت اسی طرح
حرام کحرمۃ یومکم ھذا فی حرام ہے جس طرح یہ دن اس مہینہ میں اور
شھرکم ھذا فی بلدکم ھذا الی یوم اس شہر میں حرام ہے۔
تلقون ربکم۔

(بخاری' صحیح مسلم' ابوداؤد وغیرہ)

جرم کی ذمہ داری

الا لا یجنی جانٍ الا علی (۱۰) ہاں! مجرم اپنے جرم کا آپ ذمہ دار ہے۔
نفسہ الا لا یجنی جانٍ علی ہاں! باپ کے جرم کا ذمہ دار بیٹا نہیں۔ اور
ولدہ ولا مولود علی والدہ۔ بیٹے کے جرم کا جواب دہ باپ نہیں۔

(ابن ماجہ' ترمذی)

فَمَرَّتْ بِهٖ ۚ فَلَمَّآ اَثْقَلَتْ دَّعَوَا اللّٰهَ رَبَّهُمَا لَئِنْ اٰتَيْتَنَا صَالِحًا لَّنَكُوْنَنَّ مِنَ الشّٰكِرِيْنَ ۝

سورۂ اعراف آیت (۱۸۹)

ملتفت ہوتا ہے تو عورت کو حمل رہ جاتا ہے پہلے حمل کا بوجھ ہلکا ہوتا ہے اور وہ وقت گذار دیتی ہے پھر جب بوجھل ہو جاتی ہے تو مرد اور عورت دونوں اللہ کے حضور دعا مانگتے ہیں کہ ان کا پرورش کرنے والا ہے خدایا! ہم دونوں تیرے شکر گذار ہوں گے۔ اگر ہمیں ایک صالح (تندرست) بچہ عطا فرما دے۔"

فَاسْتَجَابَ لَهُمْ رَبُّهُمْ اَنِّىْ لَآ اُضِيْعُ عَمَلَ عَامِلٍ مِّنْكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى ۚ

آل عمران آیت (۱۹۵)

(۳) سو اُن کے رب نے اُن کی دعا کو قبول کیا کہ میں تم میں سے کسی عمل کرنے والے کے عمل کو ضائع نہ کروں گا مرد ہو یا عورت۔

باہمی حجاب

آیات

قُلْ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوْا فُرُوْجَهُمْ ۗ ذٰلِكَ اَزْكٰى لَهُمْ ۗ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌۢ بِمَا يَصْنَعُوْنَ ۝

سورۂ نور آیت (۳۰)

(۱) آپ مسلمان مردوں سے کہہ دیجیے کہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں۔ یہ اُن کیلئے زیادہ صفائی کی بات ہے بیشک اللہ تعالیٰ کو سب خبر ہے جو کچھ لوگ کیا کرتے ہیں۔

وَقُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ يَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوْجَهُنَّ وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلٰى جُيُوْبِهِنَّ ۖ وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا لِبُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اٰبَآئِهِنَّ اَوْ اٰبَآءِ بُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اَبْنَآئِهِنَّ

(۲) اور مسلمان عورتوں سے کہہ دیجیے کہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں اور اپنی زینت کو ظاہر نہ کریں مگر اس میں جو کھلا رہتا ہے اور اپنے ڈوپٹے اپنے سینوں پر ڈالے رہا کریں اور اپنی زینت ظاہر نہ ہونے دیں مگر اپنے شوہروں پر یا اپنے باپ پر یا اپنے بیٹوں پر یا اپنے شوہر کے بیٹوں پر یا اپنے

حقوق نسواں

مرد اور عورت کا تعلق

مساویانہ حیثیت

آیات

يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُم مِّن نَّفْسٍ وَاحِدَةٍ وَخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيرًا وَنِسَاءً ۚ وَاتَّقُوا اللَّهَ الَّذِي تَسَاءَلُونَ بِهِ وَالْأَرْحَامَ ۚ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيبًا ○

سورہ نساء۔ آیت (۱)

(۱) اے افرادِ نسلِ انسانی! اپنے پروردگار (کی نافرمانی کے نتائج) سے ڈرو۔ وہ پروردگار جس نے ایک جان (یعنی باپ) سے پیدا کیا اور اُسی سے اس کا جوڑا بھی پیدا کر دیا۔ پھر ان دونوں کی نسل سے مردوں اور عورتوں کی بڑی تعداد دنیا میں پھیلا دی۔ (یعنی تنہا ایک مورث اعلیٰ کی نسل نے خاندانوں۔ قبیلوں اور بستیوں کی شکل اختیار کر لی) پس دیکھو اللہ سے ڈرو جس کے نام پر باہم دگر سوال کرتے ہو۔ نیز قرابت داری کے معاملہ میں بے پرواہ نہ ہو جاؤ۔ یقین رکھو کہ اللہ تم پر نگران حال ہے

هُوَ الَّذِي خَلَقَكُم مِّن نَّفْسٍ وَاحِدَةٍ وَجَعَلَ مِنْهَا زَوْجَهَا لِيَسْكُنَ إِلَيْهَا ۖ فَلَمَّا تَغَشَّاهَا حَمَلَتْ حَمْلًا خَفِيفًا

(۲) وہی ہے جس نے ایک جان سے تمہیں پیدا کیا اور اُسی سے اُس کا جوڑا بنا دیا تاکہ وہ اسکی رفاقت میں چین پائے پھر جب ایسا ہوتا ہے کہ مرد عورت کی طرف

وَإِذَا بَلَغَ الْأَطْفَالُ مِنكُمُ الْحُلُمَ فَلْيَسْتَأْذِنُوا كَمَا اسْتَأْذَنَ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ كَذَٰلِكَ يُبَيِّنُ اللَّهُ لَكُمْ آيَاتِهِ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ○

سورہ نور آیت (٥٩)

(٥) اور جس وقت تم میں کے وہ لڑکے حد بلوغ کو پہنچیں تو انکو بھی اسی طرح اجازت لینا چاہیئے جیسا اُن سے اگلے لوگ اجازت لیتے ہیں اسیطرح اللہ تعالےٰ تم سے اپنے احکام صاف صاف بیان کرتا ہے اور اللہ تعالےٰ جاننے والا حکمت والا ہے۔

وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الْمَحِيضِ قُلْ هُوَ أَذًى فَاعْتَزِلُوا النِّسَاءَ فِي الْمَحِيضِ وَلَا تَقْرَبُوهُنَّ حَتَّىٰ يَطْهُرْنَ فَإِذَا تَطَهَّرْنَ فَأْتُوهُنَّ مِنْ حَيْثُ أَمَرَكُمُ اللَّهُ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ التَّوَّابِينَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِينَ ○ نِسَاؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنَّىٰ شِئْتُمْ۔

سورہ بقرہ آیت (٢٢٢ - ٢٢٣)

(٦) اور اے پیغمبر! لوگ تم سے عورتوں کے ماہواری ایام کے بارے میں دریافت کرتے ہیں ان سے کہدو۔ وہ مضرت ہے۔ پس چاہیئے کہ ان دنوں میں عورتوں سے علیحدہ رہو اور جبتک وہ پاک و صاف نہ ہولیں اُن سے قربت نہ کیا کرو اور جب وہ اچھی طرح پاک صاف ہوجائیں تو تم اُنکی طرف ملتفت ہو جس جگہ سے اللہ تعالےٰ نے اجازت دی ہے۔ اللہ اُن لوگوں کو دوست رکھتا ہے جو پاکی صفائی رکھنے والے ہیں۔ تمہاری عورتیں تمہارے لئے ایسی ہیں جیسے کاشت کی زمین۔ پس جسطرح بھی چاہو اپنی زمین میں (فطری طریقہ سے) کاشت کرو،

نکاح

سنت رسول اللہؐ

ازدواجی زندگی

آیات

وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ الْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ

(١) نیز تمہارے لئے مسلمان پارسا عورتیں اور اُن لوگوں کی پارسا عورتیں جنھیں تم سے پہلے کتاب دیگئی ہے

اَوْ اَبْنَآءِ بُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اِخْوَانِهِنَّ اَوْ بَنِیْٓ اِخْوَانِهِنَّ اَوْ بَنِیْٓ اَخَوٰتِهِنَّ اَوْ نِسَآئِهِنَّ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَیْمَانُهُنَّ اَوِ التّٰبِعِیْنَ غَیْرِ اُولِی الْاِرْبَةِ مِنَ الرِّجَالِ اَوِ الطِّفْلِ الَّذِیْنَ لَمْ یَظْهَرُوْا عَلٰی عَوْرٰتِ النِّسَآءِ وَلَا یَضْرِبْنَ بِاَرْجُلِهِنَّ لِیُعْلَمَ مَا یُخْفِیْنَ مِنْ زِیْنَتِهِنَّ وَتُوْبُوْٓا اِلَی اللّٰهِ جَمِیْعًا اَیُّهَ الْمُؤْمِنُوْنَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ○

بھائیوں پر یا اپنے بھائیوں کے بیٹوں پر یا اپنی بہنوں کے بیٹوں پر یا اپنی عورتوں پر یا اپنی لونڈیوں پر یا اُن مردوں پر جو طفیلی ہوں اور اُن کو ذرا توجہ نہ ہو یا ایسے لڑکوں پر جو عورتوں کے پردہ کی باتوں سے واقف نہیں ہوئے اور اپنے پاؤں زور سے نہ رکھیں کہ اُن کا مخفی زیور معلوم ہو جائے اور مسلمانو! تم سب اللہ کے سامنے توبہ کرو تاکہ تم فلاح پاؤ۔

سورہ نور آیت (۳۱)

وَالْقَوَاعِدُ مِنَ النِّسَآءِ الّٰتِیْ لَا یَرْجُوْنَ نِكَاحًا فَلَیْسَ عَلَیْهِنَّ جُنَاحٌ اَنْ یَّضَعْنَ ثِیَابَهُنَّ غَیْرَ مُتَبَرِّجٰتٍ بِزِیْنَةٍ وَاَنْ یَّسْتَعْفِفْنَ خَیْرٌ لَّهُنَّ وَاللّٰهُ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ ○

(۳) اور بڑی بوڑھی عورتیں جنکو نکاح کی کچھ امید نہ رہی ہو ان کو اس بات میں کوئی گناہ نہیں کہ وہ اپنے کپڑے اُتار رکھیں۔ بشرطیکہ زینت کا اظہار نہ کریں اور اس سے بھی احتیاط رکھیں تو اُن کے لئے اور زیادہ بہتر ہے۔ اور اللہ تعالےٰ سب کچھ سنتا اور جانتا ہے۔

سورہ نور آیت (۶۰)

یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لِیَسْتَاْذِنْكُمُ الَّذِیْنَ مَلَكَتْ اَیْمَانُكُمْ وَالَّذِیْنَ لَمْ یَبْلُغُوا الْحُلُمَ مِنْكُمْ ثَلٰثَ مَرّٰتٍ مِنْ قَبْلِ صَلٰوةِ الْفَجْرِ وَحِیْنَ تَضَعُوْنَ ثِیَابَكُمْ مِّنَ الظَّهِیْرَةِ وَمِنْۢ بَعْدِ صَلٰوةِ الْعِشَآءِ ثَلٰثُ عَوْرٰتٍ لَّكُمْ لَیْسَ عَلَیْكُمْ وَلَا عَلَیْهِمْ جُنَاحٌۢ بَعْدَهُنَّ طَوّٰفُوْنَ عَلَیْكُمْ بَعْضُكُمْ عَلٰی بَعْضٍ كَذٰلِكَ یُبَیِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰیٰتِ وَاللّٰهُ عَلِیْمٌ حَكِیْمٌ ○

(۴) اے ایمان والو تمھارے غلاموں کو اور تم میں جو حد بلوغ کو نہیں پہنچے ان کو تین وقتوں میں اجازت لینا چاہئے۔ نماز صبح سے پہلے اور جب دوپہر کو کپڑے اُتار دیا کرتے ہو اور نماز عشا کے بعد۔ یہ تین وقت تمھارے پردے کے ہیں ان اوقات کے سوا نہ تم پر کوئی الزام ہے اور نہ اُن پر کچھ الزام ہے وہ بکثرت تمھارے پاس آتے جاتے رہتے ہیں کوئی کسی کے پاس اور کوئی کسی کے پاس۔ اسی طرح اللہ تعالےٰ تم سے احکام صاف صاف بیان کرتا ہے اور اللہ جاننے والا حکمت والا ہے۔

سورہ نور آیت (۵۸)

الَّذِيْنَ مِنْ اَصْلَابِكُمْ ۙ وَاَنْ تَجْمَعُوْا
بَيْنَ الْاُخْتَيْنِ اِلَّا مَا قَدْ سَلَفَ ؕ
اِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۙ
وَّالْمُحْصَنٰتُ مِنَ النِّسَآءِ اِلَّا مَا مَلَكَتْ
اَيْمَانُكُمْ ۚ كِتٰبَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ ۚ وَاُحِلَّ
لَكُمْ مَّا وَرَآءَ ذٰلِكُمْ اَنْ تَبْتَغُوْا
بِاَمْوَالِكُمْ مُّحْصِنِيْنَ غَيْرَ مُسٰفِحِيْنَ ؕ
فَمَا اسْتَمْتَعْتُمْ بِهٖ مِنْهُنَّ فَاٰتُوْهُنَّ
اُجُوْرَهُنَّ فَرِيْضَةً ؕ وَلَا جُنَاحَ
عَلَيْكُمْ فِيْمَا تَرٰضَيْتُمْ بِهٖ مِنْۢ بَعْدِ
الْفَرِيْضَةِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا حَكِيْمًا

سورہ نساء آیت (۲۳-۲۴)

نکاح کر لینے میں کوئی گناہ نہیں۔ تمہارے حقیقی بیٹوں کی بیویاں۔ نیز یہ بات بھی حرام کر دی گئی ہے کہ (ایک وقت میں) دو بہنوں کو جمع کرو۔ (اس حکم کے نازل ہونے سے) پہلے جو کچھ ہو چکا سو ہو چکا۔ اللہ بخش دینے والا اور رحمت رکھنے والا ہے۔ اور وہ عورتیں بھی تم پر حرام ہیں جو دوسروں کے نکاح میں ہوں۔ سوائے ان شادی شدہ عورتوں کے۔ جو لڑائی کے سلسلہ میں تمہارے قبضہ میں آگئی ہوں یہ اللہ کیطرف سے تمہارے لئے (قانون) ٹھہرا دیا گیا ہے ان محرمات کے علاوہ وہ تمام عورتیں تمہارے لئے حلال ہیں۔ بشرطیکہ (ازدواجی زندگی کی) قید وبند میں رہنے کیلئے نہ کہ نفس پرستی کیلئے اپنا مال خرچ کرکے ان سے نکاح کرو۔ پھر جن عورتوں سے تم نے (ازدواجی زندگی کا) فائدہ اٹھایا ہے تو چاہئیے کہ جو مہر انکا مقرر ہوا تھا وہ انکے حوالے کردو اور مہر مقرر کرنیکے بعد اگر آپس کی رضامندی سے کوئی بات ٹھہر جائے تو ایسا کیا جا سکتا ہے۔ اس میں تم پر کوئی گناہ نہیں ہے۔ اللہ جاننے والا حکمت والا ہے۔

(۴) وَلَا تَنْكِحُوْا مَا نَكَحَ اٰبَآؤُكُمْ مِّنَ النِّسَآءِ
اِلَّا مَا قَدْ سَلَفَ ؕ اِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةً
وَّمَقْتًا ؕ وَسَآءَ سَبِيْلًا

سورہ نساء آیت (۲۲)

(۴) اور ان عورتوں کو اپنے نکاح میں نہ لاؤ جنہیں تمہارے باپ نکاح میں لا چکے ہوں۔ اس (حکم کے نازل ہونے) سے پہلے جو کچھ ہو چکا سو وہ ہو چکا۔ یہ بڑی ہی بے حیائی کی بات تھی۔ مکروہ و نفرت کا شیوہ اور برا دستور تھا۔

(۵) وَلَا تَنْكِحُوا الْمُشْرِكٰتِ حَتّٰى يُؤْمِنَّ ؕ
وَلَاَمَةٌ مُّؤْمِنَةٌ خَيْرٌ مِّنْ مُّشْرِكَةٍ
وَّلَوْ اَعْجَبَتْكُمْ ۚ وَلَا تُنْكِحُوا الْمُشْرِكِيْنَ

(۵) اور مشرک عورتوں سے جبتک ایمان نہ لے آئیں، نکاح نہ کرو۔ خواہ وہ مشرک عورت تمہیں کتنی ہی پسند آئے، اور مومن باندی اس سے کہیں بہتر ہے۔

مِنْ قَبْلِكُمْ إِذَآ اٰتَيْتُمُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ
مُحْصِنِيْنَ غَيْرَ مُسٰفِحِيْنَ وَلَا مُتَّخِذِيْٓ
اَخْدَانٍ ؕ

سورۂ مائدہ آیت (۵)

حلال ہیں۔ بشرطیکہ اُن کے مہر اُن کے حوالے کرو مقصود نکاح ہو نہ کہ نفس پرستی یا چھپی بدچلنی۔

وَاَنْكِحُوا الْاَيَامٰى مِنْكُمْ وَالصّٰلِحِيْنَ
مِنْ عِبَادِكُمْ وَاِمَآئِكُمْ ؕ اِنْ يَّكُوْنُوْا فُقَرَآءَ
يُغْنِهِمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ؕ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ
عَلِيْمٌ ۝ وَلْيَسْتَعْفِفِ الَّذِيْنَ لَا
يَجِدُوْنَ نِكَاحًا حَتّٰى يُغْنِيَهُمُ اللّٰهُ مِنْ
فَضْلِهٖ ؕ وَالَّذِيْنَ يَبْتَغُوْنَ الْكِتٰبَ مِمَّا
مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ فَكَاتِبُوْهُمْ اِنْ
عَلِمْتُمْ فِيْهِمْ خَيْرًا ۖ وَّاٰتُوْهُمْ مِّنْ
مَّالِ اللّٰهِ الَّذِيْٓ اٰتٰىكُمْ ؕ وَلَا تُكْرِهُوْا
فَتَيٰتِكُمْ عَلَى الْبِغَآءِ اِنْ اَرَدْنَ تَحَصُّنًا
لِّتَبْتَغُوْا عَرَضَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ؕ وَمَنْ
يُّكْرِهْهُّنَّ فَاِنَّ اللّٰهَ مِنْۢ بَعْدِ اِكْرَاهِهِنَّ
غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝

سورۂ نور آیت (۳۲، ۳۳)

(۲) اور بے شوہر والی عورتوں کا اور اپنے نیک کردار غلاموں اور باندیوں کا نکاح کر دو۔ اگر وہ نادار ہونگے تو خدا اپنے فضل سے انھیں مالدار کر دے گا اور اللہ وسعت والا دانا ہے۔ اور چاہیے کہ وہ جو شادی کا سامان نہیں پاتے اپنے آپ کو بچائے رکھیں یہاں تک کہ اللہ اپنے فضل سے انھیں غنی کر دے اور تمھارے مملوکوں میں سے جو مکاتب ہونے کے خواہاں ہوں تو ان کو مکاتب بنا دیا کرو اگر ان میں بہتری پاؤ اور اللہ کے اُس مال میں سے اُن کو بھی دو جو اللہ تعالیٰ نے تم کو دے رکھا ہے اور اپنی لونڈیوں کو زنا کرانے پر مجبور مت کرو۔ جب وہ پاک دامن رہنا چاہیں محض اس لئے کہ دنیوی زندگی کا کچھ فائدہ تم کو حاصل ہو جائے اور جو شخص اُنکو مجبور کریگا تو اللہ تعالےٰ انکے مجبور کئے جانیکے بعد بخشنے والا مہربان ہے۔

حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ اُمَّهٰتُكُمْ وَبَنٰتُكُمْ
وَاَخَوٰتُكُمْ وَعَمّٰتُكُمْ وَخٰلٰتُكُمْ وَبَنٰتُ
الْاَخِ وَبَنٰتُ الْاُخْتِ وَاُمَّهٰتُكُمُ الّٰتِيْٓ
اَرْضَعْنَكُمْ وَاَخَوٰتُكُمْ مِّنَ الرَّضَاعَةِ
وَاُمَّهٰتُ نِسَآئِكُمْ وَرَبَآئِبُكُمُ الّٰتِيْ
فِيْ حُجُوْرِكُمْ مِّنْ نِّسَآئِكُمُ الّٰتِيْ
دَخَلْتُمْ بِهِنَّ ۡ فَاِنْ لَّمْ تَكُوْنُوْا دَخَلْتُمْ
بِهِنَّ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ ۡ وَحَلَآئِلُ اَبْنَآئِكُمُ

(۳) تم پر حرام ٹھہرا دی گئی ہیں تمھاری مائیں۔ تمھاری بیٹیاں تمھاری بہنیں، تمھاری پھوپیاں، تمھاری خالائیں تمھاری بھتیجیاں، تمھاری بھانجیاں، تمھاری دودھ پلانے والی مائیں۔ تمھاری رضاعی بہنیں (یعنی دودھ پینے کے رشتہ کی بہنیں)، تمھاری بیویوں کی مائیں تمھاری اُن بیویوں کی (پچھلی) اولاد جو تمھاری پرورش میں ہیں جن سے زناشوئی کا تعلق ہو گیا ہے۔ اگر تعلق نہیں ہوا ہے تو پھر اُن کی لڑکیوں سے

لِاَهْلِهٖ وَاَنَا خَيْرُكُمْ لِاَهْلِيْ۔ (ترمذی)

کے نزدیک) وہ بہت بہتر ہے جو اپنے اہل کے حق میں بہتر (ثابت) ہو اور میں اپنے اہل کیلئے بہت بہتر ہوں۔

عن ابی هریرةؓ قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اکمل المؤمنین ایمانا احسنهم خلقا والطفهم باهله۔ (ترمذی)

(۲) حضرت ابوہریرۃؓ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بلحاظ ایمان سب سے کامل ترایمان دار وہ شخص ہے جو خلق میں بہت اچھا اور اپنے اہل وعیال کے ساتھ نہایت نرم ہو۔

النکاح من سنتی فمن رغب عن سنتی فلیس منی (کنز العمال کتاب النکاح)

(۳) نکاح میری سنت ہے پس جو کوئی اس سے روگردانی کرے وہ مجھ سے نہیں ہے۔

عن عبدالله بن مسعودؓ قال قال لنا رسول الله صلی الله علیه وسلم یا معشر الشباب من استطاع منکم الباءة فلیتزوج فانه اغض للبصر واحصن للفرج ومن لم یستطع فعلیه بالصوم فانه له وجاء۔ (بخاری ومسلم کتاب النکاح)

(۴) حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں ہم سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نوجوانو! تم میں جو شخص نکاح کی طاقت رکھتا ہو وہ نکاح کرلے اس سے نظر نیچی ہوجاتی ہے اور شرمگاہ محفوظ ہوجاتی ہے اور جس شخص میں نکاح کی طاقت نہ ہو وہ روزہ رکھے یہ روزہ اس کے لئے بندش ہوجائیگا۔

عن انس بن مالکؓ ان النبی صلی الله علیه وسلم حمد الله واثنی علیه فقال لکنی انا اصلی وانام واصوم وافطر واتزوج النساء فمن رغب عن سنتی فلیس منی۔ (بخاری ومسلم کتاب النکاح)

(۵) حضرت انس ابن مالکؓ سے منقول ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حمد وثنا بیان کرتے ہوئے فرمایا میں نماز بھی پڑھتا ہوں۔ سوتا بھی ہوں، روزہ بھی رکھتا ہوں نہیں بھی رکھتا اور عورتوں سے نکاح بھی کرتا ہوں تو جو شخص میری سنت سے منہ پھیرے وہ مجھ سے نہیں ہے۔

عن ابی هریرةؓ عن النبی صلی الله علیه وسلم قال تنکح المرأة لاربع لمالها ولحسبها ولجمالها ولدینها فاظفر بذات الدین

(۶) حضرت ابوہریرۃؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عورت سے نکاح کرنے کی رغبت چار وجوہ سے پیدا ہوتی ہے (۱) مال (۲) حسب ونسب (۳) حسن وجمال (۴) دینداری۔ خدا تم کو ہدایت

حَتّٰى يُؤْمِنُوْا ۭ وَلَعَبْدٌ مُّؤْمِنٌ خَيْرٌ مِّنْ مُّشْرِكٍ وَّلَوْ اَعْجَبَكُمْ ۭ

سورہ بقرہ آیت (۲۲۱)

اور اسی طرح مشرک مرد جب تک ایمان نہ لے آئیں تو مومنہ عورتیں ان کے نکاح میں نہ دی جائیں۔ یقیناً خدا کا مومن غلام ایک مشرک مرد سے بہتر ہے اگرچہ بظاہر مشرک مرد تمھیں کتنا ہی پسند کیوں نہ آئے۔

(۶) وَمَنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ مِنْكُمْ طَوْلًا اَنْ يَّنْكِحَ الْمُحْصَنٰتِ الْمُؤْمِنٰتِ فَمِنْ مَّا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ مِّنْ فَتَيٰتِكُمُ الْمُؤْمِنٰتِ ۭ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِاِيْمَانِكُمْ ۭ بَعْضُكُمْ مِّنْۢ بَعْضٍ ۚ فَانْكِحُوْهُنَّ بِاِذْنِ اَهْلِهِنَّ وَاٰتُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ مُحْصَنٰتٍ غَيْرَ مُسٰفِحٰتٍ وَّلَا مُتَّخِذٰتِ اَخْدَانٍ ۚ

سورہ نساء آیت (۲۵)

اور تم میں جو کوئی اس کا مقدور نہ رکھتا ہو کہ آزاد مسلمان عورتوں سے نکاح کرے تو اُن عورتوں سے نکاح کر لے سکتا ہے جو (لڑائی کے قیدیوں میں سے) تمہارے قبضہ میں آئی ہیں اور مومنہ ہیں اور اللہ تمہارے ایمانوں کا حال بہتر جاننے والا ہے۔ اور تم سب ایک دوسرے کی ہم جنس ہو، پس ایسی عورتوں کو اُن کے سرپرستوں کی اجازت سے (بلا تامل) اپنے نکاح میں لاؤ اور دستور کے مطابق ان کا مہر ان کے حوالے کر دو۔ البتہ یاد رہے کہ وہ (ازدواجی زندگی کی) قید و بند میں رہنے والی ہوں بدکار عورتیں نہ ہوں اور نہ ایسی ہوں کہ چوری چھپے بدچلنی کرتی رہتی ہوں۔

(۷) وَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تُقْسِطُوْا فِي الْيَتٰمٰى فَانْكِحُوْا مَا طَابَ لَكُمْ مِّنَ النِّسَاۗءِ مَثْنٰى وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ ۚ فَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تَعْدِلُوْا فَوَاحِدَةً اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ ۭ ذٰلِكَ اَدْنٰٓى اَلَّا تَعُوْلُوْا ۝

سورہ نساء آیت (۳)

اور اگر تمہیں یہ خوف ہو کہ تم یتامیٰ کے بارے میں انصاف نہ کر سکو گے تو "اُن عورتوں" میں سے تمہیں جو پسند آئیں دو دو تین تین، چار چار عورتوں سے نکاح کر لو اور اگر یہ اندیشہ ہو کہ تم عدل نہ کر سکو گے تو ایک ہی عورت یا باندی کے نکاح پر بس کرو۔ بے انصافی سے بچنے کے لئے ایسا کرنا زیادہ قرین انصاف ہے۔

احادیث

(۱) عن عائشۃؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیرکم خیرکم

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں (خدا اور مخلوق

عن الضحاك بن فيروز الديلمي عن ابيهؓ قال قلت يا رسول الله اسلمت وتحتي اختان فقال رسول الله طلق ايتهما شئت۔ (رواہ احمد، ترمذی، ابوداؤد، ابن ماجہ کتاب النکاح بحوالہ بلوغ المرام)

(۱۲) حضرت ضحاک ابن فیروز دیلمی اپنے والد سے نقل کرتے ہیں انہوں نے آنحضرتؐ سے عرض کیا یارسول اللہ میں ایمان لے آیا اور میرے تحت دو بہنیں ہیں۔ حضورؐ نے فرمایا ان دونوں میں سے ایک کو جس کو تم چاہو طلاق دیدو۔

عن ابی هريرةؓ ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لا تنكح الأيم حتى تستأذن قالوا يا رسول الله وكيف اذنها قال ان تسكت (بخاری مسلم کتاب النکاح بحوالہ بلوغ المرام)

(۱۳) ابوہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا غیر شادی شدہ عورت کا نکاح اسکی بغیر اجازت نہیں ہوسکتا۔ صحابہ نے عرض کیا یارسول اللہ اجازت کی کیا صورت ہوسکتی ہے حضور نے فرمایا وہ سنکر خاموش ہوجائے۔

عن عامر بن عبد الله بن الزبير عن ابيهؓ ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال اعلنوا النكاح۔ (رواہ امام احمد کتاب النکاح بحوالہ بلوغ المرام)

(۱۴) حضرت عامر ابن عبداللہ ابن زبیر اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نکاح کا اعلان کردیا کرو۔

عن نافع عن ابن عمرؓ قال۔ نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن الشغار والشغار ان يزوج الرجل ابنته على ان يزوجه الآخر ابنته وليس بينهما صداق (بخاری ومسلم کتاب النکاح بحوالہ بلوغ المرام)

(۱۵) حضرت نافع حضرت ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح تبادلہ (شغار) سے منع فرمایا "شغار کے یہ معنی ہیں کہ ایک شخص اپنی لڑکی کا نکاح اس شرط پر دوسرے شخص سے کردے کہ دوسرا اپنی لڑکی کا نکاح پہلے شخص سے کردے اور ان دونوں کا مہر کچھ نہ ہو۔

عن ابن عباسؓ ان جارية بكرا اتت النبي صلى الله عليه وسلم فذكرت ان اباها زوجها وهي كارهة فخيرها رسول الله صلى الله عليه وسلم (ابوداؤد وابن ماجہ کتاب النکاح بحوالہ بلوغ المرام)۔

(۱۶) حضرت ابن عباسؓ کا بیان ہے کہ ایک کنواری عورت حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض کرنے لگی کہ اُسکے والد نے اُسکا نکاح کردیا ہے لیکن یہ نکاح خود اُسکو پسند نہیں ہے۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

تربت يداك ۔
(بخاری و مسلم ۔ کتاب النکاح)

دے تم (دینداری کا لحاظ کرکے) دیندار عورت سے شادی کرو ۔

(۷) عن جابر قال: قال رسول الله صلی الله عليه وسلم اذا خطب احدكم المرأة فان استطاع ان ينظر منها الى ما يدعوه الى نكاحها فليفعل۔
(احمد و ابوداؤد کتاب النکاح)

حضرت جابرؓ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم لوگوں میں سے کوئی شخص کسی عورت کے لئے نکاح کا پیغام روانہ کرے ممکن ہو تو اُس عورت کو دیکھ لے تاکہ اُس کے لئے رغبت کا باعث ہو سکے ۔

(۸) عن ابی هريرةؓ ان النبی صلی الله عليه وسلم قال لرجل تزوج امرأة انظرت اليها قال: لا قال: اذهب فانظر اليها۔
(مسلم ۔ کتاب النکاح)

حضرت ابوہریرہؓ کا بیان ہے کہ ایک شخص نے کسی عورت سے نکاح کا پیغام بھیجا۔ رسول اللہؐ نے اس سے فرمایا کیا تم نے اُس عورت کو دیکھا ہے اُس نے عرض کیا نہیں۔ آنحضرتؐ نے فرمایا جاؤ اُس کو دیکھ لو ۔

(۹) عن ابی عمرؓ قال قال رسول الله صلی الله عليه وسلم لا يخطب احدكم على خطبة اخيه حتى يترك الخاطب قبله او يأذن له۔
(بخاری و مسلم ۔ کتاب النکاح)

حضرت ابن عمرؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی شخص اپنے بھائی کے پیغام نکاح پر اپنا پیغام نہ بھیجے یہاں تک کہ پہلا پیغام بھیجنے والا اپنا پیغام نکاح ترک کر دے یا دوسرے شخص کو اجازت دیدے ۔

(۱۰) عن ابی بردة بن ابی موسیٰ عن ابيهؓ قال: قال رسول الله صلی الله عليه وسلم: لا نكاح الا بولی۔
(احمد ابوداؤد ترمذی نسائی وابن ماجہ کتاب النکاح بحوالہ بلوغ المرام)

حضرت ابو بردہ اپنے والد ابو موسیٰؓ سے روایت کرتے ہیں ' ابو موسیٰ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے بغیر ولی کے نکاح نہیں ہوتا ۔

(۱۱) عن ابی هريرةؓ ان رسول الله صلی الله عليه وسلم قال لا يجمع بين المرأة وعمتها ولا بين المرأة وخالتها۔
(بخاری و مسلم ۔ کتاب النکاح ۔ بحوالہ بلوغ المرام)

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی عورت اور اسکی پھوپھی کو اور کوئی عورت اور اُس کی خالہ کو نکاح میں جمع نہ کیا جائے ۔

اٰتَیْتُمُوْهُنَّ اِلَّآ اَنْ یَّاْتِیْنَ بِفَاحِشَةٍ مُّبَیِّنَةٍ ۚ وَعَاشِرُوْهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ ۚ فَاِنْ كَرِهْتُمُوْهُنَّ فَعَسٰۤى اَنْ تَكْرَهُوْا شَیْــٴًـا وَّ یَجْعَلَ اللّٰهُ فِیْهِ خَیْرًا كَثِیْرًا ﴿۱۹﴾

سورۂ نساء آیت (۱۹)

کچھ لینے کیلئے انھیں روک رکھو۔ اِلّا یہ کہ وہ علانیہ بدچلنی کی مرتکب ہوں۔ اور عورتوں کے ساتھ معاشرت کرنے میں نیکی ملحوظ رکھو۔ پھر اگر ایسا ہو کہ تمھیں وہ ناپسند ہوں۔ (تو بے ضبط و بے قابو نہ ہو جاؤ) ممکن ہے جو بات تم ناپسند کرتے ہو اور اُسی میں اللہ نے تمھارے لئے بہت کچھ بہتری رکھدی ہو۔

احادیث

عن عقبة بن عامرؓ قال: قال رسول الله صلی الله علیه وسلم خیر الصداق ایسره۔

(۱) حضرت عقبہ بن عامرؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ مہر بہتر ہے جسکا ادا کرنا آسان ہے۔

(ابو داؤد، کتاب النکاح بحوالہ بلوغ المرام)

عن عائشةؓ قالت: دخلت هند بنت عتبة امراة ابی سفیان علی رسول الله صلی الله علیه وسلم فقالت یا رسول الله صلی الله علیه وسلم ان ابا سفیان رجل شحیح لا یعطینی من النفقة ما یکفینی و یکفی بنی الا ما اخذت من ماله بغیر علمه فهل علیّ فی ذلك من جناح فقال خذی من ماله بالمعروف ما یکفیك و ما یکفی بنیك۔ (بخاری و مسلم۔ کتاب النکاح باب النفقات بحوالہ بلوغ المرام)

(۲) حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ ہند بنت عتبہ ابوسفیان کی زوجہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کرنے لگیں یا رسول اللہ ابوسفیان بخیل آدمی ہیں۔ مجھے اتنا خرچ نہیں دیتے جو مجھ کو اور میرے بچوں کو کافی ہو سکے مگر یہ کہ میں پوشیدہ طور پر کچھ لے لوں تو کیا اس میں کوئی نقصان ہے کہ میں ان کے مال سے کچھ خفیہ لے لیا کروں۔ آنحضرتؐ نے فرمایا نیک نیتی کے ساتھ اتنا مال لے سکتی ہو جو تم کو اور تمھارے بچوں کو کافی ہو۔

عن عبد الله بن عمرو انّ امرأة قالت: یا رسول الله انّ ابنی

(۳) حضرت عبداللہ ابن عمروؓ کہتے ہیں ایک عورت نے کہا یا رسول اللہ میرا بچہ جس کیلئے میرا پیٹ ظرف

اُسکو اختیار رہیگا (کہ وہ فسخ کرالے)۔

(۱۷) عن عقبۃ بن عامر قال، قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم ان احق الشروط ان یوفی بہ ما استحللتم بہ الفروج۔ (متفق علیہ۔ کتاب النکاح بحوالہ بلوغ المرام)

حضرت عقبہ ابن عامرؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (تمام شرطوں سے) وہ شرط پورا کرنے کی زیادہ مستحق ہے جس کے ذریعہ تم نے عورت کو اپنے لئے حلال کیا ہے (یعنی مہر کی ادائیگی سب سے زیادہ مقدم ہے)

مہر ونفقہ

آیات

(۱) وَاٰتُوا النِّسَآءَ صَدُقٰتِهِنَّ نِحْلَةً ؕ فَاِنْ طِبْنَ لَكُمْ عَنْ شَیْءٍ مِّنْهُ نَفْسًا فَكُلُوْهُ هَنِیْٓــًٔا مَّرِیْٓــًٔا ○

سورۂ نساء آیت (۴)

اور عورتوں کا مہر خوش دلی کے ساتھ ادا کر دیا کرو۔ اگر ایسا ہو کہ وہ اپنی خوشی سے کچھ چھوڑ دیں تو (اس میں کوئی حرج نہیں) تم اسے بے کھٹکے اپنے کام میں لا سکتے ہو۔

(۲) وَاِنْ اَرَدْتُّمُ اسْتِبْدَالَ زَوْجٍ مَّكَانَ زَوْجٍ ۙ وَّاٰتَیْتُمْ اِحْدٰىهُنَّ قِنْطَارًا فَلَا تَاْخُذُوْا مِنْهُ شَیْــًٔا ؕ اَتَاْخُذُوْنَهٗ بُهْتَانًا وَّاِثْمًا مُّبِیْنًا ○

سورہ نساء آیت (۲۰)

اور اگر تم ایک بی بی کے بجائے دوسری بی بی کرنا چاہو اور پہلی بیوی کو تم نے (سونے چاندی کا) ایک ڈھیر بھی (مہر میں) دیدیا ہو تو بھی نہیں چاہئے کہ اُس میں سے کچھ واپس لے لو۔ کیا تم چاہتے ہو اپنا دیا ہوا مال بہتان لگا کر اور صریح ظلم کر کے واپس لے لو۔

(۳) وَكَیْفَ تَاْخُذُوْنَهٗ وَقَدْ اَفْضٰى بَعْضُكُمْ اِلٰى بَعْضٍ وَّاَخَذْنَ مِنْكُمْ مِّیْثَاقًا غَلِیْظًا ○

سورہ نساء آیت (۲۱)

اور پھر تم کیسے واپس لو گے حالانکہ تم دونوں ایک دوسرے سے بے حجابانہ مل چکے ہو اور تمہاری بیویاں تم سے نکاح کے وقت پکا قول و قرار کرا چکی ہیں (اپنے حقوق کے لئے)۔

(۴) یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا یَحِلُّ لَكُمْ اَنْ تَرِثُوا النِّسَآءَ كَرْهًا ؕ وَلَا تَعْضُلُوْهُنَّ لِتَذْهَبُوْا بِبَعْضِ مَاۤ

مسلمانو! تمہارے لئے یہ بات جائز نہیں کہ عورتوں کو میراث سمجھ کر اُن پر زبردستی قبضہ کر لو۔ اور یہ بھی کرنا چاہئے کہ جو کچھ اُنھیں دے چکے ہو اُس میں سے

عن علیؓ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نھی عن متعۃ النساء وعن اکل الحمر الاھلیۃ یوم خیبر۔ (بخاری مسلم ترمذی نسائی احمد ابوداؤد ابن ماجہ۔ کتاب النکاح۔ بحوالۂ بلوغ المرام)۔

(۳) حضرت علیؓ سے منقول ہے خیبر کے موقع پر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں کے متعہ سے اور پالتو گدھوں کے گوشت سے منع فرماکر (اُنکو حرام فرمادیا)۔

عن ربیع بن سبرۃ عن ابیہؓ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال انی کنت اذنت لکم فی الاستمتاع من النساء وان اللہ قد حرم ذٰلک الی یوم القیمۃ فمن کان عندہ منھن شئی فلیخل سبیلھا ولا تاخذوا مما اتیتموھن شیئا۔ (مسلم وابوداؤد ونسائی وابن ماجہ واحمد وابن حبان۔ کتاب النکاح۔ بحوالۂ بلوغ المرام)

(۴) حضرت ربیع بن سبرہؓ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا میں نے عورتوں سے متعہ کرنے کی تم لوگوں کو اجازت دیدی تھی لیکن اللہ تعالےٰ نے اس کو قیامت تک کے لئے حرام فرمادیا۔ لہٰذا تم میں سے جس شخص کے پاس ایسی عورت ہو اپنے سے علیحدہ کردے اور جو کچھ اس کو دیا ہو وہ واپس نہ لے۔

طلاق

آیات

لِلَّذِيْنَ يُؤْلُوْنَ مِنْ نِّسَآئِهِمْ تَرَبُّصُ اَرْبَعَةِ اَشْهُرٍ فَاِنْ فَآءُوْ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ○ سورۂ بقرہ آیت (۲۲۶)

(۱) جو لوگ اپنی بیویوں کے پاس جانے کی قسم کھا بیٹھیں تو اُن کیلئے چار مہینوں کی مہلت ہے۔ تو پھر اگر مدت کے اندر وہ رجوع کرلیں (یعنی بیوی سے ملاپ کرلیں) تو اللہ تعالےٰ رحمت سے بخشنے والا ہے۔

وَاِنْ عَزَمُوا الطَّلَاقَ فَاِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ○ سورہ بقرہ آیت (۲۲۷)

(۲) لیکن اگر طلاق ہی کی ٹھان لیں تو اللہ سب کچھ سننے والا اور جاننے والا ہے۔

وَالْمُطَلَّقٰتُ يَتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ (۳) اور جن عورتوں کو طلاق دیدی ہو تو اُنھیں چاہیئے

كان بطني له وعاءً و ثدي له سقاءً وحجري له حواءً وانّ اباه طلقني واراد ان ينزعه مني فقال لها رسول الله انت احق به مالم تنكحي۔ (رواه احمد وابوداؤد۔ کتاب النکاح۔ باب الحضانة بحوالہ بلوغ المرام)

رہا۔ میری چھاتیاں اس کا مشکیزہ رہیں۔ میری گود اس کی حامل رہی۔ اُس کے باپ نے مجھے طلاق دیدی اب وہ چاہتا ہے کہ اُس بچے کو مجھ سے چھین لے۔ حضورؐ نے فرمایا جتبک تم نے دوسرا نکاح نہیں کیا۔ اس وقت تک تم اُسکی زیادہ حقدار ہو۔

(۴) عن ابي هريرةؓ ان امراة قالت: يارسول الله صلى الله عليه وسلم ان زوجي يريد ان يذهب بابني وقد نفعني وسقاني من بئر ابي عنبة فجاء زوجها فقال النبيؐ يا غلام هذا ابوك وهذا امك فخذ بيد ايهما شئت فاخذ بيد اُمه فانطلقت به۔ (احمد، ابوداؤد، ترمذی، نسائی، کتاب النکاح باب الحضانة۔ بحوالہ بلوغ المرام)

حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں ایک عورت نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرا شوہر میرا بچہ مجھ سے لینا چاہتا ہے۔ حالانکہ بچہ سے مجھے منفعت ہے ابو عنبہ کے کنوئیں سے پانی بھر کر لاتا ہے اتنے عرصہ میں اُس کا شوہر بھی حاضر ہوگیا حضورؐ نے بچہ سے فرمایا لڑکے یہ تمہاری ماں ہے یہ تمہارا باپ ہے اِن دونوں میں جسکو چاہو پسند کرلو۔ چنانچہ بچہ نے ماں کا ہاتھ پکڑ لیا۔ ماں بچہ کو لیکر رخصت ہوگئی۔

متعہ حرام ہے

احادیث

(۱) عن سلمة بن الاكوع قال رخص رسول الله صلى الله عليه وسلم عام اوطاس في المتعة ثلاثة ايام ثم نهى عنها۔ (مسلم۔ کتاب النکاح۔ بحوالہ بلوغ المرام)

حضرت سلمہ بن اکوعؓ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوۂ اوطاس کے موقع پر متعہ کی اجازت تین دن کے لئے مرحمت فرمائی تھی اُس کے بعد متعہ کی ممانعت فرمادی۔

(۲) عن علي قال: نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن المتعة عام خيبر۔ (بخاری ومسلم۔ کتاب النکاح۔ بحوالہ بلوغ المرام)۔

حضرت علیؓ کا بیان ہے کہ خیبر کے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے متعہ سے منع فرمادیا۔

فَإِنْ طَلَّقَهَا فَلَا تَحِلُّ لَهُ مِنْ بَعْدُ
حَتَّىٰ تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ ۗ فَإِنْ طَلَّقَهَا فَلَا
جُنَاحَ عَلَيْهِمَا أَنْ يَتَرَاجَعَا إِنْ ظَنَّا
أَنْ يُقِيمَا حُدُودَ اللَّهِ ۗ وَتِلْكَ حُدُودُ
اللَّهِ يُبَيِّنُهَا لِقَوْمٍ يَعْلَمُونَ ○

سورہ بقرہ آیت (۲۳۰)

(۵) اگر ایسا ہوا کہ ایک شخص نے طلاق دیدی تو پھر دونوں میں قطعی جدائی ہو گئی اور اب شوہر کیلئے وہ عورت جائز نہ ہوگی جب تک کہ کسی دوسرے مرد کے نکاح میں نہ آجائے۔ پھر اگر ایسا ہو کہ دوسرا مرد طلاق دیدے تو ایک دوسرے کی طرف رجوع کر سکتے ہیں۔ اس میں اُنکے لئے کوئی گناہ نہیں۔ بشرطیکہ دونوں کو توقع ہو کہ اللہ کی ٹھہرائی ہوئی حدبندیوں پر قائم رہ سکیں گے! اور دیکھو یہ اللہ کی ٹھہرائی ہوئی حدبندیاں ہیں جنھیں وہ اُن لوگوں کیلئے جو علم رکھتے ہیں واضح کر دیتا ہے۔

وَإِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَبَلَغْنَ
أَجَلَهُنَّ فَلَا تَعْضُلُوهُنَّ أَنْ يَنْكِحْنَ
أَزْوَاجَهُنَّ إِذَا تَرَاضَوْا بَيْنَهُمْ بِالْمَعْرُوفِ ۗ
ذَٰلِكَ يُوعَظُ بِهِ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ
يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ ۗ ذَٰلِكُمْ
أَزْكَىٰ لَكُمْ وَأَطْهَرُ ۗ وَاللَّهُ يَعْلَمُ وَأَنْتُمْ
لَا تَعْلَمُونَ ○

سورہ بقرہ آیت (۲۳۲)

(۶) اور جب تم نے عورتوں کو طلاق دیدی اور وہ اپنی مدت پوری کر چکیں تو اگر وہ اپنے شوہروں سے مناسب طریقہ پر نکاح کرنا چاہیں اور دونوں آپس میں رضامند ہو جائیں تو اس سے انھیں نہ روکو۔ تم میں سے ہر اُس انسان کو، جو اللہ پر اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے اس حکم کے ذریعہ نصیحت کیجاتی ہے! اسی بات میں تمہارے لئے زیادہ برکت اور زیادہ پاکی ہے اور اللہ جانتا ہے مگر تم نہیں جانتے۔

وَإِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَبَلَغْنَ
أَجَلَهُنَّ فَأَمْسِكُوهُنَّ بِمَعْرُوفٍ
أَوْ سَرِّحُوهُنَّ بِمَعْرُوفٍ ۚ وَلَا
تُمْسِكُوهُنَّ ضِرَارًا لِتَعْتَدُوا ۚ وَمَنْ
يَفْعَلْ ذَٰلِكَ فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهُ ۚ
وَلَا تَتَّخِذُوا آيَاتِ اللَّهِ هُزُوًا ۚ وَاذْكُرُوا
نِعْمَتَ اللَّهِ عَلَيْكُمْ وَمَا أَنْزَلَ عَلَيْكُمْ
مِنَ الْكِتَابِ وَالْحِكْمَةِ يَعِظُكُمْ بِهِ ۚ
وَاتَّقُوا اللَّهَ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ بِكُلِّ

(۷) اور جب ایسا ہو کہ تم اپنی عورتوں کو طلاق دیدو، اور اُنکی (عدت کی) مدت پوری ہونے کو آئے تو پھر یا تو اُنھیں ٹھیک طریقہ پر روک لو، یا ٹھیک طریقے پر جانے دو۔ ایسا نہ کرو کہ اُنھیں نقصان پہنچانے کی غرض سے روکے رکھو تاکہ اُن پر جور و ستم کرو اور یاد رکھو جو کوئی ایسا کریگا تو اپنے ہاتھوں خود نقصان کریگا اور دیکھو ایسا نہ کرو کہ اللہ کے حکموں کو ہنسی کھیل بنا لو (کہ آج نکاح کیا کل طلاق دیدی) اللہ کا اپنے اوپر احسان یاد کرو، اُس نے کتاب و حکمت میں سے جو کچھ نازل کیا ہے۔

ثَلٰثَةَ قُرُوْٓءٍ ۭ وَلَا يَحِلُّ لَهُنَّ اَنْ
يَّكْتُمْنَ مَا خَلَقَ اللّٰهُ فِيْٓ اَرْحَامِهِنَّ
اِنْ كُنَّ يُؤْمِنَّ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ۭ
وَبُعُوْلَتُهُنَّ اَحَقُّ بِرَدِّهِنَّ فِيْ
ذٰلِكَ اِنْ اَرَادُوْٓا اِصْلَاحًا ۭ وَلَهُنَّ
مِثْلُ الَّذِيْ عَلَيْهِنَّ بِالْمَعْرُوْفِ ۠
وَلِلرِّجَالِ عَلَيْهِنَّ دَرَجَةٌ ۭ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ
حَكِيْمٌ ۝ع

سورہ بقرہ آیت (۲۲۸)

ماہواری ایام کے تین مہینوں تک اپنے آپ کو روکے رکھیں۔ اگر وہ اللہ پر اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتے ہیں۔ تو اُن کیلئے جائز نہیں کہ جو چیز اللہ نے اُن کے پیٹ میں پیدا کر دی ہو اُسے چھپائیں اور اُنکے شوہر اگر مدت کے اس مقررہ زمانے کے اندر اصلاحِ حال پر آمادہ ہو جائیں تو وہ اُنھیں اپنی زوجیت میں لینے کے زیادہ حقدار ہیں! اور دیکھو عورتوں کیلئے بھی اُسی طرح کے حقوق مردوں پر ہیں۔ جسطرح کے حقوق مردوں کے عورتوں پر ہیں کہ انکے ساتھ اچھا سلوک کریں! البتہ مردوں کو عورتوں پر ایک خاص درجہ دیا گیا ہے، اور یاد رکھو! اللہ زبردست حکمت رکھنے والا ہے۔

اَلطَّلَاقُ مَرَّتٰنِ ۠ فَاِمْسَاكٌۢ
بِمَعْرُوْفٍ اَوْ تَسْرِيْحٌۢ بِاِحْسَانٍ ۭ وَلَا
يَحِلُّ لَكُمْ اَنْ تَاْخُذُوْا مِمَّآ اٰتَيْتُمُوْھُنَّ
شَـيْـــًٔا اِلَّآ اَنْ يَّخَافَآ اَلَّا يُقِيْمَا حُدُوْدَ
اللّٰهِ ۭ فَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا يُقِيْمَا حُدُوْدَ اللّٰهِ ۙ
فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا فِـيْمَا افْتَدَتْ بِهٖ ۭ
تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ فَلَا تَعْتَدُوْھَا ۚ وَمَنْ
يَّتَعَدَّ حُدُوْدَ اللّٰهِ فَاُولٰۗىِٕكَ ھُمُ
الظّٰلِمُوْنَ ۝

سورۂ بقرہ آیت (۲۲۹)

(۴) طلاق دو مرتبہ (یکے بعد دیگرے دو مہینوں میں دو طلاقیں) ہیں پھر اُس کے بعد شوہر کیلئے دو ہی راستے رہ جاتے ہیں یا تو اچھے طریقے پر روک لینا یا پھر حُسنِ سلوک کے ساتھ الگ کر دینا! اور تمھارے لیے جائز نہیں کہ جو کچھ اپنی بیویوں کو دے چکے ہو اُس میں سے کچھ واپس لے لو۔ ہاں اگر شوہر اور بیوی کو اندیشہ پیدا ہو جائے کہ اللہ کے ٹھہرائے ہوئے واجبات و حقوق ادا نہ ہو سکیں گے تو اگر تم دیکھو ایسی صورت پیدا ہو گئی ہے کہ واقعی اندیشہ ہے۔ خدا کے ٹھہرائے ہوئے واجبات ادا نہ ہو سکیں گے تو پھر شوہر اور بیوی کیلئے اس میں کچھ گناہ نہ ہوگا اگر بیوی بطورِ معاوضہ کے کچھ دیدے۔ یاد رکھو یہ اللہ کی ٹھہرائی ہوئی حد بندیاں ہیں۔ پس ان سے قدم آگے نہ نکالو جو کوئی اللہ کی ٹھہرائی ہوئی حد بندیوں سے نکل جائیگا تو ایسے ہی لوگ ہیں جو ظلم کرنے والے ہیں۔

وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيمَا عَرَّضْتُمْ
بِهِ مِنْ خِطْبَةِ النِّسَاءِ أَوْ أَكْنَنْتُمْ
فِي أَنْفُسِكُمْ ۚ عَلِمَ اللَّهُ أَنَّكُمْ
سَتَذْكُرُونَهُنَّ وَلَٰكِنْ لَا تُوَاعِدُوهُنَّ
سِرًّا إِلَّا أَنْ تَقُولُوا قَوْلًا مَعْرُوفًا ۚ
وَلَا تَعْزِمُوا عُقْدَةَ النِّكَاحِ حَتَّىٰ
يَبْلُغَ الْكِتَابُ أَجَلَهُ ۚ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ
يَعْلَمُ مَا فِي أَنْفُسِكُمْ فَاحْذَرُوهُ ۚ
وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ غَفُورٌ حَلِيمٌ ○

سورۂ بقرہ آیت (۲۳۵)

(۱۰) اور جن (بیوہ) عورتوں سے تم نکاح کرنا چاہو تو تمھارے لئے کوئی گناہ نہیں اگر اشارہ کنائے میں اپنا خیال اُن تک اپنا خیال پہنچا دو۔ یا اپنے دل میں نکاح کا ارادہ پوشیدہ رکھو۔ اللہ جانتا ہے کہ (قدرتی طور پر) اُن کا خیال تمھیں آئیگا لیکن ایسا نہیں کرنا چاہئے کہ چوری چھپے نکاح کا وعدہ کرلو۔ اِلّا یہ کہ دستور کے مطابق کوئی بات کہی جائے۔ اور جب تک ٹھہرائی ہوئی مدت (یعنی عدت) پوری نہ ہو جائے تعلق نکاح کا ارادہ مت کرو۔ اور یقین کرو، جو کچھ تمھارے اندر (اس بارے میں نفس کی پوشیدہ کمزوری) ہے اللہ اُسے اچھی طرح جانتا ہے۔ پس اُس سے ڈرتے رہو اور جان لو کہ اللہ بخشنے والا اور بُردبار ہے۔

لَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ إِنْ طَلَّقْتُمُ
النِّسَاءَ مَا لَمْ تَمَسُّوهُنَّ أَوْ تَفْرِضُوا
لَهُنَّ فَرِيضَةً ۚ وَمَتِّعُوهُنَّ عَلَى
الْمُوسِعِ قَدَرُهُ وَعَلَى الْمُقْتِرِ قَدَرُهُ
مَتَاعًا بِالْمَعْرُوفِ ۖ حَقًّا عَلَى
الْمُحْسِنِينَ ○

سورہ بقرہ آیت (۲۳۶)

(۱۱) اور بغیر اسکے کہ تم نے عورت کو ہاتھ لگایا ہو یا اُس کیلئے جو کچھ (مہر) مقرر کرنا تھا، مقرر کیا ہو، طلاق دیدو تو اس میں تم پر کوئی گناہ نہیں! البتہ ایسی صورت میں اُسے فائدہ پہنچا دو۔ ایسا فائدہ جو دستور کے مطابق پہنچایا جائے مقدور والا اپنی حیثیت کے مطابق دے تنگدست اپنی حالت کے مطابق۔ نیک کردار آدمیوں کے لئے ضروری ہے کہ ایسا کریں۔

وَإِنْ طَلَّقْتُمُوهُنَّ مِنْ قَبْلِ
أَنْ تَمَسُّوهُنَّ وَقَدْ فَرَضْتُمْ لَهُنَّ
فَرِيضَةً فَنِصْفُ مَا فَرَضْتُمْ إِلَّا
أَنْ يَعْفُونَ أَوْ يَعْفُوَ الَّذِي بِيَدِهِ
عُقْدَةُ النِّكَاحِ ۚ وَأَنْ تَعْفُوا أَقْرَبُ

(۱۲) اور اگر ایسا ہو کہ تم نے ہاتھ لگانے سے پہلے طلاق دیدی ہو، اور جو کچھ (مہر) مقرر کرنا تھا، مقرر کر چکے ہو، تو اس صورت میں مقررہ مہر کا آدھا دینا چاہئے۔ اِلّا یہ کہ عورت (اپنی خوشی سے) معاف کردے یا (مرد) جس کے ہاتھ میں نکاح کا رشتہ ہے (پورا مہر دیکر آدھی رقم

شَيْءٍ عَلِيمٌ ○

سورہ بقرہ آیت (۲۳۱)

اور اُسکے ذریعہ تمہیں نصیحت کرتا ہے اُسکی قدر کرو اور اللہ سے ڈرتے رہو اور جان لو کہ اُسکے علم سے کوئی بات باہر نہیں۔

وَالْوَالِدَاتُ يُرْضِعْنَ أَوْلَادَهُنَّ (۸)
حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ لِمَنْ أَرَادَ أَنْ يُتِمَّ
الرَّضَاعَةَ ۚ وَعَلَى الْمَوْلُودِ لَهُ رِزْقُهُنَّ
وَكِسْوَتُهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ ۚ لَا تُكَلَّفُ
نَفْسٌ إِلَّا وُسْعَهَا ۚ لَا تُضَارَّ وَالِدَةٌ
بِوَلَدِهَا وَلَا مَوْلُودٌ لَهُ بِوَلَدِهِ ۚ وَعَلَى
الْوَارِثِ مِثْلُ ذَٰلِكَ ۗ فَإِنْ أَرَادَا فِصَالًا
عَنْ تَرَاضٍ مِنْهُمَا وَتَشَاوُرٍ فَلَا جُنَاحَ
عَلَيْهِمَا ۗ وَإِنْ أَرَدْتُمْ أَنْ تَسْتَرْضِعُوا
أَوْلَادَكُمْ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ إِذَا سَلَّمْتُمْ
مَا آتَيْتُمْ بِالْمَعْرُوفِ ۗ وَاتَّقُوا اللَّهَ وَاعْلَمُوا
أَنَّ اللَّهَ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ○

سورہ بقرہ آیت (۲۳۳)

(۸) اور جو شخص ماں سے بچے کو دودھ پلوانا چاہے تو اس صورت میں چاہئے کہ پورے دو برس تک ماں بچے کو دودھ پلائے اور جسکا بچہ ہے اُس پر لازم ہے کہ ماں کو کھانے کپڑے کا مناسب طریقے پر انتظام کرے کسی شخص پر اُسکی وسعت سے زیادہ بوجھ نہ ڈالا جائے۔ نہ تو ماں کو اُسکے بچے کی وجہ سے نقصان پہنچایا جائے نہ باپ کو اُسکے بچے کی وجہ سے۔ اور اگر باپ کا اس اثنا میں انتقال ہو جائے تو جو اُس کا وارث ہو اُس پر (عورت کا کھانا کپڑا) اُسی طرح ہے (جس طرح باپ کے ذمہ تھا) پھر اگر ماں باپ آپس کی رضامندی اور صلاح مشورہ سے (قبل از مدت) دودھ چھڑانا چاہیں تو (ایسا کر سکتے) ہیں اُن پر کوئی گناہ نہیں ہوگا۔ اور اگر تم چاہو اپنے بچوں کو کسی دوسری عورت سے دودھ پلاؤ تو اس میں بھی کوئی گناہ نہیں بشرطیکہ (ماں کی حق تلفی نہ کرو) اور جو کچھ اُنھیں دینا ہے دستور کے مطابق اُنکے حوالے کر دو! اور دیکھو اللہ سے ڈرتے رہو اور یقین رکھو کہ جو تم کرتے ہو اللہ کی نظریں اُسے دیکھ رہی ہیں۔

وَالَّذِينَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُونَ (۹)
أَزْوَاجًا يَتَرَبَّصْنَ بِأَنْفُسِهِنَّ أَرْبَعَةَ
أَشْهُرٍ وَعَشْرًا ۖ فَإِذَا بَلَغْنَ أَجَلَهُنَّ
فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيمَا فَعَلْنَ فِي
أَنْفُسِهِنَّ بِالْمَعْرُوفِ ۗ وَاللَّهُ بِمَا
تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ ○ سورہ بقرہ آیت (۲۳۴)

(۹) اور تم میں سے جو لوگ وفات پا جائیں اور اپنے پیچھے بیویاں چھوڑ جائیں تو انھیں چاہئے چار مہینے دس دن تک اپنے آپ کو روکے رکھیں۔ پھر جب وہ عدت پوری کر لیں تو وہ جو کچھ جائز طریقہ پر اپنے لئے کریں اس کے لئے تمہارے سر کوئی الزام نہیں اور تم جو کچھ بھی کرتے ہو اللہ اس کی خبر رکھنے والا ہے۔

کوئی نئی بات پیدا کر دے۔

فَاِذَا بَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَاَمْسِكُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ فَارِقُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ وَّاَشْهِدُوْا ذَوَیْ عَدْلٍ مِّنْكُمْ وَاَقِيْمُوا الشَّهَادَةَ لِلّٰهِ ذٰلِكُمْ يُوْعَظُ بِهٖ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا ۝

سورہ طلاق آیت (۲)

(۱۶) پھر جب وہ عورتیں اپنی عدت گزرنے کے قریب پہنچ جائیں تو انکو قاعدہ کے موافق نکاح میں رہنے دو یا قاعدہ کے موافق انکو رہائی دو اور آپس میں سے دو معتبر شخصوں کو گواہ کر لو اور تم ٹھیک ٹھیک اللہ کے واسطے گواہی دو اس مضمون سے اُس شخص کو نصیحت کی جاتی ہے جو اللہ پر اور قیامت پر یقین رکھتا ہو اور جو شخص اللہ سے ڈرتا ہے اللہ تعالیٰ اُس کیلئے نجات کی شکل نکال دیتا ہے۔

لِيُنْفِقْ ذُوْ سَعَةٍ مِّنْ سَعَتِهٖ وَمَنْ قُدِرَ عَلَيْهِ رِزْقُهٗ فَلْيُنْفِقْ مِمَّاۤ اٰتٰهُ اللّٰهُ لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا مَاۤ اٰتٰهَا سَيَجْعَلُ اللّٰهُ بَعْدَ عُسْرٍ يُّسْرًا ۝

سورہ طلاق آیت (۷)

(۱۷) وسعت والے کو اپنی وسعت کے موافق خرچ کرنا چاہیے اور جس کی آمدنی کم ہو تو اُسکو چاہیے کہ اللہ نے جتنا اُسکو دیا ہے اس میں سے خرچ کرے خدائے تعالیٰ کسی شخص کو اس سے زیادہ تکلیف نہیں دیتا جتنا اسکو دیا ہے۔ خدائے تعالیٰ تنگی کے بعد جلدی فراغت بھی دیگا۔

وَالّٰٓـئِیْ يَئِسْنَ مِنَ الْمَحِيْضِ مِنْ نِّسَآئِكُمْ اِنِ ارْتَبْتُمْ فَعِدَّتُهُنَّ ثَلٰثَةُ اَشْهُرٍ وَّالّٰٓـئِیْ لَمْ يَحِضْنَ وَاُولَاتُ الْاَحْمَالِ اَجَلُهُنَّ اَنْ يَّضَعْنَ حَمْلَهُنَّ وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مِنْ اَمْرِهٖ يُسْرًا ۝

سورہ طلاق آیت (۴)

(۱۸) اور تمہاری بیبیوں میں سے جو عورتیں حیض آنے سے ناامید ہو چکی ہیں اگر تم کو شبہ ہو تو انکی عدت تین مہینے ہیں اور اسی طرح جن عورتوں کو حیض نہیں آیا اور حاملہ عورتوں کی عدت انکے اس حمل کا پیدا ہو جانا ہے اور جو شخص اللہ سے ڈرے گا۔ اللہ تعالیٰ اُسکے ہر کام میں آسانی کر دیگا۔

ذٰلِكَ اَمْرُ اللّٰهِ اَنْزَلَهٗۤ اِلَيْكُمْ وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يُكَفِّرْ عَنْهُ سَيِّاٰتِهٖ وَيُعْظِمْ لَهٗۤ اَجْرًا ۝ سورہ طلاق آیت (۵)

(۱۹) یہ اللہ کا حکم ہے جو اُس نے تمہارے پاس بھیجا ہے اور جو شخص اللہ تعالیٰ سے ڈریگا۔ اللہ تعالیٰ اُسکے گناہ دور کر دیگا اور اسکو بڑا اجر دیگا۔

لِلتَّقْوٰی وَلَا تَنْسَوُا الْفَضْلَ بَيْنَكُمْ ۔ اِنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ○

سورہ بقرہ آیت (۲۳۷)

رکھ لینے کے حق سے) درگزر کر دے۔ اور اگر تم (مرد) درگزر کر دو گے تو یہ زیادہ تقویٰ کی بات ہوگی۔ دیکھو، آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ احسان اور بھلائی کرنا نہ بھولو، اور یاد رکھو، جو کچھ تم کرتے ہو اللہ کی نظر سے مخفی نہیں ہے۔

وَالَّذِيْنَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُوْنَ اَزْوَاجًا ۚ وَّصِيَّةً لِّاَزْوَاجِهِمْ مَّتَاعًا اِلَى الْحَوْلِ غَيْرَ اِخْرَاجٍ ۚ فَاِنْ خَرَجْنَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيْ مَا فَعَلْنَ فِيْٓ اَنْفُسِهِنَّ مِنْ مَّعْرُوْفٍ ۗ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ○

سورہ بقرہ آیت (۲۴۰)

(۱۳) اور جو لوگ تم میں سے وفات پائیں اور اپنے پیچھے بیویاں چھوڑ جائیں اور وصیت کر جائیں کہ برس دن تک انہیں نان و نفقہ دیا جائے اور گھر سے نہ نکالی جائیں اور پھر ایسا ہو کہ وہ (اس مدت سے پہلے گھر چھوڑ دیں (اور دوسرا نکاح کر لیں یا نکاح کی بات چیت کر لیں) تو جو کچھ وہ جائز طریقہ پر اپنے لئے کریں اس کیلئے تم پر کوئی گناہ عائد نہیں ہوگا۔ یاد رکھو! اللہ سب پر غالب اور حکمت رکھنے والا ہے۔

وَلِلْمُطَلَّقٰتِ مَتَاعٌۢ بِالْمَعْرُوْفِ ۗ حَقًّا عَلَى الْمُتَّقِيْنَ ○ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ○

سورہ بقرہ آیت (۲۴۱-۲۴۲)

(۱۴) اور یاد رکھو جن عورتوں کو طلاق دیدی گئی ہو تو چاہیئے کہ انہیں مناسب طریقہ پر فائدہ پہنچایا جائے۔ متقی انسانوں کیلئے ایسا کرنا لازمی ہے۔ اسطرح اللہ تم پر اپنی آیتیں واضح کر دیتا ہے تاکہ عقل سے کام لو اور سوچو سمجھو۔

يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ اِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَطَلِّقُوْهُنَّ لِعِدَّتِهِنَّ وَاَحْصُوا الْعِدَّةَ ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ رَبَّكُمْ ۚ لَا تُخْرِجُوْهُنَّ مِنْۢ بُيُوْتِهِنَّ وَلَا يَخْرُجْنَ اِلَّآ اَنْ يَّاْتِيْنَ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ ۗ وَتِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ ۗ وَمَنْ يَّتَعَدَّ حُدُوْدَ اللّٰهِ فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهٗ ۗ لَا تَدْرِيْ لَعَلَّ اللّٰهَ يُحْدِثُ بَعْدَ ذٰلِكَ اَمْرًا ○ سورۃ الطلاق آیت (۱)

(۱۵) اے پیغمبر جب تم لوگ عورتوں کو طلاق دینے لگو تو اُن کی عدت سے پہلے طلاق دو اور تم عدت کو یاد رکھو اور اللہ سے ڈرتے رہو جو تمہارا رب ہے۔ ان عورتوں کو انکے گھروں سے مت نکالو اور نہ وہ عورتیں خود نکلیں۔ مگر اں کوئی کھلی بے حیائی کریں تو اور بات ہے اور یہ سب خدا کے مقرر کئے ہوئے احکام ہیں اور جو شخص احکام خداوندی سے تجاوز کریگا۔ اُس نے اپنے اوپر ظلم کیا۔ تجھکو خبر نہیں شاید اللہ تعالےٰ بعد اس کے

عن محمود بن لبیدؓ قال، اُخبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن رجل طلق امراتہ ثلاث تطلیقات جمیعا فقام غضبان ثم قال ایلعب بکتاب اللہ و انا بین اظھرکم حتی قام رجل فقال یا رسول اللہ الا اقتلہ ۔ (نسائی کتاب النکاح باب الطلاق بحوالہ الجوع الزام)

حضرت محمود ابن لبیدؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ اطلاع دی گئی کہ کسی شخص نے بیک وقت اپنی زوجہ کو تین طلاقیں دیدیں آنحضرتؐ غصہ کی حالت میں کھڑے ہوئے فرمایا میرے موجود ہوتے ہوئے تم لوگ اللہ تعالیٰ کی کتاب سے کھیلتے ہو۔ اس عرصہ میں ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہؐ اگر اجازت ہو تو اس شخص کو قتل کر دوں۔

(۴) ولمسلم عن ابن عباسؓ اذا حرم الرجل امراتہ فھو یمین یکفرھا۔ (کتاب النکاح۔ باب الطلاق بحوالہ الجوع الزام)

مسلم میں ہے کہ ابن عباسؓ کا فرمانا ہے جو شخص اپنی بی بی سے یہ کہے کہ تو میرے لئے حرام ہے تو یہ قسم کھانے کی طرح ہے اس میں قسم کا کفارہ دینا ہوگا۔

(۵) عن ابن عمرؓ قال سال فلان فقال یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارایت ان لوجد احدنا امراتہ علی فاحشۃ کیف یصنع ان تکلم تکلم بامر عظیم وان سکت سکت علی مثل ذلک فلم یجبہ فلما کان بعد ذلک اتاہ فقال ان الذی سالتک عنہ قد ابتلیت بہ فانزل اللہ الایات فی سورۃ النور فتلاھن علیہ ووعظہ وذکرہ واخبرہ ان عذاب الدنیا اھون من عذاب الاخرۃ قال: لا والذی بعثک بالحق ما کذبت علیھا ثم دعاھا فوعظھا کذلک قالت: لا والذی بعثک بالحق انہ لکاذب فبدا بالرجل فشھد اربع

حضرت ابن عمرؓ نے بیان فرمایا کسی شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ اگر کوئی شخص اپنی بیوی کو فاحشہ کام میں مبتلا دیکھ لے تو کیا کرے۔ اگر وہ دوسروں سے بیان کرتا ہے تو یہ نہایت قبیح فعل ہے اگر خاموش رہتا ہے تو یہ بھی نہایت مشکل کام ہے حضورؐ نے اس کا کوئی جواب نہ دیا۔ سکوت فرمایا۔ اسکے کچھ عرصہ بعد وہ شخص آکر عرض کرنے لگا یا رسول اللہ جس امر کے متعلق میں نے حضورؐ سے سوال کیا تھا اُس میں مبتلا ہوگیا۔ اُسوقت سورۂ نورؐ کی آیتیں نازل ہوئیں حضورؐ انور نے اُنکو تلاوت فرما کر وعظ و نصیحت فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ دنیا کا عذاب آخرت کے عذاب سے بہت خفیف ہے اس شخص نے عرض کیا نہیں یا رسول اللہ اُس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے میں نے اُس عورت کے حق میں جھوٹ نہیں بولا ہے۔ پھر حضورؐ نے اُس عورت

أَسْكِنُوهُنَّ مِنْ حَيْثُ سَكَنتُم مِّن وُجْدِكُمْ وَلَا تُضَارُّوهُنَّ لِتُضَيِّقُوا عَلَيْهِنَّ ۚ وَإِن كُنَّ أُولَاتِ حَمْلٍ فَأَنفِقُوا عَلَيْهِنَّ حَتَّىٰ يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ ۚ فَإِنْ أَرْضَعْنَ لَكُمْ فَآتُوهُنَّ أُجُورَهُنَّ ۖ وَأْتَمِرُوا بَيْنَكُم بِمَعْرُوفٍ ۖ وَإِن تَعَاسَرْتُمْ فَسَتُرْضِعُ لَهُ أُخْرَىٰ ۝

سورہ طلاق آیت (٦)

(٢٠) تم ان عورتوں کو اپنی وسعت کے مطابق رہنے کا مکان جہاں تم رہتے ہو۔ اور انکو تنگ کرنے کیلئے تکلیف مت پہنچاؤ اور اگر وہ عورتیں جو حمل والیاں ہوں تو حمل پیدا ہونے تک اُن کو خرچ دو۔ پھر اگر وہ عورتیں تمہارے لئے دودھ پلائیں تو تم اُن کو اُجرت دو۔ اور باہم مناسب طور پر مشورہ کر لیا کرو اور اگر تم باہم کشمکش کرو گے تو کوئی دوسری عورت دودھ پلا دے گی۔

احادیث

عن ابن عمرؓ قال، قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ابغض الحلال الى الله الطلاق۔

(ابوداؤد و ابن ماجہ۔ کتاب النکاح بحوالہ بلوغ المرام)

(١) حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا طلاق جائز ہونے کے باوجود (دیگر) تمام جائز چیزوں سے اللہ تعالےٰ کو ناپسند ہے۔

عن ابن عمرؓ انه طلق امرأته وهي حائض في عهد رسول اللهﷺ فسأل عمر رسول الله صلى الله عليه وسلم عن ذلك فقال مره فليراجعها ثم ليمسكها حتى تطهر ثم تحيض ثم تطهر ثم ان شاء امسك بعد وان شاء طلق قبل ان يمس فتلك العدة التي امر الله ان تطلق لها النساء۔

(متفق علیہ۔ کتاب النکاح بحوالہ بلوغ المرام)

(٢) حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں اپنی زوجہ کو حالت حیض میں طلاق دیدی۔ حضرت عمرؓ نے رسول اکرمؐ سے اس مسئلہ کو دریافت کیا۔ آپ نے فرمایا کہ اس سے کہو کہ وہ طلاق سے رجوع کرلے۔ اسکے بعد پاک ہونے تک توقف کرے پاک ہونے کے بعد ایک حیض اور ایک پاکی اور گزر جانے دے اسکے بعد اگر طبیعت چاہے تو زوجہ بنا رکھے اور اگر نہ بنانا چاہے تو طلاق دیدے لیکن طلاق کا خیال ہو تو اس سے اس درمیان میں صحبت کرے یہ وہ شمار عدت ہے جسکا اللہ تعالےٰ نے پورا کرنیکا حکم فرمایا ہے۔

حکومت

شہاداتٍ باللہ ثم ثنّٰی بالمرأۃ ثم فرق بینہما رواہ مسلم۔

(کتاب النکاح باب اللعان۔ بحوالہ بلوغ المرام)

کو بلایا اسکو بھی اسی طرح وعظ و نصیحت فرمائی اس نے عرض کیا نہیں یا رسول اللہ اس کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا یہ (میرا شوہر جھوٹا ہے) تب حضورؐ نے مرد سے قسم کی ابتدا فرمائی۔ چنانچہ اس نے چار مرتبہ قسمیں کھائیں اسکے بعد آپ نے عورت سے بھی ایسا ہی کروایا اور دونوں کے درمیان تفریق کرادی۔

عن عمران بن حصینؓ انہ سئل عن الرجل یطلق ثم یراجع ولا یشہد فقال: اشہد علی طلاقہا وعلی رجعتہا۔

(ابوداؤد۔ کتاب النکاح۔ بحوالہ بلوغ المرام)

(۲) حضرت عمران بن حصینؓ سے اُس شخص کے متعلق سوال کیا گیا جس نے اپنی زوجہ کو طلاق دی۔ پھر رجوع کر لیا لیکن نہ طلاق کے گواہ بنائے نہ رجعت کے حضرت عمرانؓ نے فرمایا یہ سنت کے خلاف ہے اس شخص کو چاہیئے کہ اب گواہ بنا لے۔

حکومت

قانون کے تابع

آیات

(۱) يٰدَاوٗدُ اِنَّا جَعَلْنٰكَ خَلِيْفَةً
فِى الْاَرْضِ فَاحْكُمْ بَيْنَ النَّاسِ
بِالْحَقِّ وَلَا تَتَّبِعِ الْهَوٰى فَيُضِلَّكَ
عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۚ اِنَّ الَّذِيْنَ يَضِلُّوْنَ
عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌۢ
بِمَا نَسُوْا يَوْمَ الْحِسَابِ ۝

ص - آیت (۲۶)

اے داؤد ہم نے تم کو زمین پر خلیفہ (حاکم) بنایا ہے
پس لوگوں میں انصاف کے ساتھ فیصلہ کرتے رہنا
اور کبھی بھی نفسانی خواہشات کی پیروی مت کرنا کہ
وہ خدا کے مقرر کردہ عدل و انصاف کے راستے سے
تم کو بھٹکا دے گا۔ جو لوگ خدا کے راستے سے بھٹکتے ہیں
ان کے لئے سخت عذاب ہوگا۔ اس وجہ سے کہ
حساب کے دن کو بھولے ہوئے ہیں۔

(۲) وَلَوِ اتَّبَعَ الْحَقُّ اَهْوَآءَهُمْ
لَفَسَدَتِ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ
وَمَنْ فِيْهِنَّ ؕ

المومنون - آیت - (۷۱)

اگر دینِ حق (خدائی نظام حیات) ان کی
خواہشات (اور خود ساختہ رسم و رواج) کا تابع ہو جائے تو زمین
اور آسمان اور جو کچھ ان میں ہے سب کا سب تباہ ہو جائے
گا (یعنی ساری کائنات کا نظام درہم برہم ہو جائے گا)

(۳) فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ
وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَهُمْ عَمَّا جَآءَكَ

پس تم لوگوں کے درمیان اللہ کے نازل کردہ
قانون کے مطابق فیصلے کرو۔ اور اس قانونِ حق کو

حکومت

اسلام کا ایک اساسی عقیدہ یہ ہے کہ یہ زمین اور اس میں جو کچھ ہے وہ خدا کی ملک ہے اور انسان کا کام یہ ہے کہ اس کو سب کے فائدہ کے لئے استعمال کرے۔ یہ ایک طرح کی امانت ہے جس کا تحفظ اور استعمال ٹھیک طور پر ہونا چاہئے۔ قرآن کی بموجب یہ اُسی وقت ممکن ہے جبکہ سب باہمی مشاورت سے زمین کے ذرائع سے اس طرح مستفید ہوں کہ سب کی معاشی ضروریات پوری ہوں اور ساتھ ہی ان کے باہمی تعلقات خواہ داخلی ہوں یا خارجی استوار رہیں قرآن کہتا ہے کہ معاشرہ میں استوار حالات پیدا کرنے اور قائم رکھنے کے لئے یہ ضروری ہے کہ اس کا انتظام صالحین یعنی ایسے اشخاص کے تفویض ہو جن کا ذہن اور عمل صالح و متوازن ہوں اور جو دوسروں میں بھی صالح و متوازن ذہن پیدا کرنے کا جذبہ اور صلاحیت رکھتے ہوں حکومت کے متعلق قرآن میں یہی اساسی ہدایات پائے جاتے ہیں۔ رہیں تفصیلات ان کو جیسے جیسے معاشرہ کی زندگی میں نئے حالات پیدا ہوں باہمی مشاورت سے طے کیا جانا چاہئے اسی کو اجتہاد کہا جاتا ہے جس کا ذکر اس کے بعد کی فصل میں کیا گیا ہے۔

نطقت بامر اریدہ ما ارید به الا الحق۔

(کتاب الخراج ص۲۵)

میں ہرگز یہ نہیں چاہتا کہ آپ میری رائے اور خواہش کی پیروی کریں۔ اس لئے تمہارے پاس خدا تعالیٰ کی دی ہوئی کتاب (قرآن) ہے جو حق کیلئے ناطق ہے۔ بھلا میں اگر کوئی بات کہتا ہوں تو میرا ارادہ اس گفتار میں حق کے سوا اور کچھ نہیں ہوتا۔

(۲) عن عروۃ قال خطب ابو بکرؓ فحمد الله و اثنی علیه ثم قال اما بعد فانی ولیت امرکم و لست بخیرکم و لکنه نزل القرآن و سن النبیؐ و علمنا فعملنا و ان اقواکم عندی الضعیف حتی اخذ له بحقه و ان اضعفکم عندی القوی حتی اخذ منه الحق۔ ایها الناس انما انا متبع و لست بمبتدع فان انا احسنت فاعینونی و ان انا زغت فقومونی اقول قولی هذا و استغفر الله لی و لکم۔

(کتاب الاموال لابی عبید ص۱۳)

حضرت عروہؓ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت ابو بکرؓ نے خطبہ دیا۔ اول اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کی اور فرمایا میں تمہارا امیر بنا دیا گیا ہوں حالانکہ میں تم سے بہتر نہیں ہوں لیکن قرآن کریم نازل ہوا اور نبی اکرم نے اپنی سنت (حدیث) کو بیان فرمایا۔ ہم نے ان کو سیکھا اور ان پر عمل کیا اور بلاشبہ تمہارے زبردست لوگ میرے لئے اس وقت تک کمزور ہیں جب تک میں ان سے ان پر واجب شدہ حق نہ لے لوں۔ اور بلاشبہ تمہارے کمزور لوگ میرے پاس اس وقت تک زبردست ہیں جب تک کہ میں ان کا غصب شدہ حق واپس نہ دلا دوں۔ اے لوگو! میں (احکام اسلام کا) پیرو ہوں کسی بدعت کا موجد نہیں ہوں۔ پس اگر میں نیکی کی زندگی اختیار کروں تو میری مدد کرو۔ اور اگر کجی اختیار کروں تو مجھے سیدھا کر دو۔ میں یہی باتیں کہتا ہوں اور اپنے اور تمہارے لئے خدا سے مغفرت چاہتا ہوں

(۳) عن سلمان قال ان الخلیفة هو الذی یقضی بکتاب الله و یشفق علی الرعیة شفقة الرجل علی اهله فقال کعب الاحبار صدق۔

حضرت سلمانؓ فرماتے ہیں کہ صحیح معنی میں خلیفہ وہی ہے جو کتاب اللہ (قرآن) کے مطابق فیصلہ کرے اور رعیت پر اس طرح شفقت کرے جس طرح ایک شخص اپنے اہل و عیال پر شفقت

مِنَ الْحَقِّ ط

چھوڑ کر جو تمہارے پاس آیا ہے لوگوں کی خواہشات کی پیروی نہ کرو۔

المائدہ ۔ آیت ۔(۴۸)

(۴) اِنَّ الَّذِیْنَ یُحَآدُّوْنَ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗٓ اُولٰٓئِکَ فِی الْاَذَلِّیْنَ ۝

جو لوگ اللہ اور اس کے رسول کے مقرر کردہ قوانین کے خلاف کرتے ہیں وہ ذلیل ترین لوگوں میں سے ہیں۔

المجادلہ ۔ آیت (۲۰)

لَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلَنَا بِالْبَیِّنٰتِ وَاَنْزَلْنَا مَعَهُمُ الْکِتٰبَ وَالْمِیْزَانَ لِیَقُوْمَ النَّاسُ بِالْقِسْطِ ج

ہم نے اپنے رسولوں کو کھلے دلائل کے ساتھ بھیجا اور ان کے ساتھ کتاب اور میزان اتاری تاکہ لوگ انصاف پر قائم رہیں۔

الحدید ۔ آیت ۔ (۲۵)

وَمَنْ لَّمْ یَحْکُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰہُ فَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۝

اور جو لوگ اللہ کے نازل کردہ قانون کے مطابق فیصلے نہ کریں بس وہی ظالم ہیں۔

المائدہ ۔ آیت ۔(۴۵)

وَمَنْ لَّمْ یَحْکُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰہُ فَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الْکٰفِرُوْنَ ۝

اور جو لوگ اللہ کے نازل کردہ قانون کے مطابق فیصلے نہ کریں تو ایسے ہی لوگ کافر ہیں۔

المائدہ ۔ آیت ۔(۴۴)

احادیث

انی لم ازعجکم الا لان تشرکوا فی امانتی فیما حملت من امورکم فانی واحد کاحدکم وانتم الیوم تفرقون بالحق خالفنی من خالفنی ووافقنی من وافقنی ولست ارید ان تتبعوا ھذا الذی ھوای معکم من اللہ کتاب ینطق بالحق فواللہ لئن کنت

میں نے تم کو خواہ مخواہ تکلیف نہیں دی بلکہ اس لئے جمع کیا ہے کہ آپ میری اس امانت میں شرکت کریں جو ان امور سے متعلق ہیں جس کا بوجھ آپ نے میرے کندھوں پر ڈالا ہے۔ بلاشبہ میں بھی تمہاری ہی طرح ایک فرد ہوں اور تم آج حق کا اعلان کرو گے جس کو مجھ سے اختلاف ہے وہ صاف صاف اپنی رائے ظاہر کرے اور جس کو مجھ سے اتفاق ہے وہ اتفاق ظاہر کرے

آپس میں باہمی مشاورت کرکے کاروبار چلائیں

الشوریٰ - آیت - (۳۸)

(۲) وَشَاوِرْهُمْ فِي الْأَمْرِ ۚ فَإِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ ۚ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُتَوَكِّلِينَ ○

اور ان سے باتوں (کاموں) میں مشورہ لیتے رہا کیجئے پھر جب آپ رائے پختہ کرلیں تو خدا پر اعتماد کیجئے۔ بیشک اللہ اعتماد کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔

آل عمران - آیت - (۱۵۸)

(۳) فَلَا تَتَنَاجَوْا بِالْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَمَعْصِيَتِ الرَّسُولِ وَتَنَاجَوْا بِالْبِرِّ وَالتَّقْوَىٰ ؕ

نہ تم بات چیت کرو گناہ اور زیادتی اور رسول کی نافرمانی کی بلکہ نیکی اور تقویٰ کی بات چیت کرو (اقتدارِ اعلیٰ کے خلاف مشورے نہ ہوں رفاہی اور نیک کاموں کے لئے ضرور مشورہ کیا کرو)

المجادلہ - آیت - (۹)

(۴) لَا خَيْرَ فِي كَثِيرٍ مِّن نَّجْوَاهُمْ إِلَّا مَنْ أَمَرَ بِصَدَقَةٍ أَوْ مَعْرُوفٍ أَوْ إِصْلَاحٍ بَيْنَ النَّاسِ ۚ وَمَن يَفْعَلْ ذَٰلِكَ ابْتِغَاءَ مَرْضَاتِ اللَّهِ فَسَوْفَ نُؤْتِيهِ أَجْرًا عَظِيمًا ○

اُن کے بہت سے خفیہ مشوروں میں کوئی بھلائی نہیں سوائے اس کے کہ کوئی خیرات یا بھلے کام یا لوگوں میں اصلاح کے لئے حکم دے اور جو شخص اللہ کی رضا حاصل کرنے کے لئے ایسا کریگا اسے ہم بہت بڑا اجر دیں گے (لوگ اکثر غلط مقاصد کے لئے مشورہ کیا کرتے ہیں مگر وہ لوگ جو بھلائی کی اغراض میں اور عوام کی اصلاح کے لئے اور پسندیدہ امور میں مشورہ محض اللہ کی خوشنودی حاصل کرنے کیلئے کرتے ہیں انہیں قریب اجرِ عظیم دیا جائے گا)

النساء - آیت - (۱۱۴)

احادیث

(۱) ماشاور قوم الاهدوا (طبرانی)
(کنوز الحقائق - حدیث ۸۵)

جس قوم نے باہمی مشورہ کیا اس قوم نے فلاح پائی۔

(۲) يد الله على الجماعة

جمہور کو قدرتی امداد حاصل رہتی ہے۔

(الاسلام والحضارۃ العربیہ جلد ۲ ص۱۳۱)　　کرتا ہے کعب احبار نے یہ سنا تو کہا سلمان نے سچ کہا۔

حکومت
صالحین کے سپرد رہے
آیات

(۱) وَلَقَدْ كَتَبْنَا فِي الزَّبُورِ مِنْ بَعْدِ الذِّكْرِ أَنَّ الْأَرْضَ يَرِثُهَا عِبَادِيَ الصَّالِحُونَ ۝ إِنَّ فِي هَٰذَا لَبَلَاغًا لِقَوْمٍ عَابِدِينَ ۝

(الانبیاء۔ آیت (۱۰۵ و ۱۰۶)

اور ہم نے زبور میں نصیحت کے بعد لکھ دیا تھا کہ زمین کے وارث میرے صالح بندے ہوں گے یقیناً اس میں عبادت کرنے والے لوگوں کے لئے پیغام ہے۔

(۲) وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْأَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ ص

(النور۔ آیت۔ (۵۵)

اللہ نے تم میں سے ان لوگوں کے ساتھ جو ایمان لائے اور اچھے عمل کرتے ہیں وعدہ کیا ہے کہ وہ انھیں زمین میں خلیفہ بنائے گا جیسا انھیں خلیفہ بنایا جو ان سے پہلے تھے۔

(۳) إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تُؤَدُّوا الْأَمَانَاتِ إِلَىٰ أَهْلِهَا

(النساء۔ آیت۔ (۵۸)

بے شک اللہ تعالیٰ حکم دیتا ہے کہ امانتیں (یعنی جملہ حقوق کی امانتیں) اُس کے اہل (یعنی امانتوں کے اہل) کے سپرد کردو۔

مشاورت
آیات

(۱) وَأَمْرُهُمْ شُورَىٰ بَيْنَهُمْ ص

اور (انسان) کا یہ فریضہ ہے کہ

بعض ما ولّاك اللّٰه تعالٰی وقال الآخر مثل ذٰلك فقال انا واللّٰهِ لا نولی هٰذا العمل احدًا اسأله او احدًا حرص علیه اخرجه الخمسة الّا الترمذی۔
(تیسیر الوصول)

آپ ہم کو کسی ملک کا حاکم بنا دیجئے۔ اُن ممالک میں سے جو خدا نے آپ کو دیئے ہیں اور دوسرے نے بھی یہی گزارش کی۔ تو آپ نے فرمایا خدا کی قسم ہم ایسے شخص کو حاکم نہیں مقرر کرتے جو اُسکی درخواست کرے یا جو اُسکی حرص کرے (بجز ترمذی کے پانچوں اسکے راوی ہیں)۔

عن ابی موسٰی الاشعریؓ قال اقبلت الی النبی صلی اللّٰه علیه وسلم ومعی رجلان من الاشعریین فقلت ما علمت انهما یطلبان العمل فقال لن اولا نستعمل علی عملنا من اراده۔
(بخاری کتاب الاجارہ)

(۲) حضرت ابو موسٰی اشعری کہتے ہیں کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوا میرے ساتھ دو اشعری آدمی اور بھی تھے۔ میں نے عرض کی یا رسول اللہ! ان دونوں آدمیوں کو کہیں عامل بنا دیجئے۔ کیونکہ مجھے معلوم ہے کہ یہ عامل بننے کی خواہش رکھتے ہیں آپ نے فرمایا میں اس شخص کو ہرگز اپنے کام میں عامل نہ بناؤنگا جو عامل بننے کی خواہش رکھتا ہو۔

عن المقدام بن معدیکربؓ قال ضرب رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم منکبی وقال افلحت یا مقدام ان مت ولم تکن امیرًا ولا کاتبًا ولا عریفًا اخرجه ابوداؤد۔ (تیسیر الوصول)

(۳) مقدام بن معدیکربؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے دونوں کندھوں پر ہاتھ مار کر فرمایا کہ اے مقدام تم مرنے کے بعد اچھے مزے میں رہوگے۔ بشرطیکہ تم امیر یا منشی یا عریف مقرر نہ ہوئے ابوداؤد اسکے راوی ہیں۔

ابی ذرؓ قال قلت یا رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم الا تستعملنی فضرب بیده علی منکبی ثم قال یا اباذر انك ضعیف وانها امانة وانها یوم القیٰمة خزی وندامة الا من اخذها بحقها وادّی الذی علیه فیها اخرجه مسلم وابوداؤد ولابی داؤد فی اُخری

(۴) ابوذرؓ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ مجھے کوئی خدمت نہیں دیتے تو آپ نے میرے مونڈھے پر ہاتھ مار کر فرمایا کہ اے ابوذر تم ایک ناتوان آدمی ہو اور یہ ایک امانت ہے اور اس سے قیامت کے دن بجز شرمندگی اور پشیمانی کے اور کچھ حاصل نہیں بجز ایسے شخص کے جو اُسکو عمدہ طور پر انجام دے اور اُسکے متعلق تمام

امیر کی ضرورت

احادیث

(۱) لا یحل لثلاثة یکونون بفلاة من الارض الا امّروا علیهم احدهم۔
(مسند احمد و مشکوٰۃ باب الامارہ)

رسول اللہ صلعم اکرم نے فرمایا: تین آدمی اگر چٹیل میدان میں بھی موجود ہوں تو ان کیلئے بغیر اس بات کے کہ اپنے میں سے ایک کو امیر بنا لیں۔ زندگی گزارنا جائز نہیں ہے۔

(۲) لا اسلام الا بجماعة ولا جماعة الا بامارة ولا امارة الا بطاعة
(جامع لابن عبدالبر ص ۶۲)

(فاروق اعظمؓ نے فرمایا) اسلام بغیر جماعت کے نہیں ہے اور جماعت امارت کے بغیر نہیں اور امارت بغیر طاعت (فرمانبرداری) کے نہیں

(۳) الوالی من الرعیة کالروح من الجسد۔
(فردوس دیلمی۔ کنوز الحقائق ص۱۲ ج۲)

حاکم رعیت میں ایسا ہے جیسے روح جسم میں۔

امارت کے خواہشمند کو امارت نہ دی جائے

احادیث

(۱) عن ابی موسیٰؓ قال دخلت علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم انا ورجلان من بنی عمی فقال احدهما یا رسول اللہ امرنا علی

ابو موسیٰ رضؓ سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور میرے ساتھ میرے دو چچا زاد بھائی بھی تھے تو ان میں سے ایک نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ

(۲) وَهُوَ الَّذِي جَعَلَكُمْ خَلَائِفَ الْأَرْضِ وَرَفَعَ بَعْضَكُمْ فَوْقَ بَعْضٍ دَرَجَاتٍ لِيَبْلُوَكُمْ فِي مَا آتَاكُمْ

سورہ انعام آیت (۱۶۶)

اور وہی ہے جس نے تم کو زمین میں ایک دوسرے کا جانشین بنایا اور بعض کے بعض پر مرتبے بڑھائے تاکہ جو کچھ تم کو دیا ہے اس میں تمھیں آزمائے۔

(۳) وَلَا تُطِعْ مَنْ أَغْفَلْنَا قَلْبَهُ عَنْ ذِكْرِنَا وَاتَّبَعَ هَوَاهُ وَكَانَ أَمْرُهُ فُرُطًا ۝ سورۂ کہف آیت (۲۸)

کسی ایسے شخص کی اطاعت نہ کرو جس کے قلب کو ہم نے اپنی یاد سے غافل کر دیا ہے اور وہ اپنی نفسانی خواہشوں پر چلتا ہے اور اس کا حال حد سے گزر گیا ہے۔

(۴) يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ فَإِنْ تَنَازَعْتُمْ فِي شَيْءٍ فَرُدُّوهُ إِلَى اللَّهِ وَالرَّسُولِ إِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ

سورۃ النساء آیت (۵۹)

اے لوگو! جو ایمان لائے ہو۔ اطاعت کرو اللہ کی اور اطاعت کرو رسول کی اور اُن لوگوں کی جو تم میں سے صاحب امر ہوں۔ پھر اگر تم میں کسی چیز میں باہم اختلاف ہو جائے تو اُس کو اللہ اور رسول کے حوالے کر دو اگر تم ایمان رکھتے ہو اللہ اور آخرت کے دن پر۔

(۵) وَلَا تُطِيعُوا أَمْرَ الْمُسْرِفِينَ ۝ الَّذِينَ يُفْسِدُونَ فِي الْأَرْضِ وَلَا يُصْلِحُونَ ۝ سورۂ شعراء آیت (۱۵۱-۱۵۲)

اور اُن حد سے گذر جانے والوں کے امر کی اطاعت نہ کرو جو زمین میں فساد پیدا کرتے ہیں اور اصلاح نہیں کرتے۔

(۶) إِنِ الْحُكْمُ إِلَّا لِلَّهِ أَمَرَ أَلَّا تَعْبُدُوا إِلَّا إِيَّاهُ ذَٰلِكَ الدِّينُ الْقَيِّمُ

سورۂ یوسف آیت (۴۰)

حکم دینے کا اختیار اللہ کے سوا کسی کو نہیں ہے اُس کا حکم ہے کہ اُس کے سوا تم کسی کی بندگی نہ کرو یہی صحیح طریقہ ہے۔

(۷) وَمَا أَرْسَلْنَا مِنْ رَسُولٍ إِلَّا لِيُطَاعَ بِإِذْنِ اللَّهِ سورۃ النساء آیت (۶۴)

اور ہم نے جو رسول بھی بھیجا اسلئے بھیجا ہے کہ اللہ کے حکم سے اُس کی اطاعت کیجائے۔

احادیث

(۱) لا طاعة في معصية انما الطاعة (خلاف قانون) معصیت میں کوئی فرمانبرداری نہیں

يا ابا ذر اني اراك ضعيفا واني احب لك ما احب لنفسي لا تامرن على اثنين ولا تولين مال يتيم وله في اخرى قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان العرافة حق ولابد الناس من عرفاء ولكن العرفاء في النار۔

(تيسير الوصول)۔

حقوق کو ادا کرے۔ (مسلم اور ابوداؤد اسکے راوی ہیں) اور دوسری روایت میں یہ مذکور ہے کہ آپ نے فرمایا کہ اے ابوذر میں تم کو ناتوان پاتا ہوں۔ اور میں تمہارے لئے وہی بات پسند کرتا ہوں جو میں اپنے لئے پسند کرتا ہوں۔ دو آدمیوں پر بھی حاکم مت بنو اور یتیم کے مال کے متولی مت بنو! اور ابوداؤد کی ایک روایت میں مذکور ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ عرافت ایک ضروری چیز ہے! اور لوگوں کو عریف کی سخت ضرورت ہے لیکن عریف لوگ دوزخ میں ہونگے۔

(۵) عن عبد الرحمن بن سمرةؓ قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يا عبد الرحمن بن سمرة لا تسأل الامارة فانك ان اعطيتها عن غير مسئلة اعنت عليها وان اعطيتها عن مسئلة وكلت عليها۔

(بخاری ومسلم باب الامارة)

حضرت عبدالرحمن بن سمرةؓ فرماتے ہیں مجھ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اے عبدالرحمن تم کبھی امارت کی خواہش نہ کرنا اسلئے کہ اگر تم کو بغیر خواہش اور طلب کے امیر بنا دیا گیا تو اللہ تعالٰے کی جانب سے تمہاری مدد اور اعانت کیجائیگی اور تمہارے سوال پر تم کو امارت دیگئی تو اسکا سارا بوجھ تم ہی پر ڈال دیا جائیگا (یعنی خدا کی مدد سے محروم رہوگے)

(۶) عن ابی هريرةؓ قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم انكم ستحرصون على الامارة وستكون ندامة يوم القيمة۔ (بخاری مسلم ابوداؤد ترمذی ابن ماجہ)۔

حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ عنقریب تم لوگ امارت کے لئے حرص کروگے اور یقیناً وہ قیامت کے دن تمہارے لئے ندامت کا باعث ہوگی۔

۶- امیر کا منصب

آیات

إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِندَ اللَّهِ أَتْقَاكُمْ (۱) تم میں سب سے زیادہ معزز وہ ہے جو تم میں سب سے زیادہ متقی ہے۔

سورہ حجرات آیت (۱۳)

الذین تحبونهم ویحبونکم وتدعون لهم ویدعون لکم، وشرار امرائکم الذین تبغضونهم ویبغضونکم وتلعنونهم ویلعنونکم (اخرجه الترمذی) (تمیز الوصول کتاب الخلافة والامارة)

وہ ہیں جن سے تم محبت کرتے ہو اور وہ تم سے محبت کرتے ہوں اور تم اُن کیلئے دعا کرتے ہو اور وہ تمہارے لئے دعا کرتے ہوں! اور بُرے امیر وہ ہیں جن کو تم بُری نگاہ سے دیکھتے ہو اور وہ تمکو بری نظر سے دیکھتے ہوں اور جن پر تم لعنت کرتے ہوں اور وہ تم پر لعنت کرتے ہوں۔ (ترمذی اسکے راوی ہیں)۔

(۷) وکتب عمر بن الخطابؓ الی ابی موسیٰؓ اما بعد فان اسعد الرعاة عند الله من سعدت به رعیته وان اشقی الرعاة من شقیت به رعیته وایاک ان تزیغ فتزیغ عمالک۔ (سیرت عمر بن الخطاب)

حضرت عمر بن الخطابؓ نے حضرت ابوموسیٰؓ کو لکھا بعد حمد وصلوٰۃ یہ واضح رہے کہ اللہ تعالےٰ کے نزدیک سب سے بہتر والی وہ ہے جس کی رعایا اوس سے خوش ہو (اور امن کے ساتھ ہو) اور سب سے بدبخت والی وہ ہے جسکی رعایا ناخوش ہو (بدحال اور پریشان ہو) تجھکو کجی سے بچنا چاہیئے تاکہ تیرے کارندے (ماتحت افسر) بھی ظلم وکجی نہ کرسکیں۔

(۸) عن جبیر بن نفیرؓ قال قال کثیر بن مرة وعمرو بن الاسود والمقدامؓ قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا ابتغی الامیر الریبة فی الناس افسدهم (اخرجه ابوداؤد) الریبة التهمة والمراد ان الامام اذا اتهم رعیته وجاهرهم بسوء الظن اداهم ذلك الی ارتکاب ما ظن فیهم فیفسدوا (تیسیر الوصول)۔

جبیر بن نفیرؓ بیان کرتے ہیں کہ کثیر بن مرہ اور عمرو بن اسود اور مقدامؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو بادشاہ لوگوں (رعایا) کی تہمت کے درپے ہو تو گویا انکی تباہی اور فساد کے درپے ہے (ابوداؤد اسکے راوی ہیں)۔ ریبہ کے معنی تہمت کے ہیں مطلب یہ ہے کہ جب بادشاہ اپنی رعیت پر کوئی تہمت لگائیگا اور اُن پر بدگمانیوں کا اظہار کریگا اور اُس بدگمانی کی بنیاد پر اُنکو سزا دیگا۔ جسکی وجہ سے رعایا تباہ اور برباد ہوجائیگی۔

(۹) عن معقل بن یسارؓ قال سمعت النبی صلی الله علیه وسلم یقول ما من عبد استرعاه الله رعیته فلم یحفظها

حضرت معقل بن یسارؓ کہتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جس بندے کو اللہ نے رعیت کا حاکم بنایا پھر اُس نے اپنی رعیت

فی المعروف۔ (متفق علیہ بخاری)		اطاعت صرف معروف میں ہے۔
علی المرء المسلم السمع والطاعۃ فیما احب وکرہ الا ان یؤمر بمعصیۃ فان امر بمعصیۃ فلا سمع ولا طاعۃ۔ (مسلم۔ باب الجہاد)۔	(۲)	ہر مسلم پر سمع وطاعت لازم ہے۔ خواہ برضا ورغبت ہو خواہ بکراہت ہو تا وقتیکہ اسکو گناہ کا حکم نہ دیا جائے پھر اگر گناہ کا حکم دیا جائے تو نہ سمع ہے نہ طاعت۔
عن ابی سعیدؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احب الناس الی اللہ تعالی یوم القیامۃ وادناھم منہ مجلساً امام عادل وابغض الناس الی اللہ تعالی یوم القیامۃ وابعدھم منہ مجلساً امام جائرٌ۔ اخرجہ الترمذی (کتاب الاحکام) (تیسیر الوصول)	(۳)	ابو سعیدؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے دن خدا کے نزدیک زیادہ پیارا اور خدا کے بہت قریب بیٹھنے والا منصف امام ہے اور قیامت کے دن خدا کے نزدیک زیادہ مبغوض اور سب سے دور بیٹھنے والا ظالم امام ہے۔ ترمذی سے روایت ہے۔
عن انسؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسمعوا واطیعوا وان استعمل علیکم عبد حبشی کان راسہ زبیبۃ ما اقام فیکم کتاب اللہ تعالی (اخرجہ البخاری) جعل الزبیبۃ مثلاً فی سواد راس الاسود وجعودۃ شعرہ۔ (تیسیر الوصول)۔	(۴)	انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ (اس کی) سنو اور اطاعت کرو۔ اگر تم پر کوئی حبشی غلام مقرر کیا جائے جس کا سر خشک انگور کی طرح ہو جبتک کہ وہ کتاب اللہ کے بموجب تم کو حکم دے (بخاری اسکے راوی ہیں) اس کے سر کو خشک انگور سے بوجہ سیاہی اور غایت درجہ کے گھنگر والے بال کی مثال دگئی ہے۔
إن أمّر علیکم عبد مجدع اسود یقودکم بکتاب اللہ فاسمعوا لہ واطیعوا۔ (صحیح مسلم)	(۵)	اگر کوئی حبشی نکٹی بریدہ غلام بھی تمہارا امیر ہو اور وہ تم کو خدا کی کتاب کے مطابق لے چلے تو اسکی اطاعت اور فرمانبرداری کرو۔
عن عمرؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا اخبرکم بخیار أمرائکم وشرارھم خیارھم	(۶)	عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا میں تم کو اس سے مطلع کردوں کہ تمہارے اچھے امیر کون ہیں اور بُرے امیر کون ہیں اچھے امیر تو

فی الحکم۔ (جامع الترمذی ۔ ابواب الاحکام) — (دونوں) پر لعنت کی ہے۔

الا اُقید نہ منہ وقد رأیتُ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقید من نفسہ ثم فاستقد۔ (کتاب الخراج)

(۱۵) (حضرت عمرؓ نے فرمایا) میں کس لئے اس سے بدلہ دلا کر انصاف نہ کروں جبکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے کہ وہ اپنی ذات اقدس کو بھی بدلہ کیلئے پیش فرما دیتے تھے۔ اسے شخص کھڑا ہو اور اپنا بدلہ لے۔

اجتہاد

استعمال عقل و فکر

آیات

وَالَّذِیْنَ جَاهَدُوْا فِیْنَا لَنَهْدِیَنَّهُمْ سُبُلَنَا ؕ سورۂ عنکبوت آیت (۶۹)

(۱) جو لوگ ہمارے معاملہ میں جدوجہد و تفحص کرتے ہیں ہم انکے لئے اپنی طرف سے اور راستے کشادہ کردینگے (یعنی انکی مزید ہدایت کرینگے)۔

كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ اِلَیْكَ مُبٰرَكٌ لِّیَدَّبَّرُوْۤا اٰیٰتِهٖ وَلِیَتَذَكَّرَ اُولُوا الْاَلْبَابِ ۝ سورۂ ص آیت (۲۹)

(۲) یہ کتاب جو ہم نے تیری طرف اُتاری ہے۔ برکت والی ہے تاکہ وہ اس کی آیتوں پر غور کریں اور تاکہ عقل والے نصیحت حاصل کریں۔

اَفَلَا یَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ اَمْ عَلٰى قُلُوْبٍ اَقْفَالُهَا ۝ سورۂ محمد آیت (۲۴)

(۳) تو کیا قرآن پر غور نہیں کرتے یا دلوں پر اُن کے تالے لگے ہوئے ہیں۔

وَسَخَّرَ لَكُمْ مَّا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ جَمِیْعًا مِّنْهُ ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یَّتَفَكَّرُوْنَ ۝ سورۂ جاثیہ آیت (۱۳)

(۴) اور جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے سب کو اپنی جانب سے تمہارے کام میں لگایا۔ یقیناً اس میں ان لوگوں کے لئے نشانیاں ہیں جو فکر سے کام لیتے ہیں۔

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِی الْاَمْرِ مِنْكُمْ ۚ فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِیْ شَیْءٍ

(۵) اے ایمان والو! اللہ کا حکم مانو اور رسول کا حکم مانو اور جو تم میں سے صاحبِ حکومت ہیں (اُنکا بھی) اور اگر کسی امر میں تم (اور حاکم وقت) آپس میں جھگڑ پڑو

بنصيحة الا لم يجد رائحة الجنة.
(بخاری. کتاب الاحکام)

کی خیر خواہی سے حفاظت نہ کی. تو وہ جنت کی خوشبو کو نہ پائیگا۔

(۱۰) قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ما من امتی احد ولی من امر الناس شيئا لم يحفظهم بما حفظه به نفسه واهله الا لم يجد رائحة الجنة.
(طبرانی معجم واوسط منقول از مجمع الزوائد ج ۵)۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت میں سے اگر کوئی شخص لوگوں کے معاملات کا والی بنا اور اُس نے اُن کے معاملات کی اس طرح حفاظت نہ کی جس طرح اپنی اور اپنے اہل وعیال کی حفاظت کرتا ہے تو جنت کی بو بھی نہ پا سکیگا۔

(۱۱) قال علی ابن ابی طالبؓ کلمات اصاب فیهن الحق، قال يحق على الامام ان يحكم بما انزل الله وان يودى الامانة فاذا فعل ذلك فحق على الناس ان يسمعوا له ويطيعوا ويجيبوا اذا دعا. (کتاب الاموال ص [illegible])

حضرت علیؓ فرماتے ہیں چند کلمات ہیں جن میں حق کہا گیا ہے۔ فرمانے لگے: امام پر واجب ہے کہ قرآن عزیز کے مطابق فیصلے دے اور امانت کو ادا کرے۔ پس اگر اس نے ایسا کر لیا تو لوگوں پر واجب ہے کہ اسکی سنیں اور اطاعت کریں اور اگر وہ کسی امر کے متعلق بلائے تو اسکو قبول کریں۔

(۱۲) عن عبادة ابن الصامت قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اقيموا حدود الله على القريب والبعيد ولا تاخذكم في الله لومة لائم.
(اخرجه ابن ماجه کتاب الحدود)۔

عبادہ بن صامتؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی تعزیرات کا نفاذ اپنے اور بیگانوں سب پر مساویانہ کرو اور تم کو اللہ کے بارے میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کا خوف نہیں ہونا چاہیئے۔

(۱۳) عن ابی بکرةؓ قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول لا يقضين حكم بين اثنين وهو غضبان. (بخاری کتاب الاحکام)

ابو بکرہؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا "کوئی حاکم دو شخصوں میں اُس حالت میں فیصلہ نہ کرے جب کہ وہ غصہ میں ہو۔

(۱۴) عن ابی هريرةؓ قال لعن رسول الله صلى الله عليه وسلم الراشی والمرتشی

ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے راشی اور مرتشی یعنی رشوت دینے اور لینے والے

فَرُدُّوْهُ اِلَى اللّٰهِ وَالرَّسُوْلِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ۭ ذٰلِكَ خَيْرٌ وَّاَحْسَنُ تَاْوِيْلًا ۝

تو اللہ اور روز آخرت پر ایمان لانے کی شرط یہ ہے کہ اُس امر میں اللہ اور رسول (کے حکم) کی طرف رجوع کرو۔ یہ بہتر اور انجام خوشتر ہے۔

سورۂ نساء آیت (۵۹)

احادیث

(۱) عن معاذ بن جبل قال لما بعثه رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی الیمن فقال کیف تقضی اذا عرض لک قضاء قال اقضی بکتاب اللہ قال فان لم تجد فی کتاب اللہ قال فبسنۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال فان لم تجد فی سنۃ رسول اللہ ولا فی کتاب اللہ قال اجتہد رائی ولا آلوا۔

(رواہ ابوداؤد والترمذی عن معاذ بن جبل)

معاذ بن جبل سے مروی ہے کہ جب مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یمن بھیجا تو فرمایا اگر تمہارے سامنے کوئی قضیہ پیش آجائے تو تم کس چیز سے فیصلہ کرو گے اُنہوں نے کہا جو کتاب اللہ میں ہے میں اسکے مطابق فیصلہ کرونگا آپ نے فرمایا اگر کتاب اللہ میں نہ ہو انہوں نے کہا جو رسول نے فیصلہ کیا ہے اُسکے مطابق فیصلہ کروں گا آپ نے فرمایا وہ قضیہ اُنہیں سے ہو جسکا رسول نے فیصلہ کیا ہوا اور نہ کتاب اللہ میں اسکا حوالہ ہو اُنہوں نے کہا اپنی رائے سے اجتہاد کرونگا۔ اور کوتاہی نہ کرونگا۔

(۲) عن عقبۃ بن عامر قال کنت عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم یوما فجاء خصمان فقال لی اقض بینھما فقلت بابی انت وامی یا رسول اللہ انت اولی قال اقض بینھما قلت علی ماذا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اجتہد فان اصبت فلک عشر حسنات وان اخطأت فلک حسنۃ۔

(کنز العمال ج ۳ ص ۱۷۳ نمبر ۲۶۱۸)

عقبہ بن عامر سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھا آپ کے پاس دو شخص آئے آپ نے فرمایا تم ان دونوں کے درمیان فیصلہ کرو۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ پر میرے ماں باپ فدا ہوں آپکے سامنے میں یہ جرأت نہیں کرسکتا آپ نے فرمایا تم فیصلہ کرو۔ میں نے عرض کیا کیسے کروں آپ نے فرمایا اجتہاد کرو اگر تم صائب الرائے رہے تو دس نیکیاں ملیں گی اور اگر خطا کیا تو ایک نیکی۔